UNIVERSAL LIBRARY
OU-234224
UNIVERSAL LIBRARY

الحمد للہ کہ یہ رسالہ تصنیف کیا ہوا جامع معقول و منقول

...یحی ملاذ فحول کشاف دقائق مسائل دین نقاد حقائق علم و یقین

مجمع حسنات منبع برکات مولانا حیدر علی صاحب کہ مقام

صیانة الاناس عن وسوسة الخناس

ٹونک میں سکونت پذیر ہیں جس میں رد ہفوات عشرہ

مولوی فضل رسول بدایونی کے اہتمام

... ستر بن نیاز احمد فخر المطابع میں طبع ہو کر تحفۂ شائقین کا ہوا

١٢٠
١٠١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی انزل علی عبده الکتب ولم یجعل له عوجا والصلوة والسلام
علی سید المرسلین وامام النبیین محمد صاحب الشفاعة الکبری وعلی آله
واصحابه الذین هداة الطریق الاسنی اما بعد معلوم ہو جیو کہ بعضی کور باطن دجال
سیرت اور مفسدین شیطان طبیعت نی بیہودہ سرائی اور ہرزہ درائی شروع کی ہی اور وی اسکی
فریب دہی عوام کالانعام اور تفرقہ ڈالنی درمیان دین اسلام کی رسایل نویسی اختیار کرکی اپنی نامہ اعمال
کو سیاہ کرتی ہین اور سبب اسکا یہہ ہی کہ ان خفاش منشون کو باطن کو نور ہدایت سی
تکلیف ہوتی ہی اور فسق و فجور کی ظلمت رواج پانی سی سرور اسلی نہایت بہجة و انبساط ہی
اور لی اطفای نور ہدایت سعی نا مشکور بجالاتی ہین جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ومن الناس
من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ہدی ولا کتب منیر ثانی عطفه لیضل عن
سبیل اللہ له فی الدنیا خزی ونذیقه یوم القیمة عذاب الحریق اور اسی ابلہ
فریبی کو قابلیت سمجھہ کر اپنی ہمچشموں مین تفوق بعضی نافہمون کی راہ مارتی ہین چنانچہ اس
زمانی مین ایک شخص نا معقول سید بن نی کہ اوسکا ذکر آگی آتا ہی ایک رسالہ لکھا ہی اوسمین

معلم ہوئی حافظ قرآن حاجی حرمین شریفین غازی مجاہد شہید سبیل رحمانی اور اہل اللہ
حق میں کمال بے ادبی کی ہے اور وسوسے بہولے بھالے لوگون کے دلون میں ڈالی ہے سو ہم
یہ رسالہ بقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اوسکے جواب میں واسطے دفع اونکے
وساوس کے لکہتے ہین اور اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور ایک تمہید جواب اوسکی تمہید کا
اور ایک مقصد پر جو دفع اوسکے وساوس کا ہے اور ایک خاتمہ پر مرتب کرینگے اور نام اس
رسالہ کا صیانۃ الناس من وسوسۃ الخناس رکہا اور جو دس وسوسون کا اوسکے اسمین
ذکر ہے تو دوسرا نام اسکا عشرۃ کاملہ بہی ہے **مقدمہ** حدیث شریف مین آیا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ یبعث لهذه الامة علی راس کل مائة
سنة من یجدد لها دینها **ترجمہ** یعنی بے شک اللہ تعالی اوٹہا کہڑا کریگا سرے
پر ہر سو برس کی ایسے شخص کو جو تازہ کریگا واسطے اس امت کی دین اوسکا یعنی جو ہر
سیکڑے مین بسبب دور ہونے زمانہ نبوت کی طرح طرح کے شرک اور بدعت اور گناہ کبیرہ
اور صغیرہ اور وہم وشک رواج پاتے ہین اس واسطے پروردگار حکیم جل شانہ وعظم برہانہ
بمقتضائے اپنی حکمت اور ربوبیت کی واسطے دور کرنے فساد ان خرابیون کی ایک مجدد تازہ
کرنیوالا توحید اور سنت کا اور مٹانیوالا شرک اور بدعت اور منہیات کا قایم کرتا ہے کہ اوسکی
وجود باجود سے دفع اون ظلمات کا ہوتا ہے پہر دوسرے صدی مین شیاطین الجن والانس
کی شرور سے بیدینی اور بے دیانتی شروع ہوتی ہے کہ حاجت دوسرے مجدد کے ہوتی ہے
سو اپنی عادت پاک پر تیرہوین صدی مین اللہ تعالی نے ذات مجمع الحسنات والبرکات
محی السنۃ قامع البدعۃ علمای انام پیشوای دینداران اسلام حضرت سید احمد صاحب ادام اللہ
ہدایتہ کو پیدا کیا جب حضرت موصوف سن تمیز کو پہنچے خلق اللہ کے ہدایت پر کہ اللہ تعالی نے
اونکی طبیعت کو سعادت ازلی پر مجبول کیا تہا خود بخود متوجہ ہوے جسقدر حضرت کی عمر بڑہتی

گئی ویسی ہی ہدایت دور دور ملک پہونچتی رہی یہانتک کہ بعد مشرف ہونے بیعت پیر و مرشد عمدة
المحدثین حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ اور ارشاد اور تعلیم اوس جناب
موصوف سے اونکی ہدایت کا نور مثل آفتاب کے بکمال زور اور شور کے بیچ بلاد اور قلوب عباد کے
منور ہوا سعیدان ازلی ہر ایک طرف سے رخت سفر کا باندہ کے منزلوں سے آکے اشراک اور
بدعات وغیرہ منہیات سے کہ حسب عادت زمانے کی خوگر ہو رہے تھے توبہ کر کے راہ راست توحید و سنت
کی اختیار کرنے لگے اور اکثر ملکوں میں خلفاء راست کردار جناب موصوف نے سیر فرما کے لاکہوں
آدمی کو راہ راست دین محمدی کے بتادی جسکو سمجھ تھے اور توفیق الہی نے اونکی دستگیری
کی وہ اوس راہ پر چلے چنانچہ مکے شریف میں شیخ مصطفی امام حنفی مصلی کے اور شیخ شمس الدین
شطا مصری شافعی کہ اب مکے شریف میں درس فرما رہے ہیں اور اونکے واسطے مولانا عبد الحی
مرحوم نے کتاب صراط مستقیم کو عربی زبان میں ترجمہ کر کے دیدیا ہے چنانچہ وہ ترجمہ عربی کا
کتبخانہ میں حضرت امیر الاسلام متعنا اللہ تعالی و سایر المسلمین بطول بقائہ کے موجود ہے اور
شیخ محمد علی ہندی مدرس مکہ کے اور حافظ مغربی شیخ احمد بن ادریس کہ رئیس مغرب اور وزیر یمن
اور صحیح بخاری مع شرح قسطلانی از بر اور حفظ یاد رکہتے تھے اور عمر بن عبد الرسول جو محدثین
حنفیہ میں بہت مشہور تھے اور شیخ بخاری مدرس مدینہ منورہ یہ سب بیعت حاصل کرتے گئے اور شیخ محمد
صالح شافعی اور شیخ بقا شافعی نے امکنہ متبرکہ میں دعا کروائی اور بہت سے مشایخ طریقت کہ
صدہا ہزارہا آدمی اونسے بیعت رکہتے تھے تجدید بیعت کی کر کے حضرت کے مریدوں میں داخل ہوئے
اور ہزارہا آدمی جو اطراف و جوانب کے جو زیارت حرمین سے مشرف ہوئے تھے نعمت بیعت سے بہی
سرفراز ہوئے اور اسیطرح جدہ اور حدیدہ اور مخا صدہا زیدیوں نے توبہ کر کے بیعت حاصل کی
اور کابل اور قندہار میں بلا واسطہ حضرت کے ... حضرت کے خلیفوں کے ہاتہ سے جیسے بادشاہ کاشغر
اور روسای بخارا اور مظفر آباد کے اور پورب کے ملکوں میں مثل ڈہاکا اور بنگالہ اور چٹ گانوں

آسام اور نیپال مین اسطرح صدہا اور ہزارہا بلکہ لاکہہا اور کرورہا ایمان وعمدہ شرف بیعت مصا
کرتی گئی سید امیر حمزہ جو برہما کے ملک سے قسم قسم کا سونا . . ن پیدا ہوتا ہی منتہ ز
لاتی تہے اور بیچکر کلکتہ کے تحفہ مہارانی کی لئی لیجایا کرتی تہی جب حضرت سی سال
سفر حجکی کلکتہ مین ملاقات ہوی اور اپنی حال مین عجیب تغیر صحبت سی پایا تب بیعت
کی اور خلافت اور اجازت بیعت لینی کی حاصل سے کتاب صراط المستقیم لکھوا
اور اپنی ملک کو لیگئی ڈاڑہی سید امیر حمزہ سے دونا ہتہہ ہی گرہ لگای رہتی تہے اسی
کتب الحروف نی رد بروا ہی نپوای تہی اور ہزاروں خلیفہ جابجا مقرر ہوی کہ اونکی
ایک سلسلہ بیعت اور ارشاد و تلقین جاری ہی اور وہ لوگ جو نماز روزہ سی بیزار اور
بہنگ لوزہی کاروبار رکہتی تہے شراب اور تاڑی اونکی بدن کا خمیر ہو رہا تہا برملا
کہتی تہی کہ نماز حکم کمپنی کا نہین اور نہ روزہ آئین کونسل کی زکوۃ و حج کا پہر کیا ذکر ہے
شب و روز رشوت و زنا اور مردم آزاری اور سود خواری مین مشغول رہتی تہے اور
مرد و عورت مثل حیوانات بی نکاح باہم ہوتی اور سینکڑون ولد الزنا اونسی پیدا ہوی اور
صدہا پیر و جوان نامختون مثل نصاریٰ اور مشرکون سے تہی محض حضرت کی تعلیم سے
اپنی سب گناہون سی توبہ کرکے نکاح اور ختنی کروا کی نیک و پاک متقی ہوگئی حضرت
کی ہاتہہ پر دس دس ہزار آدمی ایک ایک بار بیعت کرتی گئی اور بہت بہت ہنود اور رافضی
اور جوگی اور اپنیت حضرت کی ارشاد و تلقین سے خالص مسلمان ہوگئی اور بعضی نصاریٰ
اپنی قوم سے اکی خفیہ ایمان لائی پہر ہزار علمانی بعد حصول بیعت اور خلافت کی رہنمای
خلق اللہ سے اختیار کی بعضون نی وعظ و نصیحت اور ارشاد و تلقین کو عادت اپنی
ٹہرای اور بعضون نی کتاب اور رسالہ اور ترجمہ آیات قرآنی و احادیث صحیحہ سے کہ جسمین
ترغیب عبادت اور ترہیب گناہ سی ہی اپنی ملک کی زبان مین بہت بنایا کرکے ہزارون جہلا کو

کہ سید کا کلمہ بھی پڑھنا نہیں جانتی تھی عالم بنا دیا اور بعضوں نے دونوں طریق اختیار کیے
انجملہ کہ بہوا ہدایت و برکات جیسی چنگا ہونا مریضوں کا سخت مرضوں سے اور اولاد پانا
ناامیدوں کا اور پہلنا آب کی درخت کا جو پہلتا نہ تہا اونہ کی قلعہ مین اور آسودہ اور
سیر ہونا بہت لوگوں کا تھوڑی کہانی سے اور نہ کم ہونا تھوڑی زر نقد کا مدتوں تک
خرچ کرنے سی حضرت کی دعا سی اور باران ہونا سند کی ملک مین کہ مدتوں سی برسا نہ تہا او
سوا اس مذکور کے خوارق بی شمار اور برکات بی اندازہ اُس جناب سی ظاہر اور باہر ہوئے
ہین کہ حد تواتر کو پہنچی ہین لاکہا مردم اُس سے واقف ہین چنانچہ مولوی محمد علی صاحب
مرحوم آپ کے بہانجی جو تہی اونہوں نے ایک کتاب جمع کی ہی جو لوگ طالب رضای
مولا اور تلاش کرنیوالی طریق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور بغض اور عناد
اور کینہ اور عداوت مومنین پاک سے مبرا ہیں اونکی صحبت سی سعادت ابدی حاصل کرگئی
ابد ہر تو اس طرح کی ہدایت کا کمال ہی اور اودہر ایسی ناپاک سگان دنیا بیچارا کور باطنوں
کا طعن و تشنیع سچ فرمایا سعدی علیہ الرحمہ نی **قطعہ** شور بختان بآرزو خواہند + مقبلانرا زوال
نعمت و جاہ + گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ + راست خواہی ہزار چشم
چنان کور بہتر کہ آفتاب سیاہ + اور آثار قیامت کا ہی کہ ایسی ہادیان دین کے حق مین لوگ لعن اور
طعن کرین کیونکہ ایسی اوصاف حمیدہ کا جامع جو شخص ہوتا ہی وہی لفظ مجدد سے جسکا ذکر
حدیث شریف مین آیا ہی مراد ہوتا ہی اور یہہ دستور ہی کہ ہر پیغمبر اور ہادی دین کے مقابلہ مین
شیاطین الجن والانس نے شرارت پر کمر باندہتی ہین مصداق یریدون لیطفئوا نور
اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون کی ہوتی ہین ایک طرف سے وارث
الانبیا اپنا کام کرتی ہین اور دوسری طرف ناپاک شیاطین مثل علما ہوکے ہنر کو عیب اور ہدایت
کو ضلالت قرار دیکی خباثت قلبی ظاہر کرتی ہین **مصرع** مہ فشاند نور سگ عو عو کند

بد اندیش پراگندہ یاوہ عیب نمای ہنرپوش در نظر + اور طرح طرح کے افترا اور بہتان اور زور
جہوٹ کا طوفان باندہ کی اپنی زبان ناپاک اور قلم مبارک سی ہتک حرمت اہل ایمان اور گرمی
بازاری اخوان الشیاطین کے چاہتی ہین پس سی نیک ہادیون سی اور جہک ماری شیاطین
الانس سی مصداق کلام معجز نظام پروردگار تعالی شانہ کا ان علینا للهدی وان لنا
للاخرة والاولی ظاہر ہوتا ہی اس واسطی کہ ہدایت یہت سی شریف جنہی سعیدان
رای روشن سی لوک فایدہ مند ہوتی ہین اور بدبختان خبیث الباطن سی کچہہ فایدہ نہین
ہی نا بلکہ اونپر حجت اللہ تعالی کی قایم ہوتی ہی جیسا کہ حضرت موسی اشعری رض روایت کرتی ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین مثل ما بعثنی اللہ بہ من الهدی والعلم
الکثیر کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منها طایفة طیبة قبلت الماء
فانبتت الکلاء والعشب الکثیر وکانت منها اجادب امسکت الماء
فنفع الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منها طایفة
اخری هی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک مثل من فقه
فی دین الله ونفعه ما بعثنی الله به فعلم وعلم ومن لم یرفع بذلک
راسا ولم یقبل هدی الله الذی ارسلت به متفق علیه مراد اسکی یہ ہی کہ ہر
نالایق لیاقت ہدایت کی نہین رکہتا مصرع دوزخ کرا بسوزد گر بو لہب نباشد + اور اسی شان
جلشانہ کو جیسی آبادی بہشت کی اپنی فرمان بردارون سی منظور ہی ویسا ہی دوزخ کا نافرمانون
سی بہرنا بمضمون لاملئن جهنم من الجنة والناس اجمعین منظور ہی تو اسی
حکیم جلشانہ نی بمقتضای اپنی حکمت کے خیر و شر اور نیک و بد دونو پیدا کئی جسطرح رہنما لوک
واسطی ہدایت خلق اللہ کے رسالہ تصنیف کرتی ہین ویسا ہی ابلیس کے نایب رسالہ تلبیس اور
فریب کے تحریر کرتی ہین ومن کل شی خلقنا زوجین لعلکم تذکرون و

قل کل یعمل علی شاکلتہ واکل ملیس لما خلق خصوصا اس زمانہ مین سرگروہ ضالین و مضلین و پیشوای فرقہ شیاطینیہ امام رفض و خروج نامقبول عدو اولاد بتول شیخ نجدی براونی نامعقول مسمی بفضل رسول مصداق اس مصرع کے ہے مصرع بر عکس نہند نام زنگی کافور + کہ اوسنے بعد گذرنے مدت بیس سال کی شہادت سے مولانا و اولانا الفاضل النبیل المولوی محمد اسمٰعیل محدث دہلوی قدس سرہ کی اور یہہ مولانا ممدوح خلفاؤ یمین حضرت مجدد مائۃ ثالث عشر کے افضل اور اکمل تہی بمقتضای حدیث کی کہ آثار قیامت مین مرد سے حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سی ہی ولعن اٰخر ہذہ الامۃ اولہا لعن و طعن مولانا موصوف کے جیسے فرقہ اثنا عشریہ نے خلفای ثلثہ پر شروع کے ہی اور جہلا کو بہکا کراپنی واسطے بزرگی پیدا کرتا ہی ہرچند مولوی سراج احمد صاحب نے سراج الایمان اور مولوی محمد بشیر الدین صاحب اور مولوی قطب شاہ صاحب نے جدا جدا رسالون مین اوسکی سرکوبی کی ہی مگر اس حرکت سی باز نہین آتا محاسن اور مکارم اوس شہید اکبر کی تمام خلق مین مشہور ہین حاجت بیان کے نہین صغر سن مین حافظ کلام اللہ کے ہوے پہر عنفوان شباب مین عالم جامع معقول اور منقول کے پہر حاجی اور زایر حرمین شریفین کے پہر مجاہد اور غازی کفار کے پہر شہید فی سبیل اللہ مشرکین کے ہاتہہ سے تارک دنیا اختیار کرنیوالی آخرت کی دنیا پر پہر کونسی فضیلت منجی آخرت مین اونسی باقی رہی اور یہہ بداون کا لالچ حقوق پی جیا سگ دنیا اغنیا کی گہر کا کتا صرف اپنی نمود اور رسوخ کے لئی دربار اہل دول مین کہ اکثر کفار اور فجار ہین بعضی البتہ باوجود ثروت ظاہری کی کچہہ دولت باطنی ایمان کے بہی رکہتی ہین تو وہ اغنیا فساق گناہ کو کار و بار رشوت خوری اور ظلم اور شراب نوشی اور ناچ رنگ کا رہتا ہی اور اونکو ایمان دین سے بہایت رنج ہوتا ہی نولقمہ خوار اونکی دستر خوان کے جیسی یہہ بداونکا لالا اونکی سامنے اچہی لوگوںکی برائی اور عیب جوئی کرتے ہین تاکہ وہ اونسی خوش ہوکی کچہہ منفعت اور نعمت دنیوی

اور یہہ ناجان علماء یہود اپنی شرارت سے اون اغنیا کے عیب کو تاویل کر کے چھپا
دامن تصوف مین پردہ پوشی کر کے غنا اور مزامیر وغیرہ اونکی واسطی حلال کر دیتے
ہین بعضی محرمات کو تاویل مردودسے مکروہات اور مباحات مین شمار کر کی اونکو راضی
کر دیتی ہین چنانچہ یہی دجال بداونی بڑودہ مین جا کر حکیم کاظم علیخان کی پاس کہ وہانکی
سردار کا بڑا رکن تھا اوسکا ہم مشرب یعنی رافضی بنکر زر خطیر حاصل کیا اور اسیطرح
شرف الدولہ حکیم نہ امیر لکھنو کی یا نواب کر مطلب اپنا کہ کھینچا زر کا تھا عمل مین لایا یعنی
کئی سو روپیہ لئی یہہ دونو وصف اوسکی زبانی اون لوگون کی جو اوسوقت بڑودی اور
لکھنو مین موجود تھی معلوم ہوئی والعہدۃ علی الناقلین اور بداونکی رہنی والون سے سنا
گیا واللہ تعالی اعلم کہ ہمیشہ یہہ اپنی والد کو آزردہ رکھتا تھا یہانتک کہ وہ اس جہان
سی سفر کر گئی اور اس سے ناخوش گئے غفر اللہ تعالی لہ اور کوئی حافظ خیر الدین نام
نابینا کمال مفلس اوسکی محلی مین رہتی ہین بسبب تنگدستی کے اونہون سے نے حاکم انگریز کے
پاس عرضی دی کہ میرا مقدور چوکیداری دینی کا نہین صاحب انگریز نے رحم کھا کر معاف
کیا اس ظالم نے اور لوگون کی ہاتھ سی بہت عرضیان حاکم کی یہان دلوائین کہ خیر
الدین نابینا بہت مقدور رکھتا ہی غرض اوسکی یہہ کہ جو چوکیدار ہر اوسپر رکھا جاوے اور
اوسکو اوسکی ادا کا مقدور نہوگا تو اپنا گھر بیچیگا تو مین مول لی لونگا تو دیکھو یہہ خوب
حق ہمسایہ ادا کیا اور دلالی عملہ ای صدر اکبرآباد کی مشہور ہے کہ اسی سے تر قدم بیکے کتابی
سی شیکار اور وکلاے صدر کی تباہ ہو کی مقید ہوی یعنی اکثر عملون نی اوسیکی معرفت رشوت
لی تھی مرادآباد کی حاکم انگریز نی بہت تدبیر سے مقدمہ کھلا آخر کو اسی دجال کو بلا کر اپنی سامنے
کرسی پر بٹھلا کر دم دیکر مقدمہ کو پوچھا اور کہا تم ہمکو ذرا کام دین کی پاس مقدمہ سے ہمکو
اطلاع کرو تب طمع دینا سے اوسنی سب عملون کی رشوت گیری ظاہر کی بیت قدم

نامبارک مسعود + گر مدبر یار رود برادر رود + اب غور کیا جاہی کہ یہہ شیطان ایہی واسطہ ہنگر سبکو رشوت
دلواکی پہر آپہی اوس رشوت کو ظاہر کرکے سب سی بری ہو گیا مطابق اس آیۃ کریمہ کے کمثل
الشیطن اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک انی اخاف
اللہ رب العلمین اور اسنی جب اون سبکو تباہ کیا تم کوئی اسکی طرف اپنی عزت کیکے
ڈر سی رخ کرتا تہا ناچار **مصرع** قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی + اس عقرب شریر سیرت نے
شہر شاہجہان اباد مین جاکر پہر اوس شغل کو یعنی شیوہ رفض لعن وطعن بزرگان دین کا
خلاف مضمون لاتذکروا موتکم الا بخیر وہان کی امیرون کی دربار کا تحفہ ٹہیرایا اور
بہت سی سادہ لوحون کو اپنی فریب کے جال مین پہنچا غالب ہے مفتی صدر الدین صاحب
کی خدمت مین اوسنی اپنی یہہ وسوسی بہیجی ہونگی لیکن وہ تو بڑی عاقل ہین اسکو اونکی شاگرد
کی بہی نسبت ہو اسمین کلام ہے تو وہ کیونکر اسکی فریب مین اتی اور اوسکی وساوس پر کیونکر
مہر کرتی یہہ مہرون والی لوگ اگر شرع کی مسئلہ سی واقف ہوتی تو اسکی فریب مین نہ اتی
شرع مقدس مین تو یون ہی کہ فتوی مجتہد فاسق کا واجب التوقف ہی عمل اسپر بے تحقیق
جایز نہین چنانچہ بزدوی وغیرہ مین صریح مذکور ہی اور دلیل یہہ آیت ہی ان جاءکم فاسق
بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین جب قول
مجتہد کا یہہ حال ہو تو ایسا رافضی طالب بلکہ کتا دنیا کا جاہل اور منکر نصوص قطعی قران مجید
کا کہ جسکی حقمین علما معتبرین نی حکم کفر کا دیا ہی جیسیکہ چہٹی وسوسہ کے دفع مین مذکور ہوگا
انشاء اللہ تعالی تو اوسکی قول کا کیونکر اعتبار ہو یہہ قول اوسکا جو ایسی پیشوای دین سے
لعن وطعن مین ہو سچ ہی کہ شیطان بڑا دشمن ہے اوسکی دشمنی ہمکو ہمارے رب نے اپنی پہر تاکید بتادی
پہر بہی بعضی لوگ نہین سمجہتی حق تعالی فرماتا ہی ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ
عدوا انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحب السعیر اب اوسکی مکر کے موہنہ سی پردا

اور تھا کہ یہی مومنون کو سمجھایا جاتا ہی جو وہابی لوگون کی نزدیک مبغوض ہین تو اصلی وہابیان
مذکورین کو اس شیطان نی وہابی اول ٹہیرایا تہا کہ لوگ اونسی نفرت کرین اور انکا کلام جو حق
ہی عند اللہ اور عند الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف کان نہ دہرین اب اوسکی مکر کے دفع
کی لئی اوسکو کہا جاتا ہی کہ ای بی انصاف تونی تو وہابیون کا نام ہی سنا ہی اور حرمین شریفین اور
سارے عرب مین وہ لوگ وہابی خود موجود ہین وہان کی لوگ جیسی وہابیون کے اقوال اور افعال
سی واقف ہین اور ہین تو اوسکا عشر عشیر بہی نہین جانتا اگر حضرت سید احمد صاحب
اور مولوی اسمعیل صاحب اور دوسرے ہمراہیون مین کچھ بو بہی وہابیون کے خلاف شرع
محمدیہ کے ہوتی تو ایسی اکابر اور پیشوای حرمین شریفین کے اور اور بزرگ عرب کے اونسی
بیعت کیون کرتی اور خلافت اور اجازت کیون لیتی اور صراط مستقیم کیون عربی مین ترجمہ
کرا کی لیتی ای شیطان تیری عقلین یہی ذکر حکم لاحول کا ر کہتا ہی جو کہ عباد مخلصین اللہ تعالی
کی ہین تیرا غلبہ اونپر نہو کا ان عبادی لیس لک علیہم سلطان اور جو تیری اتباع ہین
اونکی بیان وخسارت عاقبت مین بدلالۃ النص یہہ آیہ کریمہ بس ہے واستفزز من استطعت
منہم بصوتک واجلب علیہم بخیلک ورجلک وشارکہم فی الاموال
والاولاد وعدہم ومایعدہم الشیطن الا غرورا **تمہید** اب ہم چاہتی
ہین کہ شروع کرین دفع وسوسون وسوسون کا اس خناس کے پر جیسی اسنی پہلی وسون وسوسون کے
ایک جال شیطانی بطور تمہید وساوس کے پہیلایا ہی اور وساوس کو بجای دانی کی اس جال
مین ڈالا ہی کہ بہولی لوگ اوس جال مین پہنس کے اپنا ایمان خطر زوال مین ڈالین تو ہم بہی
مطابق طابق النعل بالنعل کے پہلی دفع اوس وسون وسوسونکی تعوذ کرکی اور لاحول پڑہ
کی اوس دام شیطانی کو اوٹہا دیتے اور اوسکی مضمون کو حرف بحرف دفع کر دین تو کہتی
ہین ہم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اعوذ باللہ من الشیطن

الرحیم اب سنو سبہی مسلمانون **قول موسوس کا** ہا ماجا ہی کہ ہندوستان مین فتنہ نجدیہ کا جو وہابیہ کہلاتی ہین مولوی اسمعیل کے ذات سی پہیلا اور بہت لوگ بسبب ناواقفی کی ظاہر حال سے دہوکا کہا کر اس بلا مین مبتلا ہو گئی تہی علما اہل سنت اور جماعت کے کوشش سی اور بہی بسبب آجانی تحریرین اور فتوون کی عرب سے کہ چار مذہبون کی قاضی مفتی عالمون نی بالاجماع نجدیہ کی رد ابطال مین لکہی تہی حال اسماعیلیہ کے گمرہی کا و مخالفت مذہب اہل سنت اور جماعت سی خوب ظاہر ہو گیا **جواب اسکا یہہ ہے** موسوس کذاب بہت جہوٹا ہی غور کرو کہ لاکہون آدمی کہ دعوی اسلام کا رکہتی تہی ہنود کے میلون مین شریک ہو کر بتون کو جیسی چیچک وغیرہ پوجا کرتے تہی اور دوسرے اعتقاد اور اقوال اور افعال کفر اور شرک کی تو کیا ذکر ہے نہ شرک اصغر فقط بلکہ شرک اکبر ہے اور شراب نوشی اور زناکاری اور رشوت خواری اور ناچ اور رنگ اور مثل انکی بہتیرے کبایر جو کرتے تہی اس خناس کے اعدار کی وعظ اور نصیحت اور صحبت سی وہ سب پاک ہو گئی جیسی پہلی مقدمہ مین معلوم ہو چکا یہہ بات تو ہمارے لاکہون کو مشاہدہ تہا اور دوسرون کو تواتر سی معلوم ہوا تہا اور بہت کافر مسلمان ہوے اور رافضی سنی اور صدہا علما اہل سنت جو اس رافضی خناس کو اونکی شاگردیکی بہی نسبت نہین ہو سکتی کیا ہندوستان مین اور کیا ملک خراسان اور ملک روم مین اور عرب وغیرہ مین اپنی احوال کو نہایت دین کے طرف متوجہ پا کر اس طریقی مین جسکو یہہ خناس برا کہتا ہی داخل ہوی انکار اسکا مثل انکار براہمہ اور سمنہ کی تواتر کا ہی تو اسکو یہہ خناس دہوکا کہتا ہی نہین بلکہ یہی خناس اب لوگون کو دہوکا دیتا ہی اور اسکو فتنہ نجدیہ اور وہابیہ کا کہتا ہی سچ ہے کیون نہو ابلیس اور اوسکی اتباع کی تو گردن ٹوٹ گئی وہ کیون نہ اسکو فتنہ کہین گی اس خناس نی نور ہدایت اور ارشاد اتباع سنت اور ترک اشراک اور کفر اور کبایر سے ایذا پای ہے

مگر

مثل چمگادڑ اور چھچھوندر کے ظلمت کفر اور گمراہی اسکی راحت ہی تو کیون نہین ایسے
طرحسی کہیگا اور یہہ جو کہا کہ علماے اہل سنت کے کوشش سی اور فتوون سی عرب کی چارون
مذہبون کی علما سی بالاجماع اسماعیلیہ کے گمراہی ہے اور حال مخالفت کا مذہب حق اہل سنت
اور جماعت سی خوب ظاہر ہوگیا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فتوی دیکھی ہی سے دریافت ہون گے
کہ کس طرح سی ہین پہر اگر صحیح بہی ہون تو ہمکو اونسی کیا کام وہ تجدیہ کی رد مین پڑے
ہون مولانا شہید کا تو کلام موافق ملت حنیفیہ سمحہ سہلہ بیضا کی ہے کہ حضرت
خاتم النبیین نے اوسکو لیکر ہمکو پہنچائی ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ بات
مثل آفتاب کی اونکو جو اس ملت حقہ سے ازروی علم اپنے کے واقف ہین روشن
ہی اس گمراہ کی گمراہی کہنی سے کیا ہوتا ہی اور یہہ جو اوسنی کہا کہ مخالف ہی مذہب حق
اور اہل سنت اور جماعت کے سو یہہ جو ہوتا ہی بفضل الہی ایسی معلوم ہوتا ہی کہ وہ عین
مذہب اہل حق اور اہل سنت اور جماعت کا ہی اصل بات تو یہہ ہی یہہ کیون نہ اولیا اور
مخالف حق کے سمجہی کا مطابق من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربہ جو اولیا اللہ سے
اوسنی عداوت پکڑی اور بی ادبی شروع کی تو شراب قہر الہی اوسکی نصیب ہوئے
اوسکو بی کر مست اور خراب ہوا سب جو اس اوسکی مبدل ہوئے عکس یعنی حق و باطل مین
اسکی قسمت مین ہوئے ایسون کی شان مین عارف رومی فرماتی ہین **ابیات** از شراب
قہر چون مستی دہی * نیست ہا را صورت ہستی دہی * چیست مستی بند چشم از دید چشم * تا نماید
سنگ گوہر پشم یشم * چیست مستی حسہا مبدل شدن * چوب گز اندر نظر صندل شدن
اسکی مستی اور خراب ہونی پر شراب قہر الہی سے یہہ دوسرا قول اسکا دلیل ہے
کہ کتاب تقویۃ الایمان گویا وہی کتاب التوحید النجد اسمین سے تو غیب دانی کا اپنی لئی
ہی ایسی معلوم ہوگا اور یہہ بدمست شراب قہر الہی کا علم غیب خاصہ حضرت عالم الغیوب

کا نہین جانتا چنانچہ دریادس مین معلوم ہوگا تو پہر یہہ مستی اور خرابی شراب قہر الہی سے
نہین ہی تو کیا ہی اب اس گمراہ کی گمراہی اور جہالت اوسیکی اقرار سے اسی کلام مین خوب
ظاہر ہوگئی کہ یہہ جاہل اجماع کے معنی نہین سمجہتا اجماع جو حجت شرعی ہی وہ عبارت
ہی اتفاق سے سب مجتہدون کی جو ایک عصر مین ہون جیسی کتب اصول مین مذکور
ہی اور اجتہاد تو ایک مدت سے موقوف ہوگیا ہی تو اب اجماع شرعی کہ مثبت حکم شرعی
کو ہو وہ کیونکر ہووے اور اگر اجماع غیر مجتہدون کا مراد ہی تو اول تو یہہ حجت شرعی
نہین دوسرے یہہ کہ لادے دکہادے کیونکر تمام علماء امت کا اسپر اجماع ہی تو یہہ
محض کذاب مفتری ہی حاصل یہہ ہی کہ اجماع بول کے وسوسہ ڈالنا منظور ہی **قول**
موسوس کا تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل کی گویا وہی کتاب التوحید محمد بن عبد
الوہاب نجدی کی ہی اوس کتاب کی روسے مولوی اسمعیل کے استادون سے لیکر صحابہ تک
کوی کفر اور شرک سے نہین بچا حرام اور مکروہ کا کیا ذکر **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ یہہ قول اسکا باطل اور جہوٹا ہی کیونکہ اسمین تو کئی باتین نامعقول جہوٹی ہین ایک یہہ
اسنے اسمین دعوی علم غیب کا اپنی لئے کیا یہہ جو کہا کہ اوس کتاب کے روسے مولوی اسمعیل
کی استادون سی لیکر صحابہ تک کوی کفر اور شرک سے نہین بچا تو جبتک سب مضمون
کتاب مذکور کا اور حال سب لوگون کا جو اس مسافت مین کہ اوسنی ذکر کئی واقع ہین اور لاتعد
ولاتحصی ہوگئی ہین معلوم ہنو تو کیونکر تطبیق اونکی حال کی اس کتاب مذکور پر دیجادے اور یہہ
حکم کیا جاوے **لامتناع الحکم ممن جہل اجزاء ما فیہ الحکم** اور ظاہر ہی کہ وہ
لوگ بعضے اونمین ایسے اولیاء اللہ گذرے ہین کہ خطرہ ماسوی اللہ کا بہی اونکی دلمین نہین گذرتا تہا
جیسیکہ اون کتابون کی دیکہنے سے جو احوال اولیاء اللہ مین ہین معلوم ہوتا ہی تو اون لوگون
پر کیونکر اسنے حکم کفر اور شرک کا اس کتاب مذکور کے روسے تجویز کیا اور وہ لوگ

اس

اس سی پہلی غایب ہی تو علم اونکا اور اونکی احوال کا اسکو کیونکر حاصل ہوا یہہ علم تو سوائے
علام الغیوب عز وجل کے کسیکو نہین قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا
الله نص قطعی ہی اور یہہ خناس اس نص قطعی کا منکر ہی جیسکہ اسکا انکار اور حکم اوسکی منکر
کا دوسرے موقع مین ہی بیان ہوگا انشاء الله تعالی اور اس نے یہہ حکم کردیا تو اس سے لازم
آیا اسکا یہہ دعوی کہ مجکو ان سب کا علم ہی اسلئی مینی یہہ حکم کیا دوسرے یہہ بات ہی کہ اسنی اہانت
اپنی رفض ناپاک پر پردہ مین عمل کیا اور تبرا صحابہ کی حق مین کر گیا اگر اسکو گالی دینی منظور تہی
تو اسیقدر بس تہا کہ کہتا مولوی اسمعیل اور اوسکی استاد ایسی تہے صحابہ کا کیا ذکر کرنا تہا
اگر اسکو تبرا مقصود نہ تہا غایۃ معنا کی حکم مین تبارا اختلاف مذاہب کے تو فی الجملہ داخل
ہوتی ہی اور موافق مذہب محققین کی بہی اسطرح سی کہ معنی کلام کے یون ہون کہ مولوی
اسمعیل کے استادون سے لیکر یعنی مافوق صحابہ تک تو یہان غایۃ واسطی اسقاط ماورا
ہوی تو موافق مذہب محققین کے ایسی غایۃ معنا کی حکم مین داخل ہوتی ہی جیسی مرافق اور
کعبین غسل ایدی اور ارجل مین تیسرے یہہ بات کہ یہان اپنی مجتہدون کو بہی اسمین داخل
رکہا مثل علی اور طوسی اور شیطان الطاق وغیرہ کے تقیہ کے اوسی لیکن اونکی حق مین
ضرر نہین سمجہتا کیونکہ اسکا تو مذہب یہہ ہی کہ کوی سیئہ محبت اہل بیت کی ساتہہ مضر نہین جیسکہ
کوی حسنہ محبت صحابہ کے ساتہہ مفید نہین تو وہ بو نفاق سی اسکا رفض سنا تہا اوس دوسرے
بات سی ثابت ہوا **قول موسوس** کا وہ امور کہ شارع نے جن پر ترغیب اور تحریص کے
اور اجر فرمائی اور کتب دینیہ مین مستحبات لکہی ہین سبکو کفر اور شرک مین داخل کردیا
جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ موسوس اول تو فاسق اور رافضی دوسرے منکر نص قطعی
قل لا یعلم الآیۃ کا جیسی اگی اویگا تیسرے مدعی علم غیب کا اپنی حق مین جیسی مذکور ہوا تو اسکی
خبر کیونکر مانی جاوی ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا الآیۃ اقتدا اوس کتاب کو دیکہا جاوے تو صحیح

جہوٹ اسکا معلوم ہو وی پہر بہی ہمکو اس کتاب سی کیا علاقہ ہماری مذہب مین نہین ہماری
امام کی نہین پر اتنا ہم کہتی ہین کہ یہہ قول اسکا سبکو کفر اور شرک مین داخل کردیا یہہ تو عقل
صحیح سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ اسمین کذاب جہوٹا ہی جیسی ورانی باتونمین اگر مدعی علم کا بلکہ
ایمان کا ہی تو وہ سب ہمکو لکہہ بہیج دی ہم اوسکی سوا بہت مستحبات اور موجب اجر اور ثواب اور
ترغیب اور تحریص شارع کی نکال دینگی کہ اونسی اونکو کفر اور شرک نہ لکہا ہوگا بس یار اور
اسکا اسی پر فیصلہ ہی اگر ہم سوا اور ثابت نکر سکین تو یہہ سچا ہم اسکی کلام کو رد نکرینگی تسلیم
کرینگی اور اگر ہمنی ثابت کردی تو یہہ تائب ہو جاوی پہر دین مین رخنہ نڈالی اور خناسی نکری
بس یہی فیصلہ ہی مستحبات صوم و صلوۃ اور حج و زکوۃ اور ذکر اور تلاوت قران اور صدقات
اور سوا اسکی بہت مستحبات ہین سبکو اوسنی کفر اور شرک ہرگز نہ لکہا ہوگا اور اگر لکہا ہی
تو ہمکو بتا دی البتہ سبکی جگہہ یہہ کہنا کہ بعض امور کو اونین سی کفر اور شرک مین داخل
کردیا تو یہہ احتمال ہی پر اس صورت مین دیکہا جاوی کہ وہ سب مین مخطی ہی یا مصیب یا بعض
مین مخطی ہی بعض مین مصیب **قول موسوسکا** جب یہہ سب حال ظاہر ہو گیا اور عام
اور خاص مطلع ہو گئی جنکو کچہہ بہی عقل اور دین سی بہرہ تہا اونکو ہدایت ہو گئی اور راہ راست
پر اگئی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ قول اور اسکی جو اتا ہی اپنی تفاخر اور اپنی
اتباع کی مدح اور جنہون سینہ تہ کتاب اور سنت کی اعتصام کیا ہی اونکی ہتک
نشان مین ذکر کیا تو اسکا جواب ان ایات کریمہ سی مستنبط ہر مومن عاقل صاحب علم
کریگا ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول
سبیلا یاویلتا لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن
الذکر بعد اذ جاءنی وکان الشیطن للانسان خذولا اگرچہ
یہہ ایات عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف کی حق مین نازل ہین پر مین عبرۃ اللفظ

والاشارع عام مین تناول ہین ہر مضل اور ضال کو کذا فی التفاسیر تو یہان مضل کو
تو شیطان اور وہ جو اس مضل سے کہنی سے ضلالت مین پڑ گیا اوسکو انسان ظالم
فرمایا **قول موسوسکا** مگر وہ جو جہل مرکب مین گرفتار اور عار کو مار پر مقدم سمجہی
اونہون نے اظہار توبہ ابہی تک نہین کیا ہی اگرچہ صاف صاف اوس طریق پر ہونیکا
بہی علی العموم اقرار نہین کرتے کبہو کچہہ کہین کبہی کچہہ کہنی لگتی ہین **جواب
اسکا یہہ ہی** متمسک ساتہہ کتاب اور سنت کے کئی فریق ہین ایک عباد اللہ المخلصین
اونپر شیطان کا تسلط نہین ہی نہو کا ان عبادی لیس لک علیہم بسلطان
حق تعالی فرماتا ہی وہ تو اس خناس کا موہنہ توڑتی ہین اور دوسرے فریق پہر تفاوت
مراتب پر ہین بعضون نی شیطان کا کہا مان لیا بعضون کے دلمین تردد آگیا کبہی
کچہہ کبہی کچہہ کہتی ہونگی پر یہہ خناس جو علم متبعین بالکتاب اور سنت کو جہل مرکب کہتا
ہی تو یہہ وہی اثر مستی اور خرابی شراب قہر آلہی کا ہی کہ غلط بینی اور عکس فہمی اسکی نصیب
ہی **قول موسوسکا** اور آخر کلام اکثر اسماعیلیہ کا اہل علم کے مجامع اور مجالس مین یہہ
ہی کہ مولوی اسماعیل کے کلام مین افراط اور تفریط اور سواد اعظم کے مخالف ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ متبعین کتاب اور سنت کی جو محقق ہین اور مولوی اسماعیل
بہی ایسی ہی تہی وہ محمدی ہین اونکا نام یہہ خناس اسماعیلیہ رکہتا ہی جہوٹا ہی اونکا کلام
یہہ ہی اول اور آخر کلام مولوی اسماعیل علیہ الرحمہ کا اقتصاد اور اعتدال ہے
افراط اور تفریط مین اور موافق ہے سواد اعظم کے جو اہل سنت اور جماعت ہین جیسکے
دفع وساوس خناس مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی اور یہہ کلام کہ اس خناس نے
نقل کیا ہی دوسرے فریق کے ایک صنف ہوگی اونکا یہہ کلام ہوگا **قول وسوسکا**
مگر یہہ اختلاف ایسا ہی جیسا کہ مسایل فقہ مین باہم علماکی ہوتا ہی **جواب اسکا یہہ ہی**

نہ یہہ قائلین قاصر ہیں فہم کلام مولوی اسماعیل علیہ الرحمہ سے کلام اوسکا علیہ الرحمہ ایسا ہے
جیسا کلام مجتہد معین کا اور اوسکی مقابل یا کلام ایسا ہے جیسا کلام مجتہد مخطی کا یا
عامی مخطی کا **قول موسوسکا** یہہ کلام ہی سفاہت اور ابلہ فریبی ہے **جواب اسکا**
یہہ ہی کہ یہہ وہی اثر مستی شراب قہر آلہی کا ہی جیسی کفار شراب قہر آلہی سے مست ہو
کہتی تہی انؤمن کما امن السفہاء حق تعالی اونکی جواب مین فرماتا ہی الا انہم ہم
السفہاء ولکن لا یعلمون **قول موسوسکا** مولوی اسماعیل کا اختلاف بدتر ہی معتزلہ
اور ظاہر یہ و رافضی و خارجی کی اختلاف سے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ وہی اثر
ہی کہ شراب قہر آلہی اس خناس سے پی ہی اور ہذیانات کرتا ہے جب یکہ دفع
وساوس اس خناس مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی **قول موسوسکا** کچہہ
باتین ان بدمذہبون کے بھی ہین اونکی کچہہ اپنا خبط ملایا ہی عقاید سے چارون بابون مین یعنی
الہیات و نبوت و امامت و معاد مین مولوی اسماعیل کو مخالفت ہی مذہب اہل
سنت و جماعت سے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ فہم کلام کے لئی حالت صحو اور
ہوش کے چاہی یہہ خناس تو شراب قہر آلہی سے بدمست اور نراب ہے یہہ کیونکر
کلام عالم ربانی کا سمجہیگا چارون باب مین اور سب جگہہ کلام اوس عالم ربانی کا موافق
ہی اہل سنت اور جماعت کی سبکی یا سواد اعظم اور محققین کی جب یکہ دسون
وسوسون کی دفع مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی **قول موسوسکا** وہ جو آیت
حدیث بی محل لی آتی ہین اور صرف اس قدر سے اونکی بدمذہبی نہین جاتی کیونکہ
بیان معنی مین غلطی کرتی ہین اور مخالف تفسیر صحیح کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہ اور تابعین سے اور برخلاف شرح حدیث کے کہ جمہور ائمہ مسلمین سے
مروی ہو اپنی رای فاسد سے نئی معنی بتاتی ہین اور نظم و معنی ہی کہ اسمین اور

اونکی ترتیب و احکام وغیرہ امور ضروریہ ہیں کہ احکام شرع کے معرفت اونپر
موقوف ہے ناواقف ہین یا دیدہ و دانستہ اغوای نفس و شیطان سے اوسکی رعایت
نہین کرتے ہی اونکی گمراہی ہے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ موسوس اول
سطحی اور دوسرے بیدین اسکو محل اور غیر محل کے پہچان کہان عالم ربانی نے
رحمہ اللہ علیہ جامع علوم عقلی اور نقلی نے جو معنی قران کے بیان کئی ہین وہ صحیح
ہین موافق تفسیر صحیح کے جو منقول سلف اور خلف سی ہی اور اسی طرح سی
احادیث جو اپنی محل پر ذکر فرمای ہین موافق شرح حدیث کی جو محققین آیمہ مسلمین
سی مروی ہی اور جہان تفسیر منقول اور شرح حدیث مروی نہین وہان موافق
قواعد عربیہ اور اصول حدیث اور اصول فقہ کے اور جو مسموع عنعنہ مسلسل سے
ہی مفسرین اور محدثین سی اسکو غلط اور مخالف تفسیر اور شرح حدیث مذکور کے
اور خلاف اصول عربیہ اور اصول فقہ اور حدیث کی اور نئی معنی اپنی طرف سے
سمجھنا وہی اثر مستی اور خرابی شراب قہر الہی کا ہی اگر مدہوش اس شراب سے
نہ تہا تو کیون نہین دو چار مثالین ذکر کین پہر اوسکا اگر کوئی عالم جواب دی سکتا تو اوسکے
بعد یہہ ہذیان کیا ہوتا **قول موسوس کا** مذہب حق وہ ہی کہ سواد اعظم امت نے باجماع
و مراعات جملہ شرایط فہم کتاب و سنت و تحقیق ناسخ و منسوخ و راجح و مرجوح و دفع
تعارض اور تطبیق مختلفات وغیرہ ہر ایک امر ضروری کے ایک امر منقح اور مدلل بدلایل
شرعیہ ٹھیرادیا **جواب اسکا یہہ ہی** کہ اقوال عالم ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایسی
ہین جو امور مذہب حق کو درکار ہین وہ مرعی رکھی گئی ہین اور اعمال اور اخلاق اور عقاید آپ
موسوس کے اکثر مخالف ہین ان امور کے جو حق کے لئی ضرور ہین چنانچہ بعضی تو مذکور
مقدمہ مین ہو چکی اور بعضی دفع وساوس مین اوسکی مذکور ہوگی اور کچہہ اوس سے

پهلی انشاء الله تعالی اور دوسرے اسمین یہہ کلام ہے کہ جو معنی اسنی مذہب حق کے لکھے ہین اکثر اور بیشتر تو ایسی ہی ہی مگر بعض وقت مین بنا بر مصلحت شرعی اور دینی کے کبھی برخلاف اوسکی مذہب حق اور مدلل ہو جاتا ہی جیسی تحلیف شہود کہ چارون مذہبون کے مجتہدون نے اپنی بقدر وسع اور مقدور کے مراعات شرایط حقیت کی کر کے اس تحلیف کو ناروا ٹھیرا دیا تھا یہان تک کہ کتب فقہہ مین لکھا ہی کہ اگر امام اپنی قضات کو شہود کے تحلیف کا حکم کر دے تو وہ قضات امیر سے کہین کہ [illegible] بات کا حکم مکر کہ اگر ہم تیری بات مانین تو حضرت رب العزت کا عز وجل عصیا[illegible] دیے اور اگر نہ مانین تو تیرا عصیان اور اتباع چارون مذہبون کے وہ[illegible] اعظم اہل سنت کا ہی ان اتباع کے سوا اور اہل سنت بہت کم ہین باوجود اسکا [illegible] شہود کے ایک مدت سی جمیع اعصار اور امصار مین مروج اور جاری ہے [illegible] یق اور بہت معتبر کتابون مین فقہ حنفی کے اس مسلہ کو معمول بہا اور مدلل لکھا ہی اور کہا ہے کہ جو تزکیہ شہود واجب ہے اور اس زمانی مین متعسر بلکہ متعذر ہو گیا کیونکہ مزکی کا عادل ہونا تو ضرور ہے اور عدالت ہنے اس زمانے مین حکم کبریت احمر اور اکثر اعظم کا پیدا کیا ہی زمانی مین حضرت امام اعظم کے جہان وہ تھے وہان سات آدمی لایق شہادت کے نکلی تھے تو اب اس تحلیف شہود کو قایم مقام تزکیہ کے ٹھیرایا ہی اور یہہ مذہب ابن ابی لیلی کا ہی تو دیکھو یہان مخالفت سواد اعظم کے ہی اور یہی حق اور مروج ہے نہین تو لازم آتی ہے تفسیق سب علماء امصار اور اور اعصار کے اگر خوف تطویل نہوتا تو سب عبارتین کتابون کے نقل کیے جاتے اگر کسی بات می منکر ہو تو ہم اوسکو اوسیوقت نقل کر دینگی **قول موسوس کا** اور اس طریق سے ایک عقیدہ مین یہہ ہے جو مخالف ہوا وہ خارج ہوا اہل سنت سے کوئی معتزلہ ہوا کوئی رافضی

کوی خارجی کوی سند ہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ موسوس تو عبنی ہی یہہ سب
اقوال اوسکی طوطی کے طرح سے اوسکی زبان پر ہین اوکی معنی وہ ہرگز نہین
سمجہتا ہہین جو خود بعضی عقاید اوسکی مخالف سواد اعظم اہل سنت کی ہین اور
بعضی نص قطعی سے کہ جس سے ارتداد لازم آتا ہی جیسی دفع وساوس مین معلوم ہوگا
انشاءاللہ تعالی تو پہر یہہ کس طرح اس کلام کو اپنی زبان پر لاتا ہہین سمجہتا اسی لیے
یہہ کہتا ہی آخر بداون کا للّا ہی اس سی کیا تعجب ہے اب سنو کہ اس کلام مین کیا
مخبط ہو گیا رکب متن عمیا و خبط خبط عشوا یہ وبال ہی عداوت اہل اللہ کا بیان
اسکا یہہ ہی کہ فرض کیا ہمنی ایک شخص کہ ایک مسئلی مین مخالف اور سو مسئلوںمین مثلا
موافق ہیے ایک فرقی سے اور دوسرے فرقے سی سو مسئلون مین مخالف اور
ایک مسئلہ مین موافق اس شخص کو دوسرے فرقے سے شمار کرنا اور اول
سی نہ گننا مخالف ہے عقل اور نقل ہی اسلئی کہ اقل کو اکثر کے تابع کرکے اکثر پر کل
کا حکم کرتے ہین عقلیات مین اور نقلیات مین اور یہہ نہین کہ اکثر کو اقل کے تابع
کرکے اقل کو کل کا حکم دیا جاوے اسکو تو عقل اور نقل دونو ہنکار دیتی ہین اور
یہہ خناس اکثر کو اقل کے تابع کرتا ہی اور ایسا علماؤن مین بہادر اور رستم وقت
ہی کہ اکیلا عقل اور نقل دونون سی لڑتا ہی کیون کہ شخص مذکور کو پہلی فرقی سے
کہ سو مین موافق اور ایک مین مخالف نکالتا ہی اور دوسرے فرقی مین کہ سو مین
مخالف اور ایک مین موافق داخل کرتا ہی تو دیکہو یہان اقل کی اکثر کو تابع کیا اب حکم
عقل کا سنو استقرا جو مفید ظن ہی اوسمین تتبع اکثر کا کرکے اقل کو اکثر کے تابع
ٹہیرا کر کلی کے سب افراد پر ظنی حکم کرتے ہین تو دیکہو یہان اقل کو اکثر کے تابع کیا نہ
عکس اور ایسی ہے نجوم مین دقایق اور ثوانی اور ثوالث وعلم جبر اکی حساب مین جو کسور

نصف سے کم ہوں تو اونکو چھوڑ دیتے ہیں اور جو اکثر ہوں نصف سے تو اونکو پورا دقیقہ
یا ثانیہ یا ثالثہ وہلم جرا اعتبار کرتے ہیں اور یہی مثالیں ہیں پر دو شاہد عقلی سب کے حکم کے
لئے بس ہیں اور نقل میں تو شہود بے نہایت ہیں پر دو پر ایک عبادات اور ایک
معاملات سے اکتفا کرتے ہیں باب القران میں لکھتے ہیں فان وقف القارن
بعرفة قبل اکثر طواف العمرة بطلت عمرته فلو اتی باربعة
اشواط لم تبطل اور بیع الصرف کا مسئلہ ہے جو فضہ میں مس ملا ہو اگر فضہ اکثر
ہے تو سبکا حکم فضہ کا ہے فضہ خالص جید سے جو اوسکی بیع کریں تو فضل ربوا اور حرام
ہوگا جیسے بیع خالص کے خالص سے اور مس غالب ہو تو سبکا حکم مس کا ہے اوسمیں تفضل جایز ہے جیسے بیع مس کی
بفضہ خالص ہے سو اسمیں یہہ ہے کہ اکثر کو اقل کے تابع کرتے ہیں ترجیح مرجوح کی ہے اور ترجیح بلا مرجح جب جایز نہوی تو
ترجیح مرجوح سے کیونکر جایز ہوسکے اور اسکو لڑکے بھی جو سکندر نامہ پڑہتے ہوں جانتے ہیں
سہ یکی بر صد آید نہ صد بر یکی دوسرے خبط اسکا یہہ ہے کہ حدیث ستفرق امتی کی جو
ترمذی میں ہے اس سے تو تہتر فرقے اس امت کی ہونی تھے ہو چکی پہلی ان لوگوں سے
جنکو یہہ شیخ سجدی سے نجدیہ کہتا ہے جیسکہ کتب کلامیہ میں مفصل مذکور ہیں پھر اگر یہہ لوگ
ایک نیا فرقہ ہو جسکا نام اسنے نجدیہ رکھا تو العیاذ باللہ حدیث مذکور کی تکذیب لازم آئی
اب حکم اس شخص کا عقل اور نقل کے طرف سے یہہ ہے کہ اوسکو اوسی فرقے میں شمار
کیا جاوے جسکی ساتھ سو مسئلوں میں موافق ہے کما فی مسئلہ تحلیف الشہود اور اس
ایک مسئلہ میں جو مخالف ہے اگر مصیب ہے یا مجتہد مخطی ولو علی تجزی الاجتہاد وہو الحق تو
ممدوح اور مثاب ہے نہیں تو مذموم اور ایک کلام اسمیں یہہ ہے کہ جو پہلی صدی کی آخر سے
لیکر فتنہ اعتزال کا شروع ہوا اور عقاید معتزلہ کے مدون اور مستمر ہوئے یہاں تک کہ
ابو الحسن اشعری رحمة اللہ علیہ نے اپنی استاد جبائی پر تین بھائیوں کا اعتراض کیے

اوسکو ملزم کیا کہ دو بالغ مر گیے ایک مطیع ایک عاصی اور ایک صغیر تو انکا کیا حال
ہوگا اوسنے جواب دیا آخر کو ملزم ہوا تو ابو الحسن اشعری نے مختلفات مین تطبیق
اور تعارض کا دفع اور راجح اور مرجوح اور ناسخ اور منسوخ کی تحقیق کرکے اونکی
شبہون کا اور دلیلون کا جواب دے دیا اور ایک امر منقح اور مدلل بدلایل شرعیہ
ٹہیرا دیا پہر ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے اوس سب امر منقح اور مدلل مین غور
کی تو اکثر کو بحال رکہا مگر بعض جگہہ خلاف اشعری کا کیا جیسی تحقیق معنی کسب مین اور
اثبات ایک صفت تکوین آٹہوین اور اسپر اتفاق کرکے کہ صدور قبایح کا حق تعالے
سی ممتنع ہے لیکن منصور یہہ ہی یا نہین اشعری کا ثانی قول ہے اور ماتریدی
کا پہلا اور حسن اور قبح کا عقلی ہونا ماتریدی اور صوفیہ کے نزدیک جیسی معتزلہ کہتی
ہین اور اشعری شرعی کہتی ہین اور صفات کا زاید ہونا ذات پاک پر لاعین ولا غیر
یہہ قول دونون کا ہی رحمۃ اللہ علیہما اسمین صوفیہ کرام مخالف دونون سی عینیہ صفات
کی قایل ہین جیسی معتزلہ اور حکما اور یہہ مسایل ہین جنمین خلاف ہے ماتریدی کا اشعری
سی تو ہم اس موسوس کو کہتی ہین کہ صوفیہ کرام اور حضرت ماتریدی نے عقلی ہونے
مین حسن اور قبح کے حضرت اشعری سی اور حضرات صوفیہ کرام قدس اسرارہم
دونو نے عینیہ صفات مین خلاف کیا بعد ٹہیر جانے ایک امر منقح اور مدلل کے اور
موافقت کی معتزلہ سے تو حضرت ماتریدی اور صوفیہ کرام کو معتزلی کہوگے العیاذ
باللہ تعالی یا نہین اگر کہتی ہو تو تمسی بڑا بہادر اور بیباک کوئی نہین اور اگر نہین
کہتی ہو تو تمہارا یہہ قاعدہ خارج ہونیکا اہل سنت سی اور داخل ہونا معتزلہ مین ٹوٹ
گیا تو عالم ربانی پر کیون اعتراض کرتے ہو **قول موسوس** کا اب اون عقاید حقہ محققہ
کی برخلاف بعد مقرر ہو چکنے اس بات کے کہ یہہ مذہب اہل سنت کا ہی اور یہہ مذہب

معتزلہ کا اور جواب دیوینی اہل سنت سے کے آیات اور احادیث صحاح دستاویز معتزلہ سے
کتب مبسوطہ مین نجدیہ جو کوئی آیت حدیث غلط فہمی معنی مراد کلام اور عدم مراعات شرائط
معرفت احکام کے سبب اپنے مذہب ناحق مخالفت صریح مذہب اہل سنت اور موافق
مذہب اعتزال یہ ذکر کرین اس حرکت سے لزوم وخروج مذہب اہل سنت سے اور دخول
مسلک معتزلہ مین جاتا نہین رہتا **جواب اسکا یہہ ہی** کہ باوجود تدافع اس قول
کی پہلی قول سے اسلئی کہ پہلی قول مین کہا تہا کہ اگر ایک عقیدے مین بہی اہل سنت سے
مخالف ہو تو وہ خارج ہوا اہل سنت سے کوئی معتزلی کوئی رافضی کوئی خارجی کوئی نجدی ہے
تو دیکہو یہان چارون فرقون کو اقسام ٹہیرایا اور جو خارج ہوا اہل سنت سے اوسکو
مقسم اور اقسام آپسمین قسیم اور متباین ہوتی ہین اور یہان نجدی اور معتزلی کو ایک
کر دیا فرق اتنا ہی رکہا کہ ایک جگہہ مذہب اور دوسرے جگہہ مسلک کہا اور یہہ دو لفظ
مطلب اور مراد مین ایک ہی ہین موجب تدافع کے دفع کے نہین ہوسکتی لیکن ہمکو
اس سے کچہہ مطلب نہین اور نہ اسمین اور کلام کرین کلام اسمین ہے کہ ایک خاندان ہے
علماء متبحرین کا کابراً عن کابر اور اتقیا اور اولیا کا سب علوم عقلیہ اور نقلیہ سند درسند
اوسکی شہرہ آفاق اور متفق علیہ تمام ہندوستان کی علی الخصوص علم تفسیر اور حدیث
کہ دور دور سے علما سند تفسیر اور حدیث کی لئی وہان جاتی تہی پہر ایسی خاندان مین ایک
شخص نہایت ذکی متقی تارک دنیا کہ راس ہر خطبہ کے ہی حافظ قران مجید عالم متبحر جامع علوم
عقلی اور نقلی حاجی زائر حرمین شریفین پہر مجاہد غازی پہر مشرکین کے ہاتہہ سے معرکہ
مین اللہ تعالی کے راہ مین شہید آخر کلام اوسکا تکلم ساتہہ شہادتین کی اور صحیح حدیث
مین ہی من کان اخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ ہزارون آدمی اوسکی
سبب متقی سالک کامل ہو گئی اور ایک دوسرا شخص ہے ضد اوسکی نہ خاندانی جیسی پہلا تہا

پہر بہی سطحی طالب دنیا حدیث تفسیری شیخ سے موافق شرائط سند کے نہین پرہین
اور اوصاف جو پہلی شخص کے ہتی سو آخر مین کی جانی کی اون سب اوصاف سے
معرا محل ضرب المثل سہ خر عیسی اگر بمکہ رود الخ اور منکر نصوص قطعی قران کا اور اپنی حق
مین مدعی علم غیب کا عاق والد مرحوم اپنی کا موذی جیران ہیرا ور سی رافضی تو اوسنی موافق
دستور رفضہ کے کہ واسطی اغوای عوام سنیون کی بہت کیود انکی ہین جیسی تحفہ اثنا
عشریہ مین مذکور ہین اپنی تئین ایک مدت سی تقیہ کر کی سنی بنایا اور مثل عبد اللہ بن سبا
اپنی مرشد کے ایک وقت مین قابو پا کی اوس خاندان مین کوی نزہا پہلی شخص
ممدوحکو گمراہ اور معتزلی ٹہیرایا اور رسالہ مین لکہا تو ایسی شخص دوسرے کا آیا قول
نزدیک علماء دین دار کے سند ہی یا نہین یقین ہی کہ جو کوئی اوسکی حال سی واقف
ہوگا اسمین کچہہ تردد نکریگا اور کہیگا کہ نہین **قول موسوسکا** دہی آیت و حدیث یا
مثل اوسکی معتزلہ دلیل لائے اور اہل سنت نی جواب دیا معارضہ بالاقوی یا تفرقہ معنی لغوی
و مجازی یا تاویل یا متروک الظاہر ہونیکر اب وہی حدیثین صحاح یا مثل اوس مضمون
کی غیر صحاح سی باسیکا قول مشبتہ نقل کر کی نصیب دشمنان اسمعیلیہ کیون
سنی ہونی لگی ہتی دیکہو انکار عفو کبایر اور انکار شفاعت مرتکب کبایر اور خلود نار
مرتکب کبایر پر معتزلہ کیا کیا آیتین و حدیثین صحیح سند لائی بلکہ ہر مذہب کا یہی حال
ہی مجسمہ کیسی کیسی آیتین دلیل لائی ید اللہ فوق ایدیہم ثم وجہ اللہ یکشف
عن ساق اور احادیث صحاح ستہ کی جو اس مطلب پر لائی ہین لی شمار ہین رافضی
برابر آیہ کریمہ **یمحو اللہ ما یشاء** و یثبت اور صحیح بخاری کا حدیث اعمی اور ابرص کے
قصہ مین کہ لفظ بدا اوسمین موجود ہی اون بدمذہبون کی کتابون کو جانی دو اہل سنت
کی کتابون مین جو منقول ہین واسطی جواب کی اوسیکو دیکہو کیا حال ہی طول کی

لحاظ سی تفصیل نہین کی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ جو تخطیہ اس امور کا اسنی کیا اس
سی ہمکو کیا کام چشم ما روشن مگر یہہ قول اسکا نصیب دشمنان اسماعیلیہ کیون مستی ہونی
لگی یہہ وہی ہذیان اور خود بہکنا اور بہکانا ہی عوام اور اثر مستی شراب قہر الہی کا ہی اور
خناسی نہین تو ایسی مقتدائی دین کی حق مین جسکا ایک ذرہ کمالات کا ہمنی پہلی اسکی مقابلہ
مین بیان کیا ہی یہہ کلمات سوء ادب کے کیون کہتا پر اس سی تعجب کیا ہی رفعتہ اس
سی زیادہ ترقی ہین اور یہہ ہی پردہ مین سابق تبرا کاملین کے حق مین کر کیا **قول مو
سوسکا** صرف الفاظ عربیہ کا ہندی ترجمہ کرنا کافی نہین **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یا ایھا النبی بلغ ما انزل الیک من ربک فان لم
تفعل فما بلغت رسالتہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تبلیغ کر کی فرمایا فلیبلغ
الشاهد الغایب اور فرمایا بلغوا عنی تو واسطی امتثال امر کے بعض کاملین امت
نی تو الفاظ کی تبلیغ کی اور بعضون نی اوس تبلیغ کی ساتھہ تفسیر اور شرح حدیث
بہی کردی کہ یہہ بہی تبلیغ ہی اور استنباط بہی جو مجتہد کرتے ہین اسمین آگیا
اور بعضون نی تراجم قران اور حدیث اور عقاید اور فقہ اور اخلاق کی ہر زبان مین
جو وہان رایج تہی کردی یہہ سب تبلیغ ہی اور یہہ سب اقسام تبلیغ کی مدت سی اس
امت مرحومہ کی علما مین چلی آتی ہی ہندوستان مین ہندی زبان بہت مفید ہی کیونکہ
سب لوگ عربی فارسی نہین سمجھتی اور اس تراجم ہندی سی ہزارون زن و مرد عالم
دین کی ہو گئی منصف مسلمان کو اسمین غور چاہی تو یہہ بات اسکو نہایت شاق ہوئی
اور برچھیان اسکی دل پر لگین کیونکہ یہہ تو خناس ہے اور شرک و بدعت اور معاصی کا
دربردہ خواہان ہی تو اسلئی تراجم ہندیکو بی اعتبار کرتا ہی اور لوگون کی دلون سی اونکی رغبت
دور کرتا ہی تو اب مسلمان لوگ اوسکی بات کی طرف کان نہ دہرین اپنا نقصان نکرین

کونا

کیونکہ یہہ تو خناس ہی اور تقویۃ کا خصوصا اہل سنت کا دشمن اور یہہ جو کہتا ہی کہ ہندی
ترجمہ کافی نہین جو نصوص کے منسوخ اور مخصوص اور مأول نہون وہان کیون نہین
ترجمہ کافی ہی عالم ربانی نے تو ایسا کیا ہی اور جو کہین کچھہ خفا موافق بشریت کی
یا بسبب تفاوت اذہان کی باقی رہگئی تو اوسکو اور علما دین دور کردیتی ہین
مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ قضیہ عقلیہ اتفاقیہ ہی یہہ تو ہمیشہ سے چلا آتا ہی کہ
اوپر کے لوگون کا بیان جو بہت لوگ نہین سمجھتی کیا قران و حدیث مین کیا دوسرے
کاملین کے اقوال مین تو نیچے کے لوگ اوسکو بیان کردیتی ہین اور اوسمین بہی جو
کچھہ خفا رہگیا تو اور دوسرے اوس خفا کو دور کردیتی ہین وہلم جرا تو یہہ خناس
صحابہ پر رد و اعتراض کریے کہ تمہارے تو بیان مین اس قدر خفا رہگیا تہا کہ تابعین نے
اوسکو بیان کردیا تو تمنے کیون اوسکو بیان کیا تہا اور ایسے ہی جو تابعین کے بیان مین کچھہ خفا رہا تو تبع تابعین نے بیان
کردیا یہہ اعتراض تابعین پر بہی کریگا کہ تمہارا بیان کافی نہین تہا تمنے کیون بیان کیا اما نہین سمجہا کہ اوپر والی اگر تبلیغ اور کلام اپنا کرتی
اگر اوسمین کچھہ خفا ہو تو پہونچے ہوا نو ہمکو دین کیونکر پہنچتا اب جان لینا چاہیے کہ ثبوت میزان اور وزن
اعمال اور ثبوت صراط اور اوسپر مرور مین اور ثبوت عذاب القبر وغیرہ مین جو نصوص
وارد ہین اور ظاہر معنی نصوص کا جو ترجمہ ہندی فارسی اوس ظاہر معنی مین کافی ہے
وہی مراد ہی معتزلہ نے اوسکا انکار کیا اور حاصل اونکی کلام کا یہی ہے کہ صرف ترجمہ
ہندی فارسی کردینا نصوص کے مراد مین کافی نہین بہت کچھہ چاہیے تو اونہون نے
عقل جزوی اور اصول فلاسفہ کو دخل دیکر احکام مذکور کا انکار اور نصوص کے تاویل
کرگئی تو اہل سنت اونکی رد مین کہتی ہین النصوص محمولۃ علی ظواہرہا
یعنی اوسکی جو ترجمہ ہندی فارسی سے معنی سمجھی جاتی ہین وہی مراد ہین اور وہ تراجم کافی
ہین تو ہم کہتی ہین کہ وہ تراجم اگر کافی نہون تو معتزلہ پر رد اہل سنت کا تمام نہو البتہ جو

اور قسم کتاب اور سنت سوای نصوص کے ہو اور مخالف ان نصوص سے ہے تو اوسکو تاویل
کردین کی تو اب معلوم ہوا کہ یہہ کلام موسو سکا تائید معتزلہ کی لئی ہی **قول موسو سکا**
بہت کچہہ درکار ہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ اول تو نصوص کی معنی ظاہر ہوتی ہین و ثانیاً
ترجمہ کرنا کافی ہی اور اگر بہت کچہہ درکار ہی تو وہ بہت کچہہ عالم ربانی علیہ الرحمۃ کے پاس
موجود تہا اسی لئی بعد ہر ترجمہ کی شرح اور بیان کردیا ہی یہہ بہی وہی بہت کچہہ کے زعمات
ہی لیکن شعور چاہی یہان ایک بڑے مزے کی بات ہی سنا چاہی نصوص بمعنی خاص
کہ شامل اقسام خفی المعنی کو نہون یعنی خفی اور مشکل اور مجمل اور متشابہ کے مقابل
کہ وہ قطعی ہین اور ثانیاً اہل سنت کا مذہب یہہ ہی کہ **النصوص تحمل علی**
ظواہرہا تو ترجمہ وہان کافی ہوگا کیونکہ کافی تو تب ہی تہو کہ اونکی ظاہر معنی مراد
ہوون اور وہ اپنی ظواہر پر محمول ہوون اور یہہ عنی انکار کرتا ہی اور سلب کلی کہتا
ہی تو اس مسئلہ مین اہل سنت سی خارج ہوا موافق اپنی قرار داد کی اور مسلم کے تو
یہان تقیہ اوسکا جاتا رہا اور جہوٹا دعوا اوسکی سنی ہونیکا دور ہوا مثل مشہور
ہی دروغگورا حافظہ نباشد **قول موسو سکا** خصوصاً باب الہیات اور نبوت
مین تو اسپر قناعت کرنے مین سارا دین برہم ہوجاتا ہی **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ ان دونو بابون مین قران اور سنت اگر محکم اور مفسر ہو بلکہ نص اور ظاہر ہی تو
ترجمہ پر قناعت کرنی سے سارا دین کیون برہم ہوجاتا ہیکا مسئلہ ابہم ہوگا نہ تہوڑا بہلا
لا الہ الا اللہ کا معنی ترجمہ کیا نہین کوئی لایق پوجنی کے سوا اللہ تعالی کی اور محمد رسول اللہ کا
ترجمہ کیا او محمد صلعم رسول اللہ تعالی کی اور احکام انکی ہمارے طرف بہیجے ہوی اوسکی ہین بہلا دیکہو مسلمانون
علماؤ یہہ کیون نہین کافی ہزارون لاکہون بلکہ اس سے بہی زیادہ لوگ جو اس قدر کلمہ
کی معنی سمجہہ کے مسلمان ہوے ہین اونکا اسلام ایمان ثابت تہو بہلا دیکہو تو یہہ

مدکیہ

کیسی بات ہی تو سلب کلی اسکا دعوی غلط ہوا پہر ہم کہتی ہین کہ ترجمہ جو کافیے
نہین تو اوسکی سوا اور بہت کچہہ چاہیی وہ بہت یا اوسکی تفصیل کافی ہے
یا اسکی مباین اگر تفصیل کافی ہے تو یہہ مجمل ہے کافی ہوا ایمان مجمل توحید
اور رسالت پر کافی ہی اگر مباین ہی تو پہر نصوص اپنی ظواہر پر محمول نہوے
وہ ہو غلط **قول موسوسکا** اور یہہ بات ایسی ظاہر ہی کہ مجالس الابرار والے
بہی جو نجدیہ کا ہم مشرب ہی اور انکا بڑا معتمد ہے لکہتا ہی کہ اللہ تعالی کی معرفت اور
اوسکی رسول کے معرفت مین مجرد ظواہر کتاب وسنت کو تمسک کرنا اصول کفر
سی ہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ سلطی عنبی تو کیسکا کلام نہین سمجہتا مراد
صاحب مجالس الابرار ومسالک الاخیار ومقامع اہل البدع والاشرار کی دعوی
ہی رفع ایجاب کلی کا نہ سلب کلی یعنی کتاب اور سنت متشابہات بہی ہین جیسے
ید وجہ ساق حقوہ یدین وغیرہا تو یہان یہی جوارح اللہ پاک کو ثابت کری اور رسول
اللہ کے حق مین بشر مثلکم وارد ہی تو اس جناب پاک کو اپنی مثل ہی سمجہنا ہر وجہ سے
اور کمالات کہ وہ موجب امتیاز کی ہین سب مخلوق سی اوس جناب مقدس سے
اوس سے آنکہہ چہپانا یا جو آیات کریمہ مین صورت عتاب ہی جیسے وَلَوْ تَقَوَّلَ
عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيلِ لَاَخَذْنَاهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
الْوَتِينَ یا وَلَوْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ اور مثال اسکی اسکی حقیقت کو نہ سمجہنا
اور ایسا سمجہنا کہ جیسی ایک آدمی زبردست دوسرے کو کہتا ہی تخفیف کے راہ سے
حالت غضب مین تو یہہ اصل کفر ہی بیان حقیقت مراد ایسی کلام کے مواہب لدنیہ
اور مدارج النبوہ وغیرہا مین ہی اور یہہ مراد نہین کہ کوئی آیت کتاب کے اور کوئے
حدیث سنت کی اگرچہ معتبر اور محکم ہے ہون جیسی ان اللہ بکل شی علیم

ان الله بما تعملون بصیر یا محمد رسول اللہ مثلا تو اوسکی مجرد ظاہر کو جو تمسک
پکڑی تو کافر ہو جاتا ہی یہہ کوئی عاقل نہ کہیگا چہ جای محقق مذکور اور دیکھو اسی لئی طواہر
کتاب فرمایا نہ نصوص اور معتبر اور محکم اور یہہ جو پورا نام کتاب مذکور کا مذکور نکیا
اور اوسکی مصنف کو ہم مشرب نجدیہ اور اونکا بڑا معتمد کہا سبب اسکا یہہ ہی کہ دوسرا
جز نام کا کہ قامع اہل البدع والاشرار ہی اسنی اپنی حق مین موجب قمع کا سمجہہ کی
کہ یہہ سر آمد اہل بدع اور اشرار کا ہی چہوڑ دیا اور یہہ جو ہم مشرب نجدیہ اور بڑا معتمد
انکا کہا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ تو قایل ہی کہ معارض اقوی سی معارض اضعف
ساقط ہو جاتا ہی تو اس غبی کی مقابل مین ہم ایسی عالم کی طرف سی اوسکی مصنف
کی کمال مدح ثابت کردینگی کہ اسکو اوس عالم کی ساتھہ یہہ بہی نسبت نہو جیسی قطرہ
کو دریا سی اور یہہ نسبت ہر کسیکو معلوم ہو سو یہہ ہی سنو کتاب مجالس الابرار
ومسالک الاخیار ومقامع اہل البدع والاشرار فی علم
الوعظ والنصیحۃ یتضمن فواید کثیرۃ من ابواب اسرار الشرایع
ومن ابواب الفقہ ومن ابواب السلوک ومن ابواب رد البدع
والعادات الشنیعۃ لاعلم لنا من کان مصنفہ الا ما یکشف
عنہ ہذا التصنیف من تدینہ وتورعہ وتفقہہ فی العلوم الشرعیۃ
ولنعم ما قیل لا تنظر الی من قال واسمع ما قال فانما یعرف الرجال
بالحق لا الحق بالرجال واللہ تعالی اعلم بالصواب وعندہ حسن
الماٰب ہذا من فواید خاتم المحدثین والمفسرین مولانا ومولی
الکل الشیخ عبد العزیز الدہلوی قدس سرہ العزیز رقمہ
تقریظا علی ذلک الکتاب المستطاب اب جبکہ جای حضرت ملک العلما

قدس سرہ العزیز کی بات پر عمل کریے اور جسکا جی چاہی برادون کی لائی کہتی پر
اعتماد کری جو طالب آخرت ہو اور اس کتاب مستطاب کو دیکہی اور علم تفسیر اور
حدیث اور عقاید اور فقہ اور اخلاق وغیرہ سی واقف ہو وہ جان لیگا کہ یہہ کتاب
خوبی مین بی نظیر ہی **قول موسوسکا** بعض متردد بن نی یہہ حال سنکر استدعا
کی کہ چند باتین مولوی اسماعیل کے اس طرح سے نقل کردیجی کہ موافق مخالف
سی تحقیق کی جادین ہر چند دانشمندون پر مولوی اسماعیل کے کلام سے ظاہر ہے
کہ اونکو اصلا قید مذہب وملت کی نہین ہی اور سیف الجبار وغیرہ رسایل مین
محقق ہوچکا **جواب اسکا یہہ ہی** حال رسایل مذکور کا تو دیکہنی سے معلوم ہوگا
پر اتنا کہا جاتا ہی کہ ملت سی اگر مراد یہہ ہی کہ مولوی اسماعیل کو قید دین اسلام
کی نہین ہتی کبہی مسلمان کبہی یہود کبہی نصرانی کبہی مشرک بنتی ہتی تو یہہ بات قابل
جواب کی نہین جواب اسکا ہر کوئی جانتا ہی کہ یہہ جہوٹہ ہی اور اگر مراد ملت سی وہی
مذہب ہی تو اسکا جواب یہہ ہی کہ قید ایک مذہب کی اکثر لوگون کی حقمین اکثراحوال مین
اولی اور مستحسن بلکہ ضرور ہوتی ہی کیونکہ دین پر چلنا سہل ہوجاتا ہی لیکن ہر شخص
کی واسطی ضرور نہین جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دی وہ کیون تقلید کری پہر
تقلید ایک شخص معین کی اسپر اگر کوئی ادلہ شرعیہ اربعہ سی ہو تو لاو ذکر کرو تقلید
تو واسطی بی علم کے ہی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون سید شریف
نی شرح حکمۃ العین کے حاشیہ مین فرمایا ہی کہ اولاد رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک حسیمی ہین وہ سادات کرام اونپر صدقہ زکوۃ کا حرام ہے دوسرے
اولاد روحی وہ علماء عظام ہین اونپر تقلید جو دوسرے عالم کا صدقہ ہی حرام ہے
اور جو تحقیق اصل ہوئی اور تقلید ضروری یعنی وقت ہنونی مرتبہ تحقیق کی ضرورت

ہی تو ہوئی تو اسی لئی مجتہد مخطی کو بہی ایک اجر ہی اور اگر مصیب ہو تو دو اجر بخلاف
عامی مقلد کے کہ اوسکو خطا مین نہ دونا اجر نہ ایک محقق کی حق مین کلام بر سبیل تنزل کیا
گیا و الا عامی اور مقلد کو بہی موافق تحقیق متاخرین اور متقدمین کے تقلید ایک
شخص کے لازم اور واجب نہین اگرچہ اولی اور بہتر اور موجب سہل ہونی عمل کے
ہی اس ہماری دعوی پر صحابہ رضہ کا اجماع حجت اور دلیل ہی تو جو شخص کہ تقلید ایک
شخص کے لازم اور واجب کہتا ہی وہ غلط کہتا ہی جو عدم وجوب پر اجماع صحابہ کے
ہی رضہ اسپر اوسکو علم نہین اب سنو اسکا بیان مسلم کتاب علم اصول الفقہ کی جس خوبی
سی ہے اور اخیر اور پچہلی کتابون مین حاجت بیان کی نہین اوسمین ہمارا مطلب ہے اور
تحریر محقق ابن ہمام کی اور اوسکی شرح مین بہی ایسی ہے ہی اب پہلی کتاب اور اوسکی
شرح کی عبارت نقل کی جاتی ہی مسلم اور اوسکی شرح مین یون ہی **مسئلہ** قال

الامام احمع المحققون علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابة
یعنی امام الحرمین کا
رضوان اللہ تعالی عنہم فان اقوالہم قد یحتاج فی استخراج الحکم
منہا الی تنقیر کما فی السنة ولا یقدر العوام علیہ بل یجب علیہم اتباع
الذین سبروا ای تعمقوا وبوبوا ای اوردوا ابوابا لکل مسئلة
علی حدة فہذبوا مسئلة کل باب ونقحوا کل مسئلة عن غیرہا
وجمعوا بینہما بجامع وفرقوا بفارق وعللوا ای اوردوا لکل مسئلة
مسئلة علة وفصلوا تفصیلا یعنی یجب علی العوام تقلید
من تصدی بعلم الفقہ لا لاعیان الصحابة المجملین القول

وعلیہ ابتنی ابن الصلاح منع تقلید غیر الائمة الاربعة
الامام الہمام امام الائمة امامنا ابوحنیفة الکوفی والامام

ماالام

مالك والامام الشافعي والامام احمد رحمهم الله تعالى وجزاهم عنا احسن الجزاء لان ذلك المذكور لم يدر في غيرهم وفيه ما فيه في الحاشية قال القرافي انعقد الاجماع على من اسلم فله ان يقلد من شاء من العلماء من غير حجر واجمع الصحابة على من استفتى ابابكر وعمر اميري المومنين فله ان يستفتي اباهريرة ومعاذ بن جبل وغيرهما ويعمل بقولهم من غير نكير فمن ادعى برفع هذين الاجماعين فعليه البيان انتهى فقد بطل لهذين الاجماعين قول الامام وقوله اجمع المحققون لا يفهم منه الاجماع الذي هو الحجة حتى يقال يلزم تعارض الاجماعين بل الذي يكون مختارا عند احد ويكون الجماعة متفقين عليه يقال اجمع المحققون على كذا اثم في كلامه خلل اخر وهو ان التبويب لا دخل له في التقليد وكذا التفسير فان المقلدين فهم مراد الصحابي عمل والا سال عن مجتهد اخر فافهم وبطل لهذا قول ابن الصلاح ايضا ثم فيه خلل اخر اذ المجتهدون الاخرون ايضا بذلوا جهدهم مثل الائمة الاربعة وانكار هذا مكابرة وسوء ادب بل الحق انه انما منع من منع تقليد غيرهم لانه لم يبق رواية مذاهبهم محفوظة حتى لو وجد رواية صحيحة من مجتهد اخر يجوز العمل بها الا ترى ان المتاخرين افتوا بتحليف الشهود اقامة

له موفق الذكية على مذهب ابن ابي ليلى فافهم انتهى اس تحقيق
سی معلوم ہوا کہ طعنہ زنی خصوصا ایسی علماؤن پر عدم تقلید مذہب اور ملت کی اور
دوسرے مطاعن منشا اسکا وہی نشہ شراب قہر الہی کا ہی جیسی مکرر معلوم ہوا **قول**
موسوسکا حسب استدعای سایل وسوسہ متولی مولوی اسماعیل کے بطور نمونہ اور
کلام جماعت اونپر نہایت عجلت اور قلت فرصت مین لکہدی گئی اُس شخص نے
سوال جواب مرتب کرکے علماء موافق اور مخالف کی اگی پیش کیا علماء حقانی اہل
سنت جماعت نے مہر و دستخط سی مزین کردیا اور مخالفین سی بعضون نے باوجود
اقرار حقیت جواب کے مہر کرنے مین عذر کیا مصلحت دنیا دیکا حافظ احمد علی صاحب
نے اول اقرار کیا کہ پہلا مسئلہ تو بالیقین موافق معتزلہ کی ہی باقی کو مینی نہین
دیکھا پہر جب کہا گیا کہ دیکھیے اگر صحیح ہو تو مہر کیجیے اور شبہہ ہو بیان کیجیے جواب دیا
کہ کسیکی عیب چہپنی مجہسی نہین ہونی جواب کہا گیا کہ اظہار حق اور تصحیح عقاید فاسدہ عوام
اور ہدایت انام ہی اسمین کچہہ قباحت نہین بلکہ ضروری انبیا علیہم السلام کے عیب
چہپیان ایکو گوارا ہین اور اظہار حق ناگوار ہر چند اس باب مین طول فہمایش ہوا مگر
حافظ صاحب نے فتوی پر مہر نکر سکا تو جواب ندیا مگر اپنی موہنہ پر ایسی مہر خموشی کی لگائے
کہ اس امر مین کچہہ نہ بولی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ حافظ صاحب تو مخالفین سمجہ کر ایسی
واسطی اسنی اس کلام مین اونکی موہنہ پر مہر لگانی ٹہیرای پہر یہہ موسوس کہ اسکی
دلپر اور کانون پر اللہ تعالی نے مہر لگادی ہی کہ حق بات اسکی دلمین نہین پہنچتی
اور کانون مین نہین پہنچتی تو جو حافظ صاحب نے ایسا احمق اور ابلہ دیکھا تو اسکو
جواب ابلہ فریبی کا دیگئی اور اپنا مطلب سجا گئی پر اسکی کانون اور دلپر مہر الہی تہی یہہ کیونکر
اوس جواب کو سنتا اور سمجہتا وہ جواب یہہ دیا کہ پہلا مسئلہ تو بالیقین موافق معتزلہ

کی

کی ہی جو ابلہ ہنوتا تو پہر پوچہتا کہ یہہ کہو کہ پہلا مسئلہ مخالف اہل سنت کی ہی یا نہین
اسلیے کہ بعضی مسئلہ اہل سنت کی تو موافق معتزلہ کی ہی ہین اسمین قباحت نہین جیسی
حسن اور قبح عقلی کا ہونا مثلا نزدیک ماتریدی اور صوفیہ کرام کیے اور قباحت ہو تو
مخالفت مین ہو اہل سنت کی نہ صرف موافقت مین معتزلہ کی مگر یہہ ابلہ سمجہہ گیا کہ
میرے مطلب کیے موافق تو جواب دیدیا پہر نکی **قول موسوسکا** یہہ ہی کہ حضرت
شاہ احمد سعید صاحب زاد برکاتہ کی سامنی علی رؤس الاشہاد دیتی آیا مسجد جامع
مین جو لوگون نی مولوی نصیر الدین صاحب وغیرہ سی پوچہا مولوی نصیر الدین صاحب
نی کہا کہ ہمارا کہنا کوئی نہین مانتا پہر ہم کیون دخل کرین لوگون نی عرض کیا کہ آپ اگر
معقول بات کہین گی تو ہم کیون نہ مانینگی جواب دیا کہ ہمارے کہنی سی الو کا گوشت
پہلی کہا لو تب اسکا جواب ہم دین علی ہذا القیاس جسنی دیکہا ایسی ہی پریشان باتین
کہین واسطی اطلاع خاص وعام کیے یہہ ماجرا مع استفتا تحریر کیا گیا عبارت اوسکی
یہہ ہی انتہی کلام الموسوس **جواب اسکا یہہ ہی** کہ مولوی نصیر الدین صاحب نے
جو جواب دینا اپنا الو کی گوشت کہانی پر رکہا تو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نے اوسکی دن
وسوسون کو شاید نہین دیکہا یا سرسری دیکہا اور غور اور تامل نکیا نہین تو باعث اوکی
کلام کا اوسوقت وہان موجود تہا اس موسوس نے اگر الو کا گوشت نہین کہایا تو الو کیون
بن گیا بیان اسکا یہہ ہی کہ عداوت اہل اللہ کیے وبال مین اسکو شراب قہر الہی پلائی
گئی تو یہہ اوس شراب سی بدمست ہوا پہر اپنی نقل اور گزک کی لیے موافق دستور شرابیون
کی الو کی گوشت کی کباب بنای اور اوس شراب کی گزک کری ایک تو بدمست ہوا پہر دوم
سی الو کی گوشت کی کباب کہا کر الو بنا تو مولوی صاحب کو چاہیی تہا کہ جواب دیدیا ہوتا پر
ندیا شاید وسوسون کو نہ دیکہا یا دیکہا پر غور نفرمایی واللہ تعالی اعلم بالصواب موسوس نی

تہا چند مقولی ایک شخص کے اور ایک جماعت کا کلام اوپر علماء دین دار کے حضور مین پیش
کئی جاتی ہین امید ہی کہ بلحاظ تاکید اکید خدا اور رسول کی کہ اظہار حق مین اور وعید شدید کے
کہ اخفاء حق کے حق مین وارد ہی بعد ملاحظہ مقولات قایل اور رد جماعت کی سوال سایل
کا جواب صاف صاف لکہدین انتہی جو سوال سایل کے صاف صاف جواب لکہدینے کے
وجہ معقول ہی تو اہل سنت اور جماعت کی سلف اور خلف سی صریحا اور موافق قواعد
مقررہ انکی کے جو علوم شرع مین ہین منقول ہی لکہنا ضرور ہوا پہر اگر اتفاقی ہوا تو بہتر
نہین تو وہ موافق سواد اعظم اور تحقیق کے ہوگا **فایدہ** جاننا چاہی کہ جماعت جسنی
قایل یعنی عالم ربانی علیہ الرحمہ کی اقوال رد کئی اس معترض نے کنایہ اپنی نفس سے کیا
ہی بطور توریہ اور ابہام اور تقیہ کی کیونکہ معترض تو شیعی ہی جیسی مقدمہ مین اور
اوسکی کلام سی بہی سابق معلوم ہوچکا ہی اور جبرد اس شیعی کے حقیقت مین وساوس
خناس ہین چنانچہ ان ردوت کی دفع ہی ثابت ہوگا تو ہم ان رددن کی تعبیر ساتہہ
وساوس کے کرینگی اور اونکی جوابون کی تعبیر مین دفع وساوس کا کہینگے **مقصد پہلا**
وسوسہ یہہ قول اوسکا **پہلا مقولہ قایل کا** شرک بخشا نہ جاویگا جو اوسکی سزا
ہی مقرر ملیگی پہر اگر پہلی درجہ کا شرک ہی کہ آدمی جس سی کافر ہوجاتا ہی تو اوسکی سزا
یہی ہی کہ ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا اور جو اوس سے ورلی درجے کے شرک ہین اونکی سزا
جو اللہ تعالی کے ہان مقرر ہی سو پاویگا اور باقی جو گناہ ہین اونکی جو جو کچہہ سزائین اللہ
کی ہان مقرر ہین سو اللہ کے مرضی پر ہین چاہی دلوی چاہی معاف کری انتہی جماعت نے
کہا کہ یہہ جو اسمین گناہ کو تین قسم ٹہیرایا ایک شرک کفر اوسکی سزا ہمیشہ دوزخ دوسرا
غیر کفر اوسکی سزا مقرر ہی اور دونون غیر مغفور تیسری کی سزا اللہ کے مرضی پر سو یہہ بات
مخالف ہی اہل سنت کی مذہب سی کہ سوای کفر کی ساری گناہ قابل بخشش کے ہین اسلئے

دفع اس وسوسی کا یہہ ہی کہ اس ایہ کریمہ مین ان اللہ لا یغفر ان
یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء لفظ ان یشرک بہ مین تین احتمال ہین
ایک یہہ کہ مراد اس لفظ سے بطریق مجاز کی مطلق کفر ہی شرک اکبر ہو یا اور قسم کا کفر جیسے
کفر انکار کرنے سے حضرت صانع کی عزوجل مثلاً تو سب گناہ سوا کفر کی کبیرے یا صغیرے
یہان تک کہ شرک اصغر بہی نیچے یغفر ما دون ذلک کی داخل ہی دوسرا احتمال یہہ کہ شرک
اکبر مراد ہی بالخصوص یعنی شرک اصغر اس لفظ سی نکال دیا جاوے بطریق تخصیص عام کے تو
بہی شرک اصغر اور دوسرے کبیرے اور صغیرے داخل ہی نیچے مغفرت کی ہاں دون
جو بمعنی نیچے اور کمتر کی ہوگا تو کفر جو سوا شرک اکبر کے ہو اس آیت مین اوس سے تعرض
نہوا نہ عدم مغفرت کر کی نہ مغفرت کر کی اور اسمین کچہہ مضایقہ نہین اس کفر کا حکم
اور نصوص سے معلوم ہی اور جو ما دون بمعنی غیر اور سوا کی ہو تو کفر بہی داخل نیچے
یغفر کے رہا تو تخصیص کفر کے لفظ عام ما دون سی کرنے ضرور ہوگی تو مخصصات اسکے
اور نصوص ہین یہہ دو نو احتمال منشاء اعتراض کا عالم ربانی پر ہی تیسرا احتمال یہہ کہ
مراد اس سے مطلق شرک ہے اکبر ہو یا اصغر اور لفظ ما دون بمعنی تحت صند فوق کے
یعنی کمتر تو معنی یہہ ہین کہ اللہ نہین بخشتا کسی شرک کو اکبر ہو یا اصغر اور بخشتا ہے
اوسکو جو نیچے اور کمتر ہو شرک سے تو اس احتمال مین بہی اور قسم کفر کا جو سوا شرک
اکبر کے ہو تعرض نہوا اور ہی نصوص سے اسکا حکم معلوم ہوگا پر احتیاج تخصیص کے بہی نہو
تو سب صغایر اور کبایر سوائی شرک اصغر کے نیچے ما دون ذلک کے داخل رہی اور
کفر جو شرک اکبر ہو اور شرک اصغر ان یشرک بہ مین داخل رہی اور یہی مراد عالم ربانی کی ہے
اور ظاہر بہ نظر قواعد عربیہ اور اصول فقہ کی یہی احتمال ثابت ہوتا ہی واللہ تعالی اعلم تو اول دو احتمال
پہلون کو دلیل سے نکال دیتی ہین اور احتمال ثالث کو ثابت کرتے ہین

اور کہتی ہین کہ پہلا احتمال مجاز ہی کیونکہ لفظ شرک کا تو مطلق کفر کی لئی موضوع نہین
اور شرط مجاز کی یہہ ہی کہ قرینہ صارفہ حقیقت سی پایا جاوی اور یہان یہہ قرینہ صارفہ
موجود نہین کیونکہ شرک کی تو یہان معنی مراد ہو سکتی ہین جیسی کہ اگی معلوم ہوگا انشاء
اللہ تعالی تو معلوم ہوا کہ جو خیال کیا اور کسی کتاب مین معنی ان یشرک کی ان یکفر بہ
لکھی ہین سو تحقیق کی خلاف ہین اور درجہ اعتبار سی ساقط اسلئی کہ قرینہ صارفہ ارکی
معنی موضوع لہ سی اسمین نہین ہی اور وہ جو خیال مین دلیل کی ہی کہ تعبیر کفر کی ساتھہ
شرک کی کری اسلئی کہ کفر عرب کا شرک تہا تو اول تو مجاز ثابت کرلو پیچہی تخصیص تعبیر
کی وجہ بیان کرو اور یہی کہتی ہین کہ اگر مراد یہہ ہی کہ کفر عرب کا منحصر تہا شرک مین یہہ
ممنوع ہی بعضی انکار صانع سی کرتی تہی وما یہلکنا الا الدہر مظہری مین ہی کہ یہہ انکار صانع کا ہی
اور بعضی نبی سی انکار کرتی تہی شاعر ساحر مجنون کہتی تہی بعضی بعث سی انکار کرتی تہی اس مضمون کی آیتین بہت
ہین اور اگر مراد یہہ ہی کہ کفر اونکا شرک ہی تہا تو یہہ موجب خاص تعبیر کا نہین ہو سکتا
قران مجید تو فصاحت بلاغت مین اعجاز ہی اور عربی مبین پہلا ان یکفر بہ کہنی سی
کیا مانع تہا کہ کمال واضح ہوتا اپنی مراد مین اور شامل ہوتا سب افراد کفر کو تو معلوم
ہوا جہان کفر فرمایا ہی وہان کفر اور جہان شرک فرمایا وہان شرک مراد ہی
اور اسیطرح احتمال ثانی کہ تخصیص عام سی کی ہی صحیح نہین کہ یہہ تخصیص بلا مخصص سی
رہگیا احتمال ثالث وہی صحیح ہی بنظر قواعد مذکورہ کی اب بیان اسکا سنو ضربا
ضَرَبَ زَیدٌ ضَرْبًا مین مثلاً تاکید ہی اس حدث کی جو مدلول فعل کا ہی اور
نکرہ اگر حدث مدلول فعل نکرہ ہنو تو تاکید اوسکی ضربا سی کہ نکرہ ہی نہوگی اسلئی کہ جاءنی
الرجل الرجل جاءنی الرجل نفسہ وعینہ کہتی ہین اور جاء الرجل رجل و الرجل نفس و عین
بدون تعریف تاکید کی نہین کہتی کیونکہ تاکید تو افادہ مفاد کا ہی من غیر زیادۃ صرح بہ فی التلویح

اور افادہ غیر مفاد کا تاسیس ہے نہ تاکید اور جو معرفہ نکرہ ہو کی معاد ہو ثانی غیر اولی
کی ہوتا ہی اور مغایرۃ منافی تاکید کی ہی اور جس جگہہ جو معرفہ نکرہ ہو کر معاد اور
نکرہ سی وہی معرفہ مراد ہو تو وہ جگہہ تاکید سی غیر ہوتی ہی جیسی اس قول مین حق تعالی
کی انما الهکم اله واحد اور جیسی اس بیت حماسی مین صفحنا عن بنی ذهل
وقلنا القوم اخوان عسى الایام ان یرجعن قوما کالذي کانوا اور غیر
ان دو مثالون کی دیکھو نکرہ اول مثال مین جزئی اور دوسری مثال مین مفعول بہ
تو مقام تاکید کا نہین اور یہی دلالت فعل کی حدث کلی پر ہی کہ وہ مدلول نکرہ کا ہی نہ حدث
جزئی اسلئی کہ بیچ مثال جاانی زید و عمرو کی صدر الشریعۃ نی جاانی دوسرا معطوف
کی لئی مقدر کرکی کہا ہی کہ ضروری ہی یہہ کہ مجی زید کی غیر مجی عمرو کی ہی علامہ تفتازانی
نی اوس پر رد کیا اور کہا کہ تقدیر جاانی دوسرے کی حاجت نہین اسلئی کہ مجی جو مستفاد
جاانی سی ہی وہ معنی کلی ہی کہ تعلق اوسکا متعدد سی ممکن ہی لہذا علماء عربیۃ اجماع
رکہتی ہین اسپر کہ یہہ باب عطف مفرد سی ہی مفرد پر نہ قبیل عطف جملہ سی ہی جملہ پر
بالجملہ حدث جو مدلول فعل کا ہی بیچ معنی نکری کی ہی اور کلی اور یہی فعل صفت
نکری کی واقع ہوتا ہی نہ صفت معرفی کی رایت رجلا یرمی کہتی ہین اور روایت
زیدا یرمی نہین کہتی توصیف سی بلکہ کہتی ہین یرمی حال ہی زید سی نہ نعت تو فعل
نکرہ ہو گا نہ معرفہ اسلئی کہ نعت اور منعوت مین اتحاد تعریف اور تنکیر مین شرط ہے
اور یہی مقررات آیمہ عربیہ سے ہی کہ ان مصدریہ کی ساتھہ فعل بمعنی مصدر کے ہوتا
ہی جیسی اعجبنی ان تقتل زید بمعنی قتل من زید لہذا التقدیم معمول مصدر کے مصدر پر جایز
نہین رکہتی جیسی تقدیم معمول ان یقتل سے ان یقتل پر اور اسی لئی کہ فعل
بسبب دخول ان کی مصدر کی معنی مین ہوجاتا ہی اس ان کو مصدریہ کہتی ہین اور اسی

عمل مصدر منون کا شایع اور کثیر ہی بخلاف مصدر معرف باللام کے کہ اوسکا عمل قلیل ہی بسبب اسکی کہ مشابہت دونوں مین کم ہو گئی کیونکہ فعل تو نکرہ ہی اور یہہ معرف باللام معرفہ اور قران مجید لغت عرب فصیح اور بلیغ پر اور موافق محاورہ فصحا اور بلغا کی نازل ہوا ہی تو بنا بر قواعد مقررہ اور مو سنہ کی کہا جاتا ہی کہ لفظ ان یشرک بہ کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ مین بمعنی اشراکا بہ کی ہو کا نہ الاشراک کی اور اگر کسی تفاسیر مین بجای اشراکا منون کی الاشراک بہ معرف باللام مذکور ہو تو لام زاید ہو کا یا لام استغراق کا مراد ہی اور تسلیط نفی سی اسپر عموم نفی نہ نفی عموم مراد ہو گی بنظر ان قواعد مذکورہ کے اور کلام ہی محتمل ہی اسلئی کہ لیس کل جیکہ سور رفع ایجاب کلی کا ہی و اسلئی سلب کلی کی بہی مستعمل ہی صرح بہ سید الشریف فی حواشیہ علی شرح الشمسیۃ حیث قال فیہا فعلی ہذا لیس کل یحتمل سلبا کلیا اور اشراک اور شرک دو نوع ہی شرک اکبر اسکو شرک جلی بہی کہتی ہین اور شرک اصغر اسکو شرک خفی بہی کہتی ہین شرک جو دو نوع ہی ہر دو نوعون شرک سی تعبیر ساتہہ مطلق شرک کی بدون تقیید کی ساتہہ اکبر اور اصغر کے قران مجید اور حدیث شریف مین واقع ہی کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ شرک اکبر مین اور کریمہ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا شرک اصغر مین کہ عمل عبادت مین ریا ہی نازل ہوی ہی کما اتفق علیہ التفاسیر اور جو ان یشرک بمعنی اشراکا بہ کہ مفعول بہ لا یغفر کا واقع ہی تو نکرہ سیاق نفی مین واقع ہوا جیسیکہ ما ضرب زید احدا مین اور جیسیکہ اس کریمہ مین ان اللہ لا یستحیی ان یضرب مثلا - ای لا یستحیی ضرب مثل ای مثل کان اور جیسی اس آیت کریمہ مین وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب الایۃ یعنی

کسی آدمی کی حد نہین کہ اوس سے کلام کرے اللہ مگر اشارے سے یا پردے کی پیچھے الخ
اور جیسے اس آیت مین اولئک ما کان لهم ان یدخلوها الا خائفین
جمیع افراد دخول کے مراد ہین بدلیل استثنا اور جیسے اس کریمہ مین لا جناح علیکم
ان تبتغوا فضلا من ربکم سب افراد ابتغا کی ظاہر مراد ہین واللہ تعالے
اعلم اور قواعد مقررہ عربیہ اور اصول فقہ سے ہے کہ نکرہ سیاق نفی مین مفید استغراق
کا ہے خواہ اسم نکرہ ہو جیسے ما جائنی احد خواہ فعل جیسے لا اکل اول مین فرد منتشر
کی نفی ہے کہ مدلول اسم نکرہ کا ہے دوسرے مین نفی ماہیت ہے کہ مدلول فعل کا ہے نفی
جمیع افراد کی ہو جاتی ہے یہی استغراق ہے تو مدلول صریح اور ظاہر نص مذکور کا
یہہ ہے کہ اللہ تعالی نہین بخشتا کسی نوع شرک اور کسی فرد شرک کو جلی ہو یا خفی اور
بخشتا ہے وہ جو نیچے اور کمتر شرک سے ہو اور دون بمعنی تحت ضد فوق کے اور
بمعنی غیر کے ہے اور دونون معنون سے تفسیر صحیح ہے پر اوپر تقدیر معنی غیر کے
احتیاج پڑیگی طرف تخصیص کردینے اور نکال دینے اوس کفر کے جو سوا شرک کی ہے
مادون سے یعنی وہ نصوص جنسے کافرون کا مخلد فی النار ہونا ثابت ہے اون نصوص
نے اس کفر کو مادون سے نکالدیا بخلاف معنی تحت کی کہ اس تقدیر پر کفر مادون مین
داخل ہی نہین تو حاجت مخصص کی نہین تو اسلئے یہہ تفسیر اولی ہے اور عدم مغفرت
شرک خفی کی کہ نص کتاب سے بنظر قواعد مذکورہ کے مستفاد ہوتی ہے احادیث صحیحہ
مین اسکی تصریح واقع ہے جیسیکہ آگے آویگا انشاء اللہ تعالی تو تخصیص اور اخراج کرنا
مین شرک خفی اور اصغر کی اور ارادہ کرنا مین شرک اکبر اور جلی کے بالخصوص کہ خلاف
قواعد مذکورہ کی ہے نص ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ سے بے نص مخصص قطعی الدلالت
اور ثبوت جیسیکہ نص کتاب اللہ سے صاحب شرع علیہ الصلوۃ والسلام سے بروایت

صحیحہ درکار ہی اور بدون نص مخصص مذکورہ کی مومن باللہ وبالیوم الاخر کو جرات
اسپر متصور نہین اور مورد نص ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ کا جو شرک اکبر
ہی اور مورد نص ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا کا جو شرک اصغر ہی پہ یہہ
موجب ارادہ شرک اکبر کا بالخصوص کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ مین اور
موجب ارادہ کرنیکے شرک اصغر کا آیت ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا سی نہین ہو
سکتا اسلئی کہ اجماع امت کی اس قاعدہ پر ہی کہ العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص
المورد اگر یہہ قاعدہ نہو تو انقراض زمانی صحابہ رضی اللہ عنہم سی انقراض شریعت
اسلام کا لازم آتا ہی اور وہ جو بعضی تفاسیر مین پہلی آیت کی بیان مین شرک اکبر اور
دوسری آیت کی بیان مین شرک اصغر بیان کرتی ہین بدون نفی دوسری قسم کی
تو یہہ قبیل اکتفا سی ہی ساتھہ ذکر مورد کی نہ جنس سی نفی شرک اصغر سی آیت اولی
مین اور نفی شرک اکبر سی آیت ثانیہ مین نہین تو قواعد مؤسسہ اتفاقیہ عربیہ اور
شرعیہ کا ہدم لازم آویگا وہو باطل بالاجماع تعبیر قران القران مین موافق قواعد
مذکورہ کی ایسا مذکور ہی ولا یشرک جلیا خفیا بعبادۃ ربہ احدا تو جیسی اس آیۃ کریمہ
مین موافق قواعد مذکورہ کی دونو قسم شرک کی جلی اور خفی مراد ہین تو موافق انہین
قواعد مسطورہ کی اس آیت کریمہ مین ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ دونو قسم شرک
کی چاہی کہ مراد ہون اور بدون بیان فارق اگر برخلاف اصول مقررہ مذکورہ کی ارادہ شرک
جلی کا بالخصوص اور اخراج شرک خفی کا تخصیص اور اخراج بلا مخصص اور بغیر مخرج کی
ہی تو مقبول نہوگا اور دعوی اجماع اہل سنت کا اس تخصیص پر محض افترا ہی بلکہ غیر
البطلان ہین اسلئی کہ فرق درمیان مخصص اور ناسخ کی یہی ہی کہ مخصص مین اتصال
زمانی کا چاہی حقیقۃ یا حکما جیسی صورت عدم معرفت تاریخ مین اور ناسخ مین تاخر زمانی

کا تو جو اجماع زمانی نزول وحی مین حجت نہین ہی حجیت اوسکی بعد انقراض زمانی وحی کے ہی بلکہ زمانی مین نزول وحی کی اجماع منعقد ہی نہین اسلئی کہ بغیر شمول حضرت کی صلی اللہ علیہ وسلم اجماع نہوگی اور جب شمول حضرت کا ہوگا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو صرف قول حضرت کا کافی ہی صلی اللہ علیہ وسلم دوسرکی قول سے احتیاج نہین تو یہہ اجماع جو اوپر جواز عفو پر صغیرہ اور کبیرہ کی سوائی شرک جلی سے ہوگی تو یہہ اجماع ناسخ عموم نص سے ہوگی نہ مخصص اور یہہ جمہور سے نزدیک جایز نہین ہی تلویح مین ہی والجمهود على انه لا ينسخ ولا ينسخ به ضمیر بہ کی راجع ہی طرف اجماع کے اور ہدایہ مین منسوخ ہونی متعہ مین کہا ہی قد ثبت النسخ باجماع الصحابة رضی الله عنهم فتح القدیر مین کہا ہی ليست الباء للسببية فان المختار ان الاجماع لا يكون ناسخا پہر ناسخ اور حدیث ذکر کردی یا کہتی ہین ہم کہ دعوے اجماع اہل سنت کا اس تخصیص پر صحیح نہین اسلئی کہ اگر یون اجماع ہی کہ شرک اصغر بدون توبہ کی جایز العفو ہی یعنی یہہ اجماع شرک اصغر کی عفو پر بالخصوص منعقد ہی تو لاؤ ثابت کرو ہم دیکہین کیونکر ثابت کرتی ہو اور اگر یون کہو کہ اجماع اہل سنت کے ہی کہ سوا کفر کی اور گناہ صغیرے اور کبیرے جایز العفو ہین تو اس عموم مین شرک اصغر بہی آگیا تو ہم کہتی ہین کہ جایز ہی کہ یہہ عام بنظر شرک اصغر کے مخصوص البعض ہو جیسی اس سی حقوق کفار اور حقوق دواب اہل سنت کی یہان مخصوص ہین کیونکہ طریقہ عفو کا انکی اہل سنت کو موافق اصول شرع سے معلوم نہین ہوتا کیونکہ طریق فیصلہ کا درمیان مومنین سے تو یون مقرر ہی کہ حسنات ظالم سے مظلوم کو دئیے جاوینگی اور نہین تو سیئات مظلوم سے ظالم پر رکہی جاوینگی اور یون بہی ہوگا کہ اللہ تعالی اپنی فضل سے مظلوم کو بخشدے اور اوسکی دلمین رحم ڈالدی کہ مین تو

جب

بخشا گیا میرا بھائی مسلمان میری سبب سے معذب ہوتا ہی مین نی اسکو بخش دیا اویہہ
تینون صورتین کفار اور دواب مین متصور نہین کیونکہ حسنات ظالم کی اون دونون
کو مفید نہین اور سئیات دواب کی ہین نہین اور کفار کی توہین پر مظلوم کو دینا اور تخفیف
عذاب کا فرسی کرین تو یہہ ہو نہین سکتا لا یخفف عنہم العذاب کفار کی شان مین ہیہ
تو سوا تعذیب کے دوسرے صورت ہو نہین سکتی تو عام مذکور سے یہہ دو تو ظالم مخصوص
ہوگئی اور عام بہ نظر ان دونو کی مخصوص البعض ہوا تو اسی صورت سی شرک اصغر بہی
مخصوص ہو بالجملہ اجماع صورت عموم مین معترض کو مفید نہوی تو جب تک کہ اجماع
خاص عفو شرک اصغر پر ثابت کری اعتراض اوسکا بیجا ہی اور یہہ اجماع خاص ثابت
کرنی مشکل ہی اس آیہ کی تفسیر مین وَمَن یَقتُل مُؤمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهُ
جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَیهِ وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِیمًا
جلالین مین تین وجہین مذکور ہین وهذا مأول بمن یستحله او بان هذا
جزاءه ان جوزی ولا بدع فی خلف الوعید بقوله ویغفر ما
دون ذلک لمن یشاء وعن ابن عباس رضی الله عنهما انها علی
ظاهرها وانها ناسخة لغیرها من ایات المغفرة یعنی حضرت ابن عباس رض
سی یون مروی ہی کہ یہہ آیت اپنی ظاہر پر باقی ہی اور جو کوئی مومن کا عمدا قاتل ہو تو اور
آیتون سی جو اس قاتل کا احتمال مغفرت کا سمجھا جاتا ہی کہ احتمال ہی کہ اللہ تعالی اسکو
بخش دی تو اور آیتین کہ قاتل مذکور کے حق مین مغفرت کی ہین اس آیت سی منسوخ ہو
گئین ہین تو دیکہو قتل مومن کا بغیر استحلال کے نہ کفر ہی نہ شرک اگر با وجود اسکی حضرت
عبد اللہ بن عباس رض کی پاس اوسکے بخشش اور عفو نہین اور ما دون ذلک سے
مخصوص ہی اور خارج تو موافق معتزلہ کی ہوا معہذا کوئی عالم حضرت ابن عباس کو

الی

رضی اللہ عنہا نہیں کہتا کہ اہل سنت سے خارج ہوئے یا یوں کہے کہ معتزلہ کے برابر ہوئے
تو عالم ربانی جو بنظر قواعد مقررہ اہل سنت کی فرماتے ہیں کہ ظاہر اور صریح اس آیت
سے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الایۃ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونو قسم شرک
کی مغفور نہیں تو کیونکر نسبت خروج کی اہل سنت سے اور نسبت دخول کی معتزلہ
میں اونکی طرف صحیح ہوگی تو یہہ دونو نسبتیں توصریح جہالت اور ضلالت ہیہے
ہو نص کتاب اللہ سے بنظر اور بحکم قواعد معتبرہ عربیہ اور شرعیہ کے جو موافق
اہل سنت کی ہیں عدم مغفرت دونوں قسم شرک کی دریافت ہوئی اب عدم مغفرت
شرک اصغر کی سنت سے سنا چاہیے تو پہلے ذکر کریں احادیث کی یہہ بھی جان لیا
چاہیے کہ عدم عفو اور عدم مغفرت کو مواخذہ لازم ہے لیکن مواخذہ اور سزا منحصر
اسمیں نہیں کہ دخول نار سے ہو بلکہ ہر مصیبت جو پہنچتی ہے وہ سزائے عمل بد ہے
جیسے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم
ویعفو عن کثیر تو ماکسبت میں شرک اصغر بھی داخل ہے البتہ سزائے کفر باوجود
اور انواع سزا کی خلود نار ہی ہوگا ایک مرتبہ چراغ بی بی عائشہ صدیقہ کا گل ہو
گیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان مبارک سے کہا انا للہ وانا
الیہ راجعون بی بی صاحبہ نے اوسکو مصیبت سمجھنے کی تعجب کیا آپنے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرمایا کہ جو امر مومن کو پہنچے اور وہ موجب ناخوشی کا اسکو ہوئے تو وہ اوسکی
مصیبت ہے تو دیکھو جو شرک اصغر یعنی ریا جو موجب حبط عمل یا نقصان ثواب کا ہوگا
جیسے آگے آتا ہے تو وہ موجب ناخوشی مومن کا ہوگا بے شک تو یہہ اوسکی مصیبت ہوئے
اور مصیبت کو اللہ تعالی نے سزائے عمل فرمایا ہے تو ریا پر جو شرک اصغر ہے مواخذہ ثابت
ہوا تو عدم مغفرت بھی اوسکی ثابت ہوئی اب سنو تفسیر مظہری میں بیچ اس آیت

کریمہ کی ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا مذکور ہی عن محمود بن لبید ان
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اخوف ما اخاف
علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر
قال الریاء رواہ احمد وعن ابی ہریرۃ رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتقوا الشرک الاصغر قالوا وما
الشرک الاصغر قال الریا ان دونو حدیثون سی ثابت ہوا کہ شرک اصغر ریا ہی
وعن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل
عملا واشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا
بری منہ ھو للذی عملہ رواہ مسلم وعن شداد بن اوس رض
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی یرائی
فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی
فقد اشرک رواہ احمد دیکھو یہان تین جگہہ ریائی کو شرک فرمایا بغیر قید اصغر
کی تو بہلا ان یشرک بہ میں شرک اصغر کیون نہین داخل ہوگا اس حدیث سی معلوم
ہوا کہ نماز اور روزہ اور صدقہ دینا ریا سے بھی شرک ہوتا ہی وعن انس رض
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوتی یوم
القیمۃ بصحف مختمۃ فتنصب بین یدی اللہ فیقول القوا ہذہ
واقبلوا ہذہ فیقول الملئکۃ وعزتک ما کتبنا الا ما عمل فیقول
ہذا کان لغیر وجہی وانی لا اقبل الیوم الا ما ابتغی بہ وجہی
وعن شہر بن عطیہ قال یوتی بالرجل یوم القیمۃ للحساب

وفی صحیفۃ امثال الجبال من الحسنات فیقول رب العزۃ
تبارک وتعالی صلیت یوم کذا لیقال صلی فلان انا اللہ لا الہ
الا انا لی الدین الخالص وصمت یوم کذا لیقال صام فلان
انا اللہ لا الہ الا انا لی الدین الخالص فما یزال یمحی شی بعد
شیٔ فیقول ملکاہ لغیر اللہ کنت تعمل **وعن** شداد بن
اوس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان اللہ تبارک وتعالی یجمع الاولین والآخرین ببقیع واحد
ینفذہم البصر ویسمعہم الداعی فیقول انا خیر شریک فکل
عمل لی فی دار الدنیا کان فیہ شریک فانا ادعہ الیوم
لشریکی ولا اقبل الیوم الا خالصا رواہ الاصبہانی انتہی
مع الاختصار طریقۂ محمدیہ میں ہی دیناً عن جبلۃ الیحصبی رض عن
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ان المرائی ینادی یوم
القیمۃ یا فاجر یا غادر یا کافر یا خاسر ضل عملک وحبط
اجرک اذہب فخذ اجرک ممن کنت تعمل لہ غور چاہیے کرنا کہ جب وقت
یہہ ندا مثین ریائی کو ہوئیگی حضور صاحبو یا کافر اوسکو کہا جاویگا تو کیا ذلت اور رسوائی
اوسکو حاصل ہوگی اور کیا خوف اوسکی دل پر مستولی ہوگا آیا یہہ مغفرت ہی یا عقوبت
ان حدیثوں سی معلوم ہوا کہ شرک اصغر یعنی ریا موجب حبط عمل کا ہی جیسی شرک اکبر
اور کفر فرق اس قدر ہی کہ کفر اور شرک اکبر موجب حبط سب حسنات کا ہی اور شرک
اصغر سبب حبط اوس عمل کا ہی جسمین وہ شرک اصغر واقع ہوا تو یہہ حبط عمل کا بھی ہو
ہوا اور قرآن و سنت سی بھی ثابت ہوا کہ شرک اصغر مغفو اور مغفور نہو کا عالم ریا

قال علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح عین العلم فی الباب الاول فی شرح منیۃ وقت القلوب فی الورود ... قال السری فی التحیۃ ... ان کان فیہ ... الناس ... ترکہ لاجل الطمع ... ریا ... واحل ... انتہی کلامہ ... نظر ... الی ... الرحمن ... سراج ... محمد ... المفتقر ... عفی عنہ ...

بی تو نہیں فرمایا کہ شرک اصغر میں مواخذہ دخول نار سے ہی ہوگا بلکہ فرمایا ہے کہ شرک
اصغر میں تو سزا ہوگی ہر وجہ سے جو ہو البتہ شرک اکبر کے سزا خلود نار ہے اور سوا اسکی
اور بھی اگر کوئی کہی کہ وعدے سب واقع ہونے والی ہیں اور وعید بعضی واقع نہوگی
حالانکہ خبر دونو کی ایک ہی طرح سے ہے تو علمانے اسکی کئی جواب دئیے ایک یہہ کہ خلف
وعدیکا عیب ہے اور وعید کا نہیں بلکہ کرم اور فضل گنا جاتا ہے اور حدیث مستند مرفوع
انس بن مالک سے بھی اس مضمون میں مروی ہے عقاید جلالی میں ہے انس بن مالک سے کہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال من وعدہ اللہ تعالی
علی عملہ ثوابا فہو منجز لہ ومن اوعدہ علی عملہ عقابا فہو
بالخیار انتہی مع الاختصار اور یہہ بھی اسمیں ہے کہ یحیی بن معاذ نے کہا ہے
کہ وعدہ حق العبد ہے ومن اوفی بالوفاء من اللہ تعالی اور وعید حق حق تعالی
کا ہے چاہے بخشی چاہے عذاب کرے لیکن توقع مغفرت کی بہت ہے اسلیے کہ وہ غفور ہے رحیم
ہے کریم ہے عز وجل لیکن محققین کے نزدیک یہہ دونو وجہیں پسند نہیں کیونکہ اسمیں تبدیل
قول کی ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے ما یبدل القول لدی پہر کہا کہ یہہ نصوص وعید کے
یا انشا ہے تہدید ہیں تو تبدیل قول کی نہوگی کیونکہ تبدیل قول کی اوپر تقدیر اخبار کے ہوتی
ہے یا یہہ کہ نصوص وعید سے مراد استحقاق ہے مضمون وعید کا نہ وقوع جیسے اس
نص میں اشارہ بھی نکلتا ہے فجزاءہ جہنم لا یہ یعنی جزا اوسکی یہہ ہے واقع ہو
یا اپنی کرم سے عفو فرماوین یا یہہ کہ مراد تو ان نصوص سے وقوع ہے نہ استحقاق فقط
پر یہہ وعیدات مقید ہیں ساتھہ ان جوزی کی یا ان لم یغفر کے مثلا تو جایز ہے کہ احادیث
وعید ریا کی بھی ایسی ہی ہوں تو جواب اس اعتراض کا یہہ ہے کہ یہہ تینوں وجہیں سب نصوص
وعید میں نہیں چلتیں خصوصا جو حدیثیں ریا کی ہیں کیونکہ انمیں تو قیامت کا احوال بھی مذکور

ہی تو انشا کیونکر ہو سکی اور بعضی کلام کو انشا کہین اور بعضی کو اخبار باوجود ہونی
دونون کلامون کو ایک ہی نسق پر تو یہہ افصح عرب اور عجم کے کلام مین نہین کہا
جاتا اور ایسی ہے توجیہ استحقاق کے کہ واقع نہو یا مقید ہونا ساتھہ شرط مذکور کے یعنی
ان جوزی یا ان لم یغفر کی مثلا خصوصا اون حدیثون مین جنمین لفظ انا اغنی الشرکاء
عن الشرک یا انا خیر شریک ہی اسلئے کہ مراد استحقاق وعید کا اگر ہو اور وعید واقع
نہو یا یہہ کہ وقوع تو مراد تہا پر مشروط تہا ساتھہ عدم عفو کی تو جو عفو ہوا تو شرط
نپائی گئی تو وعید پایگیا تو ہم کہتی ہین کہ یہہ کہنا صحیح نہین اسلئے کہ اللہ تعالی نے اپنی
ذات پاک کو اغنی اور خیر شریک سی اس عمل مین فرمایا ہی جیسی وہ سب ماسوا سی اغنی
اور خیر ہی تو اگر یہہ وعید واقع نہو تو وہ عمل ریا کا قبول ہو تو ذات پاک پر عز وجل
اوس شریک سی اغنی اور خیر ہونا صادق نہوا العیاذ باللہ تعالی تو معلوم ہوا کہ یہہ
حبط عمل ریا اگر توبہ نہو تو ضرور واقع ہوگا تو مغفور نہوا اور مراد عالم ربانی کی ثابت
ہوئی واللہ تعالی اعلم بالصواب پہر اگر کوئی کہی کہ احادیث مذکورہ سے تو عدم مغفرت
ایک شرک اصغر کے جو ریا ہی ثابت ہوئی شرک اصغر کے تو اور بہی اقسام مین اونکی
مغفرت کا نہونا ان حدیثون سی ثابت نہوا تو دعوی عالم ربانی کا جو عام تہا ثابت
نہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ جب جمیع اقسام اور افراد شرک اصغر کے مغفور نہوتا اونکا
نص کتاب اللہ سے ثابت ہو چکا جیسی کہ مذکور ہوا پہر ان حدیثون سی اور اقسام کا حکم
عدم مغفرت کا اگر ثابت نہوا تو عالم ربانی کی مطلب کو مضر نہین کیونکہ دلیل اقوی سے
تو ثابت ہو چکا ہی اگر ان حدیثون سی ثابت نہوا تو کچہہ مضایقہ نہین پہر بہی یہہ قول ہو سکا
کہ اہل سنت کی مذہب مین سوائے کفر کے سارے گناہ قابل بخشش کے ہین یہہ کلیہ ان ریا کے
حدیثون سی باطل ہو گیا اب سنا چاہی یہہ جو ترجمہ ان سفی معنی آیت کریمہ کے بیان کئی

سو موافق قواعد اور اصول شرع اور عربیہ کے ہین جیسا کہ معلوم ہو چکا پھر اگر یہہ
مراد حضرت رب العالمین جل وعلا کی ہی تو فہو المراد والحمد للہ علی ذلک اور اگر اسکی
خلاف مراد ہو تو آمنا وصدقنا بہ **قول موسوسکا** اور ملتی ہوی ہی معتزلہ کے
ایک فرقہ گمراہ سے تفسیر عزیزی مین بیان کیا کہ خارجی اور معتزلہ مرتکب کبیرہ کے
وعید کو قطعی دایمی کہتی ہین اور کہا و بعضی از ایشان وعید قطعی منقطع را برای
او ثابت می کنند ومیگویند کہ او شایان عفو نداند البتہ معذب خواہد شد اما عذاب او
منقطع خواہد شد وآخرہا بہ بہشت خواہد رفت و ہمین است مذہب بشر مریسی وخالدی
دیگر جاہلان بی وقوف انتہی **دفع اس وسوسہ کا یہہ ہے** کہ خارجی اور معتزلے وعید
مرتکب کبیرہ کو ساتھ دخول نار کے قطعی دایمی کہتی ہین اور عالم ربانی نہ ہر مرتکب کبیرہ
کو کہتی ہین بلکہ صرف شرک اصغر کو اور نہ ضرور دخول نار کے قایل ہین بلکہ ہر طرح سے
کہ سزا ہو تو بات عالم ربانی کے انسی ملتی ہوی نہوی اور مریسی اور خالدی جو قطع
منقطع کہتی ہین تو اسی دخول نار کو کہتی ہین کہ منقطع ہو جایگا اور عالم ربانی محقق
وعید شرک اصغر کا ساتھ دخول نار کے قطعی نہین کہتی بلکہ یہہ کہتی ہین کہ اس
آیت سے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الآیہ عدم مغفرت شرک اصغر کے ثابت
ہوتی ہے پر جو سزا کہ اللہ کے ہان مقرر ہے سو پاویگا یعنی یہہ ضرور نہین کہ دوزخ
ہی اسکی سزا ہو چہ جائی کہ مخلد ہو یا منقطع بلکہ ہو سکتا ہی کہ دنیا یا برزخ مین اسکی
سزا ہو اور آخرت مین پاک ہو جاوے یا آخرت مین ہو تو سوا نار کے اور طرح سے ہو
یا نار سے ہو بغیر خلود لیکن یہہ نار سے قطعی اور ضرور نہین پھر دیکھو جو آخرت مین پھر ملکوتی ہے
سے سزا ضرور کہتی ہین او انسی یہہ بات ملتی ہوی نہوی اور اصل بات تو یہہ ہی کہ جو بات

بلا

دلیل صحیح سی ثابت ہوا سیمین اگر اور کوئی فرقہ گمراہ ملتا ہو تو کچھہ مضایقہ نہین کیونکہ وہ فرقہ تو اس بات مین گمراہ نہین اور باتونمین گمراہ ہی جیسی حسن اور قبح عقلی مین معتزلہ ماتریدیہ اور صوفیہ سے ملتی ہوی ہین اور جیسی یہہ موسوس اور اسکی شیعی مجتہد ماتریدیہ سی ملتی ہوی ہین ثبوت حرمت مصاہرہ مین بسبب زنا کی خلافاً للاشعریہ بلکہ اگر تتبع کرو تو کوئی فرقہ اہل قبلہ سیے ایسا نہین کہ کسی بات مین اہل حق سی ملتا ہوا نہو *

دوسرا وسوسہ قول اوسکا دوسرا مقولہ اوسکی مثال

یہہ ہی کہ بادشاہ کی تقصیرین اوسکی رعیت جتنی کرین جیسی چوری وغیرہ چاہی تو پکڑی چاہی معاف کریے اور ایک تقصیرین اس ڈہب سیکے ہین جسمین بغاوت نکلتی ہی یہہ تقصیرین سب تقصیرون سی بڑی ہین اوسکی سزا ہی مقرر اسکو پہنچتی ہیے اور جو بادشاہ اوس سے غفلت کرے اور ایسون کو سزا نہ دی اوسکی بادشاہت مین قصور ہیے چنانچہ عقلمند لوگ ایسی بادشاہون کو بیغیرت کہتی ہین سو اوس مالک الملک شہنشاہ غیور سے ڈرا چاہی کہ بڑی سرکار زور رکہتا ہی اور ویسی ہیے غیرت سو وہ مشرکون سے کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نہ دیگا انتہی ملخصاً جماعت نی کہا کہ یہہ جو اللہ تعالی کی مثال دیے بادشاہ سیے اور سزا نہ دینی مین بادشاہت کا قصور اور عقلمند لوگون کا بیغیرت کہنا ٹہیرایا اگر اللہ تعالی کو کہا کہ مشرکون سی کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نہ دیگا سو یہہ بات مخالف ہیے مذہب اہل سنت کی کہ اللہ تعالی سے کوئی فعل قبیح نہ اوسپر کچھہ واجب **یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید لا یسال عما یفعل وهم یسئلون** **وفع اس وسوسیکا یہہ ہے** کہ یہہ موسوس تو اتنی اوندہی موہنہ گرا یہہ تو مسایل دین سی کچھہ واقف نہین وسوسہ مسلمانون سیکہ دلینیٹ (؟) اکثر کچھہ لوگون کو اپنی بیدینی

بین شریک کرلیا سوا اس وسوسیکا دفع کرنا واجب ہوا یہہ جو لکھتا ہی کہ یہہ بات
مخالف ہی مذہب اہل سنت کے یہہ جھوٹ ہای جمہور اور سواد اعظم اہل سنت کی مذہب کے
موافق ہی اگرچہ جماعت قلیلہ کی مخالف ہی مطلب عالم ربانی کا اس تمثیل اور ضرب المثل
سی یہہ ہی کہ حسن اور قبیح موافق مذہب سواد اعظم اس امت کی جو صوفیہ کرام اور ماتریدیہ
ہین عقلی ہے اور معتزلہ بہی اوسکی قایل ہین جیسی کہ آتا ہی اور عفو شرک سبب باوجود
قدرت کی انتقام پر قبیح عقلی اور بی غیرتی ہی جو برلی سسرے کا زور آور اور غیور ہو
یعنی اللہ تعالی تو اوس سے عفو اشراک کا نہایت قبیح ہوگا اور افعال الہی قبیح
سی منزہ ہین یعنی باوجود قدرت کی لا یفعل القبیح تو عفو اشراک کا عقلا ہی واقع
نہوگا جیسی معرفت صانع کے اور توحید اور صفات کمالی اوسکی ان پر شرع موقوف
ہی اور یہہ عقلی ہین شرعی نہین یعنی موقوف اوپر شرع کی نہین تو دور لازم آویے
کما ذکر فی علم الکلام والاصول طریقہ محمدیہ اور اوسکی شرح مین یہہ عبارت ہی واللہ
تعالی لا یغفر ان یشرک بہ لان الاشراک غیر قابل للمغفرۃ اصلا
لنص القرآن وھل یقبلہ عقلا او خلاف قال الاشعری نعم
یدل لہ قول عیسی علیہ السلام وان تغفر لہم الایۃ وقال
الماتریدی لا لان ذنبہ یمنع التکفیر عن السیات یعنی ہرگاہ شرک
اوس مرتبہ مین قبیح اور خبیث اور ناپاک ہے کہ مانع ہی عفو اور سیئات کا پہر آپ
قابلیت عفو کی رکہتا ہوگا از روی عقل کے اور اکارت کردینی والا اور حسنات کا
جیسی گندگی موجب تنفر کے ہی اور طعام سے جو اوسمین پڑجاوے تو پہر وہ آپ
گندگی کیونکر موجب نفرت کی نہوگی یہہ بات تو ہر عقل والا سمجہتا ہی **سوال**
اگر کوئی کہی کہ شرح طریقہ محمدیہ سے معلوم ہوا کہ مراد شرک سی آیت مین شرک

اکبر ہے اس لئی کہ مانع تکفیر سیئات کا بہی شرک اکبر ہی نہ شرک اصغر جواب
نہیں مانتی ہم کہ مانع تکفیر کا شرک اصغر نہیں بلکہ یہہ بہی مانع ہی تکفیر کا فرق اس
قدر ہی کہ شرک اکبر سب سیئات کی تکفیر کا مانع ہے اور شرک اصغر اوسی فعل
کے تکفیر کا مانع ہی جس فعل مین یہہ شرک اصغر واقع ہا سوا فرقا بین الاکبر والاصغر
جیسی ریا کہ حدیثون سی معلوم ہوا کہ جس فعل مین ریا واقع ہو وہ فعل حبط اور اکارت
ہی اور ریا شرک اصغر ہے موافق حدیث کی اور بہی کہتے ہین ہم بر تقدیر تسلیم کہ قول
صاحب طریقہ محمدیہ کا مخصص عموم نص کا تو نہین ہوسکتا غایت مافی الباب یہہ کہ
دلیل مذکور شرک اکبر کے ساتہہ خاص ہوگی تو دلیل جو شامل شرک اصغر کو ہی
کہ مغفرت مطلق شرک کی قبیح عقلی ہے اور قبح عقلی سے تنزہہ واجب تعالی کیے
ضروری اب سنو کہ یہہ مسئلہ فرع ہے حسن اور قبح کا جو حسن اور قبح شرعی کہتی
ہین وہ عقلا شرک کو قابل عفو کی جائز رکہتی ہین جیسی اشعریہ اور جو عقلی کہتی ہین
وعقلا بہی عفو شرک جائز نہین کہتی جیسی ماتریدیہ اور صوفیہ کرام اور معتزلی مسلم
اور اسکی شرح مین ہے فعند الاشاعرة التابعين للشيخ ابي الحسن
الاشعري المعدودين من جملة اهل السنة والجماعة ايضا
شرعي ان يجعله متصفا اياهما فقط لا غير من غير حكمة
وصلوح للعقل فما امر به الشارع حسن وما نهى عنه قبيح و
لو انعكس الامر اي امر الشارع انعكس الامر اي امر الحسن والقبح
فيصير ما كان حسنا قبيحا وبالعكس وعندنا معشر الماتريدية
والصوفية الكرام من معظم اهل السنة والجماعة وعند
المعتزلة عقلي اي لا يتوقف على الشرع لكن عندنا من متاخرينا

الماتريدية لا يستلزم ضد الحسن والقبح حكما من الله تعالى
في العبد بل يصير موجبا لاستحقاق الحكم من الحكيم الذي
لا يرجح المرجوح فالحاكم هو الله تعالى والكاشف هو الشرع فما
لم يحكم الله تعالى بارسال الرسل وانزال الخطاب ليس هناك
حكم اصلا فلا يعاقب بترك الاحكام في زمان الفترة ومن
ههنا اشترطوا بلوغ الدعوة في تعلق التكليف فالكافر الذي
لم يبلغه الدعوة غير مكلف بالايمان ولا يواخذ بكفره في
الاخرة وهذا الذي بخلاف راي المعتزلة والامامية من
الروافض خذلهم الله تعالى والكرامية والبراهمة فانه
اي كلا من الحسن والقبح عندهم يوجب الحكم من الله اذ هو
الحاكم لا غير فلولا الشرع بما هو شرع بان فرض عدم ارسال
الرسل وكانت الافعال بايجاد الله تعالى لوجبت الاحكام
على حسب ما فصل الان في الشريعة الحقة الى اخره اشاعره کے
حق مین معدود اہل سنت سی کہا اور ماتریدیہ اور صوفیہ کو معظم اہل سنت کی کہا آ
اور بیوقوفی اور جہل اسکا یہہ ہے کہ اگرچہ باطن مین تو رافضی اثنا عشری ہی پر تقیہ
کے رو سے تو اپنی تئین حنفی قرار دیا ہی نماز و روزہ حنفیون کے طرح کرتا ہی سو یہہ بیوقوف
اتنا نہ سمجھا کہ ماتریدی کے عقاید کے تو یہہ بات مخالف نہین ہے اصل بات یہہ ہے
کہ اپنی رفض کے مسئلے تو خوب جانتا ہی اور ہمارے یہان کے مسئلے اوپر سے لی یہا کتنا
ہی آدہی بات سمجہتا ہے نہ ساری چنانچہ یہان بیان ہوا اور اگلی بہی کہا جاویگا اور
اس موسوس نے یہہ جو کہا کہ اللہ تعالی سے نہ کوئی فعل قبیح نہ اور نہ کچہہ واجب

یہہ بھی اسکی جہالت پر دلیل ہے اول مسئلہ مین تو موہنہ تک سانذا اور دوسرے مین کچھہ تفصیل ہے یہہ عبارت کہ اللہ تعالی سے نہ کوی فعل قبیح اسکی دو معنی ہین ایک یہہ کہ جو فعل واقع ہوا یا ہوگا وہ قبیح سے دور ہے تو یہہ معنی حق ہین پر موسوس کو کچھہ مفید نہین کیونکہ شرک کی مغفرت تو واقع نہوگی تاکہ بعد وقوع کے کہا جاوی کہ یہہ قبیح نہین اور اس معنی مین تو نفی قبح کے افعال واقعہ ہی سی ہی دوسرے معنی یہہ کہ جو فعل عبادسی ہو تو وہ قبیح ہو اور جو اللہ تعالے سی وہ واقع ہو تو قبیح نہو اس لئی کہ فعل قبیح تو اللہ تعالی سے متصور ہے نہین جیسی مغفرت شرک کی کہ جو بادشاہ اپنی شریک اور شریک والون کو معاف کری اور درگذر کری تو یہہ قبیح ہی اور اگر اللہ تعالی درگذر فرماوے اور مغفرت کری تو قبیح نہین اسلئی کہ اللہ تعالی سے کوی فعل قبیح متصور نہین شرح عقاید جلالی مین یون ہی *
اجمع الامة علی الله تعالی لا یفعل القبیح لکن الاشاعرة ذهبوا الی انه لا یتصور منه القبیح لان الحسن والقبح العقلیین منفیان والشرعیین لا تعلق لهما بافعاله تعالی تو یہہ دوسرے معنی اگر اتفاقی اجماعی ہوتی یا قول سواد اعظم کا یا تحقیق تو صحیح ہوتی اور عالم ربانی پر اعتراض ہوتا پر یہہ معنی نہ اتفاقی اجماعی اور نہ تحقیق اور نہ قول سواد اعظم امت مرحومہ کا بلکہ صرف قول اشاعرہ کا ہی مقابل تمام امت کی مبنی حسن اور قبح شرعی پر کہ شرع نے جسکو حسن کہا وہ حسن اور جسکو قبیح کہا وہ قبیح ہوا اگر عکس کرتا تو عکس ہوتا اور قول باقی تمام امت کا یہہ ہی کہ لا یفعل القبیح وان کان یتصور منه القبیح یعنی مثلا مغفرت کفر کی جو قبیح ہے اسپر قدرت ہی چاہی تو مغفرت کردی پر جو قبیح ہے نکری کا گو متصور اور مقدور ہے تو ہم کہتی ہین کہ یہہ شرعی ہونا باطل ہی اس لئی کہ اسسا

تقدیر پر لازم آتا ہی کہ کوئی فعل اللہ تعالی کا جیسی قبیح نہین ہو سکتا حسن بہی نہو سکی
امر ہی کہ شرع متعلق ہی افعال عبادسی حسن اور قبیح مین افعال عباد تابع شرع کے
ہین شرع متعلق فعل الہی سے نہین اور نہ افعال الہی تابع شرع کے کہ جو شرع
حسن کریے تو حسن ہون اسلئی کہ شارع تو خود ذات پاک اللہ تعالی کی ہی شرع اوسی
کی طرف سی ہی اللہ تعالی کا اپنی افعال مین تابع شرع کی ہونا متصور نہین اور حال یہہ ہے
افعال اللہ تعالی کی سب حسن ہین ہمیشہ بالاتفاق جیسی شرح عقاید جلالی مین ہی و فعل
اللہ تعالی حسن ابدا بالاتفاق اسکی جواب مین اشاعرہ کہتی ہین کہ معنی الحسن
ما حسنہ الشرع کی یہہ ہین کہ نہی شرعی تحریما یا تنزیہا اوسپر وارد نہین جیسی فعل اللہ
تعالی کا اور واجب اور مندوب اور مباح سو انمین ہی القبیح ما نہی عنہ شرعا و
الحسن بخلافہ اس جواب کی دفع مین یہہ بیچمدان کہتا ہی کہ ظاہر التقابل حسن اور قبیح
مین تقابل تضاد ہی جیسی مسلم کے عبارت سی معلوم ہوا تو حسن اور قبیح شرعی کی تقدیر
پر حسن بمعنی ما ورد بہ الامر شرعا ہوگا جیسی قبیح بمعنی ما نہی عنہ شرعا جیسی مسلم مین مذکور
ہوا تو اس تقدیر پر افعال الہی مین حسن متصور نہوا کیونکہ افعال الہی تو ما ورد بہ الامر
نہین حال آنکہ سب افعال الہی حسن بالاتفاق ہین اور جو معنی اشاعرہ نی حسن کے جواب
مین کہی تو اون معنی پر تقابل انمین ایجاب سلب کا یا عدم ملکہ کا ہوگا اول یعنی ایجاب سلب
کا تقابل تو نہین اسلئی کہ واسطہ پایا جاتا ہی فعل بہایم نہ حسن نہ قبیح سو افعل بہایم سے بہت
چیزین نہ حسن نہ قبیح اور ایجاب سلب مین واسطہ نہین ہوتا پس تقابل عدم ملکہ کا ہوگا لیکن
اس تقابل مین شرط ہی کہ محل عدمی کے شان سی اتصاف ساتھہ وجودی کے ہو تو جو افعال
الہی حسن ہین اس معنی کر تو اونکی شان سی قبیح ہونا بہی ہو سکی لیکن اشاعرہ کے نزدیک قبیح افعال
الہی مین متصور ہی نہین چہ جای امکان اور صلاحیت اور یہی معنی قبیح کے جب ما نہی عنہ

شرعا

شرعا ہوئی تو شان افعال الٰہی سی کہ حسن میں یہہ ہو کہ منہی عنہ ہی ہو سکیں حال
الکہ نہی متعلق نہیں ہوتی بلکہ افعال عباد سی اصلی کہ نہی اور امر شرعی کو مخلصی نہیں
خطاب اللہ سی کہ متعلق ہو افعال عباد سی باعتبار اقتضا اور تخییر کے جیسی اقیموا الصلوٰۃ
ولا تقتلوا اولادکم اس دفع جواب کی دفع میں اشاعرہ کی طرف سی اگر کوئی کہی کہ
شان محل عدمی سی موصوف ہونا ساتھہ وجودی کی تو شرط اس تقابل کی بلا شبہہ ہے
پر اس محل کا موصوف لشخصہ ہونا ضرور نہیں خواہ وہ محل عدمی لشخصہ اوسکی شان
سی موصوف ہونا یا اوسکی نوع یا جنس قریب یا جنس بعید کے شان سے اتصاف
ساتھہ وجودی کی ہو اور یہہ بات فعل الٰہی میں پائی جاتی ہی کیونکہ افعال مکلفین کے
تو بعضی قبیح ہوتی ہیں اور اونپر نہی وارد ہی اور یہہ افعال عباد افعال الٰہی کے
مماثل ہیں یا مجانس تو شان نوع یا جنس فعل الٰہی کے سی اتصاف ساتھہ قبح کے ہوا اور
شرط اس تقابل کی پائی گئی تو ہم اس دفع جواب کی دفع کے دفع میں کہینگی یعنی یہہ دفع
جواب اشاعرہ کا راست کرینگی اور جواب کو اونکی بگاڑینگی اور حسن اور قبح شرعی کو
باطل کرینگی اور کہیں گے کہ جیسی اللہ تعالی کی ذات کا نہ کوئی مماثل نہ مجانس اسیطرح
سی اوسکی صفت کی کسیکی صفت نہ مماثل نہ مجانس مثلا صفت علم الٰہی اور صفت علم ممکن
مشترک لفظی ہیں اور معنون میں باہم صرف متباین صفت علم الٰہی بسیط اور قدیم ہے
اور صفت علم ممکنات مرکب جنس اور فصل سے حادث داخل تحت مقولہ کیف کی علی ہذا
القیاس اور صفات اسیطرح سی افعال الٰہی سی افعال عباد نہ مماثل نہ مجانس افعال عباد
مقولہ فعل سی ہیں کہ جسمیں تدریج ہا خود ہی فعل الٰہی مبرا تدریج سی تدریج تو اوسکے
فعل میں ہو جو زمانی ہو زمانہ اوسپر جاری ہو حضرت واجب الوجود جل وعلا نہ زمانی اور
زمانہ اوسپر جاری ہے الا انہ بکل شیٔ محیط المحصل نہ شان فعل الٰہی سے بالخصوص

انصاف قبح کا نہ اسکا کوئی تماثل نہ مجانس کہ اوسکی شان سی انصاف قبح سے ہو تو شرط
اس تقابل کے فوت ہوئی تو یہہ تقابل بسبب فوت ہوا اذا فات الشرط فات المشروط
پس نہ ہا مگر تقابل تضاد کا پس اگر حسن اور قبح شرعی ہو تو حسن بمعنی با امر بہ الشارع ہو گا
جیسی مسلم مین ہی اور ظاہر ہے کہ کوئی فعل الہی با امر بہ الشارع نہین تو حسن بہی نہو گا
تو اب حسن اور قبح شرعی نہوا بلکہ عقلی ہوا یعنی غیر موقوف شرع پر جیسی یہہ مذہب ماتریدیہ
اور صوفیہ کرام کا ہی کہ وہ سواد اعظم امت مرحومہ کے ہین جیسی کہ مذکور ہو چکا شیعی
اور معتزلی بہی اس قدر اس مسئلہ مین شریک ہین اور کچہہ مخالف جیسی شرح مسلم سے
معلوم ہوا اور ایک دلیل ابطال حسن اور قبح شرعی پر ذکر کرتی ہین اگر یہہ دونو شرعی
ہون تو ارسال رسل حق مین عباد کے بلا اور فتنہ اور زحمت ہو جاوی نہ رحمت اسلئی
کہ عباد قبل ارسال کے رفاہ مین تہی اپنی کسی مستلذات مین مستحق مواخذہ کے نہین
تہی پہر بعد آنی رسولون کے بسبب بعضی اپنی فعلون کے لائق عذاب ابدی کے ہو گئی
پس ارسال رسل میں تو تنگی عباد پر اور تعذیب اونکی ہوئی تو یہہ ارسال رسل بلا اور فتنہ
اور زحمت ہو گئی نہ رحمت و ہذا خلف اس لئی کہ اللہ تعالی ارسال رسل سی اپنی منت عباد
پر رکہتا ہی قران مجید میں اگر مقام غریب نہوتا تو بہت تحقیق کی جاتی اب جان لو کہ شرک
تو غایت قبح عقلی ہے تو جیسی قابل مغفرت کا شرعا نہین ایسی ہے عقلا بہی قابل
مغفرت کی نہین اب ظاہر ہوا انجکال طہور کہ دوسرے معنی عبارت موسوس کے جو اوسکی
اصلی مفید ہو نیکا اوس مین شبہہ تہا اگرچہ فی الحقیقت مفید اوسکو نہ تہی کیونکہ اسمین
تو اختلاف تہا نہ اجماعی نہ موافق سواد اعظم کے نہ محقق تو یہہ دوسرے معنی صحیح نہین
محقق وہی مذہب سواد اعظم کا ہی یعنی حسن و قبح عقلی موافق قول عالم ربانی کی پس
اعتراض عالم ربانی پر یہہ وسوسہ خناس تہا کہ جڑ سے اوکہڑ گیا اور ضرب المثل کہاوت

مذکور کرنے شرک کی ساتھہ غفلت کرنے بادشاہ کی اپنی شرک اور شرک والون سی بیجا اور
موقع سی ہوگی اور یہہ جو موسوس نے کہا کہ اللہ پر نہ کچھہ واجب ہو یہہ تو صحیح ہی پر عالم ربانی
نے کہا کہ تعذیب شرک کی اللہ تعالی پر واجب ہے کہ یہہ نفی اوسکی کرتا ہی عالم ربانی کا
مطلب یہہ ہی کہ شرک پرلی درجہکا قبیح ہے نہ قابل عفو شرعا نہ عقلا جیسی کہ مذہب ماتریدیہ
اور سواد اعظم کا ہی تو عفو شرک سے قبیح عقلی ہوی اور اللہ تعالی پرلی درجہکا حکیم اور غیور
وہ کبھی فعل قبیح نہین کرتا جیسی کہ مذکور ہوچکا یعنی فعل قبیح نکرنا اللہ تعالی کا جیسی شرعا
ثابت ہی عقلا بھی ثابت ہی موقوف شرع پر نہین جیسی معرفت صانع سے عقلی ہے نہ شرعی
موقوف شرع پر ورنہ دور لازم آتا ہی چنانچہ کتب اصول اور کلام مین مفصل مذکور ہے
تو تجویز مغفرت شرک سے تجویز خلاف حکمت اور غیرت کی ہی جیسا عالم ربانی نی کہا وہ
تعالی اوس سی پاک ہے اور ضرب المثل اور کہاوت درگذر کرنی شرک کی ساتھہ غفلت
کرنی بادشاہ سے اپنی شرک اور شرک والون سی بیجا اور موقع سی ہوی یہہ جو عالم ربانی
نے کہا مشرکون سی کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نہ دیگا یہہ مطلب اس سے وجوب
اللہ تعالی پر سمجھا تو ہندی کا محاورہ بھی نہین جانتا ایک فعل کرنے مین جو کسیطرح
قباحت ہو تو کہتی ہین کیونکر یہہ کریگا اور ایک فعل نکرنے مین جو شناعت ہو تو کہتی ہین
کس طرح نکریگا وجوب عقلا یا شرعا ہو یا نہو کہتی ہین زید نے عمرو کو مارا یا گالی دیوے
زید کیونکر اسکو چھوڑ دیگا اور کس طرح اوس سے بدلا نہ لیگا اب دیکھو غور کرو نہ چھوڑنا اور
بدلا نہ لینا نہ واجب شرعی نہ عقلی بلکہ چھوڑنا اور بدلا نہ لینا شرع مین تو مستحب اور عقل
کی رو سی تحمل محمود اور یہہ جو موسوس نے کہا کہ ملتی ہوئی ہی معتزلہ اور شیعہ کی مذہب
سی تحفہ اثنا عشریہ مین لکھا ہی اگر معنی وجوب عقلی این است کہ آنچہ عقل عقلا ادراک در ہر
واقعہ بالخصوص تقاضا کند باری تعالی را از ان خلاف کردن جایز نباشد پس این خود منافی

معنی الوہیت است و بحث ہمدرین معنی است و شیعہ و معتزلہ ہمین معنی را در دین یا در دین
و دنیا جمیعا ثابت می کنند و جناب باری تعالی در از نان خود مثل ارسطو و افلاطون یا سکندر
دا ورنگ زیب قرار می دہند و پر ظاہر است کہ چون عقلا و معقول ہمہ حادث و مخلوق و
مقہور او باشند در ازیر فرمان مخلوقات و حوادث خود کردانیدن پر لی عقلی است یعنی
عالم ربانی ہینے غفلت نکرنیکو اور سزا دینی کو مشردن کے واجب عقلی اللہ تعالی پر کہا اور
یہہ مذہب معتزلی اور شیعہ کا ہی تو ہم کہتی ہین کہ یہہ تو بلادت اور غباوت او نافہمی
اسکی ہی جیسی ابہی معلوم ہو چکا اور اگر یہہ غرض ہی کہ غفلت اور سزا دینی کو قبیح
عقلی کہنا معتزلی اور شیعہ کا مذہب ہی مخالف اہل سنت کی تو ہم کہتی ہین کہ یہہ
جہل اور بیوقوفی اس موسوس کی ہی اسلئی کہ مذہب سواد اعظم اہل سنت کا بہی
حسن اور قبح عقلی ہے اور معتزلہ اور شیعہ بہی اسمین موافق اہل سنت کی ہین
البتہ مذہب اشاعرہ کا اسکی خلاف ہی چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہہ جو موسوس کا قول
ہی دیکہو وہ جو تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی کہ شیعہ اور معتزلہ نی اللہ تعالی کو اپنے
ذہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرایا ہی اس قایل نے اوسکی تصریح کردی ای عقلا
دیکہو اس موسوس کی تو اسمین کئی خطائین ہین ایک دو تین پہلی خطا یہہ کہ یہہ
تو جہوٹ کہنا ہی قایل نے کہان تصریح کی کہ اللہ تعالی مثل بادشاہ کی ہی بلکہ یا تو
بلند کہا کہ اللہ تعالی شہنشاہ ہے بادشاہ کی معنی اور شہنشاہ کی معنی اور ملک
الاملاک اسم احسن مبارک اللہ تعالی کا ہی شہنشاہ اوسکا ترجمہ ہی اسیلی کتب معتبر
مین لکہا ہی موافق حدیث کی کہ ملک الاملاک اور شہنشاہ کہنا کسی غیر کو سوائے
اللہ تعالی کی جایز نہین طریقہ محمدیہ مین اور اوسکی شرح مین بخاری اور مسلم سے
... طویل نقل کیے ہین اوسکا ایک جملہ نقل کیا جاتا ہی ان اخنع اقبح اسم

غیر

عند الله تعالی یوم القیمۃ ای اقتلها لصاحبه ملك الا ملاک او
فی معناہ کشہنشاہ لا مالك لجمیع الخلایق الا الله تعالی فالمسمی
بهاذ کونازع الله تعالی فی رداء کبریائه واستنکف ان یکون
عبد الله وهذا الحدیث اتفق علیه الشیخان ورواه ابو داود
والترمذی من حدیث ابی هریرۃ مرفوعا وفی الباب غیرہ انتہی دیکہو
مسلمانو ہا تلو کہ عالم ربانی نے تو اللہ تعالی کا اسم مبارک کس عظمت سے ذکر کیا ہی اور یہہ
خناس کیسا بہتان لگاتا ہی خود آپ شہنشاہ کا لفظ نقل بیان کیا اور پہر کیا کہتا ہے
مثل مشہور ہے کہ دروغ گویم برروی تو دوسرے خطا یہہ کہ قایل نے کہا کہ شرک
جیسی قابل عفو کی شرعا نہین عقلا ہے قابل عفو کی نہین پر اس مطلب کو بہ تبدیل
ضرب المثل اور کہاوت کی ادا کیا کہ بغاوت یعنی اشتراک سے تو دنیا کی بادشاہ
جو قوت اور غیرت رکہتی ہین درگذر نہین کرتی تو وہ شہنشاہ ہی اور بڑی سرکار
زور اور اور غیرت والا وہ کیونکر درگذر شرک سی کریگا مراد اوس سے یہہ کہ شرک
جیسی قابل عفو کی شرعا نہین عقلا ہی نہین جیسیکہ مذہب امام ابو منصور ماتریدی
کا ہی رحمۃ اللہ علیہ چنانچہ مذکور ہو چکا اب اس سے یہہ نہین لازم آیا کہ قایل نے
اللہ تعالی کو مثل بادشاہ کی کہدیا بہر صریحا کہدیا جیسیکہ شیعہ اور معتزلہ نے
اللہ تعالی کو اپنی ذہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرا ما تہا اسلئی کہ غرض تمثیل سی تو یہہ
ہی کہ معنی غیر محسوس بسبب منازعت وہم کے عقل کے نزدیک کبہی خوب ذہن نشین نہین
ہوتی اور جب اوس معنی غیر محسوس کو صورت محسوس مین لاکر بیان کرین تو منازعت
وہم سی عقل نجات پاوے اور وہ معنی خوب ذہن نشین ہو جاوے تو یہان عفو شرک باللہ
تعالی کو صورت مین عفو شرک اور بغاوت شاہ دنیا کی لاکر فرمایا کہ جیسی شرک

اور بغاوت کرنا قبیح عقلی ہی بادشاہ غیور دنیا کا عفو نہین کرتا ایسی ہے یہہ اشراک
باللہ تعالی عفو اوسکا آخرت مین قبیح عقلی ہی اسکو اللہ تعالی نکریگا نظیر اوسکی یہہ ہی
کہ اللہ تعالی مثل مین مشرک اور موحد کے فرماتا ہی ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ
شرکاء متشاکسون ورجلا سلما لرجل هل یستویان مثلا
الحمد للہ بل اکثرہم لا یعلمون یعنی یہہ دونو رجل غلام صفت مین برابر نہین ایسی
ہی مشرک اور موحد صفت مین برابر نہون گی تو اس کہاوت سی جو مطلب تہا وہ اللہ
تعالی نے آپہی بیان فرمادیا جملہ استفہام انکاری مین اور یہہ مراد نہین کہ اللہ تعالی
شرک کی صورت مین جو مشرک شرک کرتی ہین مثل شریک متشاکس کے ہی اور توحید
کی صورت مین مثل اوس رجل کے ہی جو اکیلا مالک ہو اسلئے کہ اس مماثلت کی بیان
کی لئی ضرب المثل نہین کی ایسی ہے مغفرت شرک باللہ کے ضرب المثل اور کہاوت عدم
کی مغفرت اور درگذر کرنا بادشاہ کا باغیون سے فرمایا تو اس سی اللہ تعالی کا مثل
ہونا بادشاہ کا قایل کے کلام سے ثابت نہین ہوتا کیونکہ علامہ تفتازانی نے رحمۃ
اللہ علیہ کہ امام علوم عربیہ کے ہین متشابہات قرانی کے بیان مین فرمایا ہی او یجعل
الکلام المذکور فیہ الید والوجہ ونحوہما تمثیلا لا یعتبر فی مفرداتہ
تشبیہ انتہی تو دیکہو اس سے معلوم ہوا کہ تمثیلات کی مفردات مین تشبیہ ضرور
نہین غافلو مسلمانون یہان ایک لطیفہ ہے سنو اللہ تعالی کو اپنی علم ازلی مین یہہ وسوسہ
خناس معلوم تہا تو اسکا جواب اپنی اس کلام قدیم کے جملہ استفہامیہ مین فرمادیا یعنی
ضرب المثل مین وہ مماثلت ذکر کرنی مراد ہوتی ہی جو ممثل لہ اور ممثل بہ مین ہی نہ اور پہیر
اپنی اس تیرہ عاجز کو اوس جواب پر اپنی فضل سے آگاہ فرمادیا کہ اوسنے اسکو
یہان کہدیا تیسرے یہہ خطا کہ اگر کلام قایل سے بر تقدیر تسلیم اللہ تعالی کا مثل

بادشاہ کی ہونا ہی نکلتا ہو اگرچہ صریحاً نہین کہا تو مغفرت نکرنے مین مثل ہونا نہ
تابع ہونے مین عقل عقلا کے اور اور تحفہ اثنا عشریہ مین لکھا ہی کہ شیعہ اور معتزلہ
نے اللہ تعالی کو اپنی ذہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرایا تو یہہ سبب ہے تو تحفہ اثنا عشریہ
مین تصریح ہی کہ تابع ہونے مین عقل عقلا کے اللہ تعالے کو اپنی ذہنون مین
مثل بادشاہ کے ٹہیرایا ہی تو پہر کہنا اوسکا کہ جو تحفہ اثنا عشریہ مین لکھا ہے الخ
ہیچ جہوٹ ہوا یہان تک تینو خطاؤن کا بیان ہو چکا اور یہہ بہی سنو مسلمانون کہ
ہمنی جو عقلی ہونا حسن اور قبیح کا اور قابل مغفرت کے نہونا شرک کا عقل کے
روسی دلیل سے ثابت کیا تو یہہ ہمارے طرف سے تبرع ہے نہین تو جو موسوم
کا عالم ربانی پر اعتراض ہے تہا کہ یہہ قول اوسکا مخالف ہی اہل سنت کی تو اوسکی
جواب مین اسیقدر کافی تہا کہ ہمنی نقل صحیح معتبر کتاب سے کردیے کہ عقلی ہونا
حسن اور قبیح کا اور مغفرت کی قابل نہونا شرک کا عقل کے روسی بہی موافق
ہی اہل سنت اور جماعت کی مذہب سی یعنی جمہور اور سواد اعظم کے مذہب سے
گو مخالف ہی جماعت قلیلہ کے **تیسرا وسوسہ قول اوسکا تیسرا مقولہ**
جو اس کلام مین ہی کہ یہہ تقصیرین سب تقصیرون سی بڑے ہین اوسکی سزا
معتزلہ اوسکو پہنچتی ہے اور جو بادشاہ اوس سی غفلت کرے الخ جماعت نے کہا
کہ یہہ بہی معتزلہ کے طور پری اہل سنت کی مذہب مین کفر نہ بخشا جانا بدلیل سمعی
معلوم ہوا اور عقلا جایز معتزلہ عقلا ممتنع کہتی ہین انتہی **دفع اس تیسری**
وسوسہ کا یہہ ہی کہ اپنی دوسری وسوسہ کی دفع مین معلوم ہو چکا ہی کہ ہر قوم
تقیہ کرنیوالا اپنی مذہب سے خوب واقف ہی اور ہمارے مذہب مین سی کچہہ نے یہا گتا
ہی مذہب ماتریدیہ مین کہ سواد اعظم اہل سنت کا ہی کفر کا نہ بخشنا شرعا اور عقلا دونو

ثابت ہی چنانچہ طریقۂ محمدیہ اور اوسکی شرح سے مع دلیل مذکور ہو چکا معتزلہ جیسے
اسمین موافق ہین تو یہہ تیسرا مقولہ موافق سواد اعظم اہل سنت کا ہی مخالف اہل سنت
کی جاننا جہالت بعضی علم کلام کے کتابون مین جو اسکو معتزلہ کا قول مقابل مین اشاعرہ
کی لکہا ہی تو اوس سی نفی قول ماتریدی کا نہین ہوتا **قول موسوسکا** شرح عقاید
نسفی مین ایک دلیل اُنکی یہہ ہے نقل کیے ہی والکفر نہایة فی الجنایة لا
یحتمل الاباحة ودفع الحرمة فلا یحتمل العفو ودفع الغرامة
خیالی مین اوسکا جواب لکہا ہی **ثم ان نہایة الکرم تقتضی العفو عن نہایة**
الجنایة یہہ جو مذہب ماتریدیکا ہی ہے تو یہہ جیسے ان خیالی کی جواب مین کہتا ہی کہ اللہ
تعالی کی صفات جمالی اور جلالی دونون ہین کہ آثار اونکی آپسمین متضاد اور متنافی ہین جیسے
رحیم کریم عفو غفور مثلا اور منتقم قہار اور ذو عقاب الیم ذو البطش الشدید مثلا اور یہہ
دونو قسم صفات کبہی بیکار اور معطل نہین تو مقتضی ہوتا نہایت کرم کا نہایت جنایت
سی اوپر تقدیر لاحظہ کرنے دونو قسم صفات کی غیر مسلم ہے البتہ اگر صرف صفات جمالی
ہوتی تو مسلم تہا اور یہی کہتی ہین کہ دونو قسم صفات جلالی اور جمالی ساتہہ حکمت کیے
ہین حکیم ہے اوسکی صفت ہی تو عقل ان سب صفات کو ملاحظہ کرکے امید رکہتی ہی
اور اس بات کی طرف راہ پاتی ہے کہ حکیم نہایت کرم نہایت مطیع کے حقمین ظاہر فرماو
یعنی سید المرسلین کے حق مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم فثم اور نہایت عذاب اور انتقام
نہایت جانی اور عاصی کے حقمین اظہار فرماوی جیسے شیطان اور لوگ مدعی الوہیت کہ
ثم فثم اور اسی نقل کیے اور اک کے موافق شرع وارد ہی اور جانتا تو عکس کر دیتا وہ
اپنی فعل مین مجبور نہین اوسپر کچھہ واجب نہین پر یہہ خلاف حکمت کے ہی اور قبیح اوسسے
وہ ذات پاک منزہ ہی اور یہہ علم مناظرہ کا مسئلہ ہے کہ نفی دلیل سے نفی مدلول

کی نہین ہوتی جایز ہی کہ ادعی مدلول کی اور ایک دو دلیل ہون کہ وہ سالم ہون نقو
سی چنانچہ یہان کلام موسوس کا ہی شعری اسی بات کو کیونکہ اوسنی کہا ایک دلیل
اونکی یہہ ہی

چوتہا وسوسہ قول اوسکا چوتہا مقولہ شفاعت بالاذن کی بیان مین

تا چور بہ چوری تو ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہین
اور چوری کو اوسنی اپنا پیشہ نہین ٹہیرایا مگر نفس کے شامت سی قصور ہوگیا پہر
وہ اوسپر شرمندہ ہی اور رات دن ڈرتا اور بادشاہ کی آئین کو سر اور آنکہون
پر رکہہ کر اپنی تئین تقصیروار سمجہتا ہی اور لایق سزا کی الی آخرہ جماعت سینے
کہا کہ یہہ تخصیص مخالف ہی مذہب اہل سنت کی کہ مرتکب کبیرہ بے توبہ کے
شفاعت ثابت ہی معتزلہ خاص کرتی ہین مطیعین اور تائبین کے واسطی شرح
مقاصد وغیرہ کتب عقاید مین یہہ قصہ بہ تفصیل موجود ہی انتہی یہہ وسوسہ چوتہا
ساتوان اعتراض مولوی فضل حق خیرآبادی کا ہے سو اسکو بعون الٰہی تین
چار جز مین بتفصیل تمام فارسی عبارت مین رد کیا اور استیصال بکمال عمل مین آیا
اب بقدر ضرورت اسکو ہندی زبان مین اس چوتہی وسوسے کے دفع کرنیکو
ذکر کرتی ہین کہ اس جماعت موسوسہ نی تیسرے صورت والون کو کہان سی تائبین
سمجہہ لیا پہر اونکی شفاعت کی ذکر کرنیکو تخصیص شفاعت کی ساتہہ تائبین کی ٹہیرا
کر مخالف اہل سنت کی اور موافق معتزلہ کے کسطرح کہدیا توبہ کی تو دو رکن بالاتفاق
ہین ایک ندامت فعل ماضی پر دوسرے عزم عود نکرنے پر استقبال مین اور تیسرے
صورت مین ندامت کا تو ذکر ہی پر دوسرا رکن جو عزم ہے عود نکرنے پر مذکور نہین
توبہ کی معنی طریقہ محمدیہ مین یون ہین التوبۃ ہی الرجوع عن قصد المعصیۃ
والعزم علی ان لا یعود علیہا تعظیما للہ تعالی وخوفا من عقابہ و

هی واجبۃ علی الفور اور تفسیر مظہری میں یوں ہی قال الحسن ہی منع النوبۃ ان یکون العبد نادما علی مامضی مجمعا علی ان لا یعود وقال الکلبی ہی ان یستغفر باللسان ویندم بالقلب ویمسک بالبدن وقال القرطبی یجمع اربعۃ اشیاء الاستغفار باللسان والاقلاع بالابدان واضمار ترک العود بالجنان ومہاجرۃ سیء الاخوان وقال البیضاوی سئل عن علی عن التوبۃ فقال یجمعہا ستۃ اشیاء علی الماضی من الذنوب الندم وللفرائض الاعادۃ ورد المظالم واستحلال الخصوم وان تعزم علی ان لا تعود وان تربی نفسک علی طاعۃ اللہ تعالی کما ربیتہا فی المعصیۃ انتہی
تو دیکھو عزم مذکور کو سب نے معتبر رکہا اور دوسرے ارکان زیادہ کیے تو ندامت کی ساتہہ اگر عزم عدم عود کا ہے پایا جاوے تو تائبین ہونگے نہیں تو غیر تائبین تو یہہ دو قسم خاص ہوئی دوسرے صورت والی عام اگر کوئی کہی کہ خوف اور ندامت کو عزم ترک کا لازم ہے تو توبہ ہوگی تو ہم کہیں گے کہ لازم نہیں جیسی ایک شخص مسلمان کہ جسکو عادت گناہ کے ہو جاوے کہ عادت کو تو طبیعت خامسہ کہتی ہیں یا الفت یا محبت اور گناہ کی عادت ہو تو یہہ شخص بسبب ایمان کے خوف اور ندامت کرتا ہے اور بسبب عادت یا الفت گناہ کے شیطان اوسکی دلمیں خطرہ ڈالتا ہے کہ گناہ تجہہ سے چہوٹنے کا تو اس لئے یہہ عزم ترک پر نہیں کرتا تو دیکھو خوف اور ندامت پائی گئی اور توبہ نہیں اور دیکھو قرطبی نے مہاجرۃ سیء الاخوان کے اور حضرت علی صاحب نے اعادہ فرائض کا اور رد مظالم اور استحلال خصوم سے سیے ارکان توبہ کے معتبر کئے ہیں اور ان سب کا ذکر تیسرے صورت شفاعت میں نہیں ہے تو

کیونکہ وہ تائبین ہو گئی البتہ اگر موسوس یون وسوسہ کرے کہ عالم ربانی نے شفاعت
کو خاص کیا ہی ساتھ خائفین نادمین کے اور حال یہہ ہی کہ شفاعت شرع مین سوائے
خائفین نادمین کی اور ونکی حق مین بہی ثابت ہی توہم اس وسوسہ کا جواب دیتی
ہین پر جواب دینی سی پہلی تو چند مسایل جن پر دفع اس وسوسہ کا موقوف ہی اور
وہ مسایل مقدمات اس دفع وسوسی کی ہین ذکر کرتی ہین پہلا مسئلہ یہہ
کہ توبہ بعد گناہ کے واجب علی الفور ہے طریقہ محمدیہ مین ہی التوبۃ ھی الرجوع
عن قصد المعصیۃ والعزم علی ان لا یعود الیہا تعظیما للہ
تعالی وحذرا من عقابہ وھی واجب علی الفور الخ دوسرا
مسئلہ یہہ کہ اللہ تعالی کو نہایت فرحت ہوتی ہے جو اوسکا بندہ توبہ کرتا ہے
اور اوس کمال فرحت کو رسول اللہ نے صلی اللہ علیہ وسلم تمثیل کہکر فرمایا ہی فی
اللہ للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ من رجل کان فی سفر فی فلاۃ
من الارض فاوی الی ظل شجرۃ فنام تحتہا فاستیقظ فلم
یجد راحلتہ فاتی شرفا فصعد علیہ فاشرف فلم یر شیئا ثم
اتی الی اخر فاشرف فلم یر شیئا فقال ارجع الی مکانی الذی کنت
فیہ فاکون فیہ حتی اموت فذھب فاذا براحلتہ تجر خطامہا
فاللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ من ھذا براحلتہ حم عق
النعمان بن بشیر جمع الجوامع اور روایت مسلم مین بعد جملہ تجر خطامہا کی یہہ
ہی ثم قال لشدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک اخطاء
من شدۃ الفرح رواہ مسلم تیسرا مسئلہ یہہ ہے کہ جو اللہ
تعالی سے دنیا مین ڈریگا وہ آخرت مین امن مین ہوگا اور جو دنیا مین نڈر ہوگا اللہ

تعالی سے تو اوسکو آخرت مین ڈر ہی جیسی اللہ تعالی نے فرمایا ہی قسم اپنی عزت کی کہا کہ حب عن ابی ھریرۃ رض عن النبی علیہ السلام فیمایروی عن ربہ عزوجل قال وعزتی لا اجمع علی عبدی خوفین وامنین اذا خافنی فی الدنیا امنتہ یوم القیمۃ واذا امننی فی الدنیا اخفتہ یوم القیمۃ **چوتہا مسئلہ** یہہ کہ شفاعت کئی قسم ہوگی ایک شفاعت کبرے واسطے عذاب کے کہ شدائد روز قیامت سے سبکو نجات ہو اسمین سب مخلوق شامل ہی دوسرے شفاعت واسطے منع دخول نار کے تیسرے شفاعت واسطے اخراج کی دوزخ سے چوتہی شفاعت واسطے کثرت ثواب اور رفع درجات کے اور بہے سوا اسکی شفاعت ہی اور جو کوئی صفت نار جہنم سے جو کہ حدیثون مین بیان ہی واقف ہو گا وہ جانتا ہی کہ کوئی مصیبت دنیا اور عقبی مین زیادہ دوزخ مین پڑنے سے نہین تو اسی طرح بچ کر دوزخ سی جنت مین جانا اس سے بڑے نعمت اور عمدہ مراد دوسرے نہین تو وہ شفاعت کہ واسطے بچانی دوزخ اور لیجانے جنت کی ہی وہ فرد کامل شفاعت کا ہوا اور وہ لوگ کہ مستحق اس شفاعت کی ہین وہ اکمل افراد مستحقین شفاعت کی ہین **پانچوان مسئلہ** یہہ کہ مقام ترغیب اور ترہیب شرعی مین صورت مطلق اور عام مین کلام مذکور ہوتا ہی اور اس سے مقید اور خاص مراد ہوتا ہی جیسی کہ مقام ترہیب مین ایذا مسلم سے فرماتی ہین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ نفی مطلق اسلام کے ایذا دینی والی مسلمانون کے سی ذکر فرمایے پر نفی مطلق اسلام کی مراد نہین بلکہ نفی کرنا اسلام کامل کا ارادہ فرمایا جیسے مذہب اہل سنت اور جماعت کا ہی وفق قواعد الادلۃ یعنی اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی سلب مطلق اسلام کا

موذی مسلم سے ہے اور نصوص سے دریافت ہوتا ہی کہ صرف ایذا مسلم سے
کافر نہین ہو جاتا تو توفیق یون ہے کہ نفی سے تو نفی کمال کے مرادہی اور
باقی رہنے سی بقا نفس ذات کی کو صفت نقصان کے ساتھ ہو اہل زیغ مثل
اس حدیث کو دیکھ کر جیسی خوارج کہتی ہین کہ مرتکب کبایر کا کافر ہی اس لئی کہ
جمیع طاعات کو جزو ایمان کا کہتی ہین اور معتزلہ جو واسطہ اور منزلہ بین المنزلتین
ثابت کرتی تو وہ کہتی ہین کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مومن نہ کافر اور ایسی
اور حدیثین ہین جیسکہ لا یومن احدکم حتی یحب لاخیہ
ما یحب لنفسہ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ
من نفسہ لا یومن احدکم حتی یامن جارہ شرہ لا یومن
باللہ من لا یکرم جارہ علی ہذا القیاس اور یہی حدیثین ہین کہ ان
سب مین معنیا ان غایات کا نفی مطلق ایمان کی ہی لیکن بقاعدہ ترہیب معنیا نفی کمال
کی ہے اور بیچ مقام ترغیب پڑھنی سورۂ فاتحہ کے ہر نماز مین یون فرمایا لا صلوۃ الا
بفاتحۃ الکتب ظاہر اس نص سے نفی ہر فرد صلوۃ کے ہی بدون فاتحہ کے تو رکنیت
فاتحہ کے ثابت ہوتی ہے جیسی مذہب شافعی کا ہی رہ لیکن مراد اس سے نفی صلوۃ
کاملہ کی ہے بدلیل اس قول حق تعالی کے فاقرؤا ما تیسر من القرآن
اسلئی کہ بنا امر قراءت کی تیسیر پر ہی اور صورت عموم نفی اور رکنیت مین تیسیر
منقلب ہو جاویگا بعسر اور یہہ قلب موضوع ہے اور عکس مشروع تو قراءت فاتحہ
کی واجب ہوئی نہ فرض بدون فاتحہ کے نفس نماز ہو جائیگی پر ناقص لیکن مقام
ترغیب مین نفی عام صلوۃ کے بدون فاتحہ کے کردی اور مراد اس نفی صلوۃ کاملہ
کی ہے اور اسی باب ترغیب سی ہے یہہ حدیث من ترک سنتی لم ینل شفاعتی

بعد ان پانچ مقدمون کے واسطے رفع اس وسوسے کے کہتے ہین کہ شفاعت
کے ذکر کرنے سے اس مقام پر عالم ربانی کی مراد ترغیب تعجیل توبہ کی ہے بعد
گناہ کے کہ واجب علی الفور ہے بحکم پہلی مقدمہ کے تاکہ جلد اور شتاب اللہ تعالی
اپنی بندے تایب سے خوش اور راضی ہو جاوے بحکم دوسرے مقدمہ کے اور یہہ
بندہ مامون العاقبت ہو جاوے بحکم تیسرے مقدمہ کے اور مستحق شفاعت انفع
کا ہو جاوے بحکم چوتھی مقدمہ کے کہ وہ شفاعت ہے دوزخ سے بچاکر جنت مین
لیجانیکی لیکن اس شفاعت کاملہ انفع کو صورت مین مطلق شفاعت کی ذکر کیا
اور اوس سے یہہ شفاعت کاملہ انفع مراد ہے بحکم مقدمے پانچوین کے کہ ترغیب
اور ترہیب کے مقام مین مطلق اور عام کو ذکر کرتے ہین اور اس سے مقید اور خاص
مراد لیتے ہین جیسی اوسکی مثال مین حدیثون کا ذکر ہو چکا تو اس مقام مین نفی
مطلق شفاعت کی غیر خائفین کے حق مین کلام عالم ربانی سے سمجھنا اور اوس پر
طعن کرنا غفلت ہے مقتضائے مقام ترغیب اور ترہیب سے اور نڈر ہو کر رغبت سے
دوڑکی چلنا ہی اس مسلک خوارج اور معتزلہ مین کہ جو ترغیب اور ترہیب کے حدیثون
مین کہ مذکور ہو چکین یہہ دونو فریق چلی ہین تو تدقیق نظر سے ثابت ہوا کہ یہہ طعن
کرنا عالم ربانی پر خارجے اور معتزلے بنا طاعن کا ہے عالم ربانی پر تب اعتراض
ہوتا کہ فرمایا ہوتا غیر تائبین کے حق مین شفاعت واسطے اخراج نار کے بھی نہوگی
یعنی کوئی قسم شفاعت کی سوا شفاعت کبرے کی کہ ہر کسیکی حق مین حساب وکتاب کے
واسطے ہے نہوگی تو اس سی خلود نار کا غیر کافر کے لئی بیہیے ثابت ہو جاتا اب سنو
امت مرحومہ کے گنہگار لوک دو قسم ہین اول یہہ قسم کہ جنکا عالم ربانی نے شفاعت
کی تیسرے صورت مین ذکر کیا ہی کہ شرمندہ ہین اور دن رات ڈرتی ہین بادشاہ کے

اپنی

اپنی کو سر آنکھوں پر رکھا ہے اور اپنی تئین تقصیر وار سمجھی ہین دوسرے
قسم وہ کہ نہ گناہوں سی شرمندہ ہوتی ہین نہ ڈر کر گناہوں سے باز رہتے ہین
تو وہ جرأت کرتے ہین گناہوں پر اور مخالفت کرتی ہین اللہ تعالی کی طاعت سے
ان دو نو قسموں کی لئی شفاعت ہی پر قسم اول کے لئی امید ہے کہ بر سبیل عموم
اور شمول وہ شفاعت ہو گی جو واسطی بچانیکی دوزخ سے ہی جیسیکہ حدیث قدسی
سی معلوم ہوا جسکو ابن حبان نی ابو ہریرہ رض سے اخراج کیا ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے
عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہی کہ دو خوف اپنی بندے پر جمع نکرون کا تو اس سے معلوم
ہوا کہ اس قسم کو اس شفاعت کی جو واسطی اخراج کے نار سے ہو گی حاجت نہو گی
نہین تو خلاف قسمیہ فرمودے اللہ تعالی کے وعدہ مین ہو گا بلکہ اس قسم کو وہ شفاعت
ہو گی جو واسطی بچانیکی دوزخ سی ہی دوسرے قسم کے لئی بر سبیل عموم اور کثرت
شفاعت ہو گی واسطی اخراج کے نار سے جیسیکہ حدیث جمع الجوامع مین ہے یدخل
من اهل هذه القبلة النار من لا يحصى عددهم الا الله
بما عصوا الله واجترؤا على معصيته وخالفوا طاعته فيؤذن
لي في الشفاعة فاثني على الله ساجدا كما اثني عليه قائما فيقال
ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع طب عن ابي عمرو اسلئی
کہ اس قسم نے برخلاف قسم اول کے جرأت کی ہی گناہوں پر اور مخالفت کی ہی اللہ تعالی
کی طاعت سے اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ایسی جرأت اور مخالفت والی دوزخ مین
پڑین گی اور شفاعت سی نکلین گی اور پہلی شفاعت جو خائفین کے لئی ہے یہہ قسم
بر سبیل عموم اوسکی مستحق نہین ہے اسلئی کہ یہہ تو دنیا مین نڈر رہے ہے اگر آخرت مین بھی
نڈر اور امن مین رہین اور دوزخ مین بچادین تو دو امن انکی جمع ہو جاوینگے

یہہ خلاف فرمودہ سے اللہ تعالی کی ہی الا بر سبیل خرق عادت اور ندرت تو اسمین کلام نہین
کیونکہ تو اللہ تعالی بدون شفاعت کے بہی جسکو چاہیگا دوزخکی جانیکی بچادیگا
پر یہہ طور خلاف عادت کی ہوگا نہ بر سبیل عادت اور عموم نہین تو دوزخ مین اس قدر
اہل اس قبلی سے کہ جنکی عدد کا احصا سوا اللہ تعالی کے کوئی نکریگا کیون جاتے
اور حضرت رحمۃ للعالمین اپنی شفاعت سے انکو دوزخ مین بچانی دیتی اسلئی کہ اونکی
شان مین تو فرمایا ہی ولسوف یعطیک ربک فترضی تو اس سے معلوم ہوا کہ
شفاعت مطابق عادت الہی کے ہوگی خائفین سے حق مین تو فرمادیا کہ اونکو آخرت
مین ڈر نہوگا تو اوسکی شفاعت واسطی بچانی دوزخ سے ہوگی اور اہل جرات اور
مخالفت کی حق مین اپنی رسول کو علم دیا کہ یہہ تو اس قدر دوزخ مین جاوینگی کہ جنکی عدد
سوا اللہ تعالی سے کوئی نجانیگا تو اونکی شفاعت واسطی اخراج نار سے ہوگی اور یہہ
شفاعت مین اللہ تعالی سے طرف سی تحدید ہوگی کہ حضرت اوس سے زیادہ شفاعت
نکرینگی یہہ حدیث مین آیا ہی یہہ جو مذکور ہوا عین مذہب اہل سنت اور جماعت کا ہی
اب نصح اور خیر خواہی عالم ربانی کی مسلمان بہائیون کی حق مین دیکہو کہ الدین
النصیحۃ اور عداوت اور بدخواہی اور غرور اور فریب سو جو اس موسوس کا عالم ربانی نے
تو بہائی مسلمان کنہہ کارون کو موافق امر توبوا الی اللہ الایۃ اور مطابق وعدہ حقہ
حق تعالی سے جو حدیث قدسی مین مذکور ہو چکا طرف توبہ اور استحقاق شفاعت سے جو
مانع ہی دخول نار سے کہینچتی ہین کہ مصداق اذا خافنی فی الدنیا کی ہوکر آخرت مین
مامون ہوجاوین اور موسوس برعکس اوسکی شفاعت اور عفو کبایر بلا توبہ سے غرور اور فریب
دیکر توبہ سے باز رکہتا ہی اور معصیت اور مخالفت طاعت پر جری کرتا ہی کہ مصداق اذا
امنہ فی الدنیا کے ہو کر مخوف الاخرۃ ہو جاوین مصرع ببین تفاوت رہ از کجا

است ہالیجا اب یہہ قول موسوس کا جماعت نے کہا کہ یہہ تخصیص مخالف ہی مذہب
اہل سنت کی انتہی یہہ وسوسہ مبنی ہے اسکی نافہمی پر اسلیے کہ مراد اس شفاعت
سے شفاعت کاملہ ہے کہ مانع ہو دخول نار سے اور یہہ شفاعت بر سبیل عموم واسطے
خائفین کے خاص ہے مذہب اہل سنت مین اور غیر خائفین کے واسطے یہہ شفاعت
ہوگی تو بر سبیل ندرت اور خلاف عادت الٰہی کے ہوگی نہین تو لا تعد و لا تحصی
اہل اس قبلہ کی جو غیر خائفین ہین دوزخ مین نجاتی جیسکہ بیان ہو چکا عالم ربانی نے
اس شفاعت کاملہ انفع کو مطلق شفاعت کرکے تعبیر کے دو جہت سے ایک بملاحظہ
مقام ترغیب و ترہیب دوسرے جہت یہہ کہ عوام الناس مطلق شفاعت کو ایسے
شفاعت مین منحصر جانتے ہین اور اعتقاد کرتے ہین کہ یہہ شفاعت سب امت کی حق
مین ہوگی اور سب اس شفاعت کی سبب سے دوزخ مین نجاوین کے تو اس لیے
اس شفاعت خاص کے تعبیر مطلق شفاعت سی کی یعنی جبکو تم عوامون مطلق شفاعت
سمجھتے ہو سو وہ ڈر والون کے حق مین ہی نڈرون کی لئے اکثر شفاعت واسطے
اخراج کے نار سے ہوگی تو یہہ موسوس اس مقام پر تین وجہون سے غافل ہوا دو
تو مذکور ہو چکین تیسرے یہہ قول اجماعی جملہ عقلا کا مہما امکن یجب حمل
کلام العاقل علی الصحۃ پھر کیسا عاقل عالم متبحر حافظ قران مجید جسمین یہہ آیت
محکمہ ہے ان اللہ علی کل شیئ قدیر × اوسکی کلام کو باوجود قرینہ صادقہ
کی حمل کرنا اوپر نفی قدرت کی تو پھر یہہ وہی بیہوشی شراب قہر الٰہی کی نہین تو کیا ہے
مومن صادق کو جو اغراض نفس سے اس باب مین پاک ہے کہا جاتا ہے اور یہہ
قول موسوس کا کہ مرتکب کبیرہ بلا توبہ کی شفاعت ثابت ہی انتہی کبیرہ بلا توبہ کے
شفاعت بطریق کثرت اور عموم کے تو وہ ہے شفاعت ہی کہ واسطے اخراج کے

نارسے ہوگی اور بر سبیل خلاف عادت الہی شفاعت مانعہ دخول نار سے بہی ہو کہ اللہ
تعالی مالک اور مختار ہے لیکن قواعد شرع سے تو ایسا ثابت ہوتا ہے کہ خاتم نعفین
کی شفاعت بر سبیل عادت آلہی وہ شفاعت مانعہ ہے دخول نار سے اور واسطے
رفع درجات اور کثرت ثواب سکے بہی ہوگی اور انکی غیروں کے لئی شفاعت بطریق
عادت آلہی وہ شفاعت مخرجہ نار سے ہوگی اور کسیکو واسطے حط سیئات کی یعنی شفاعت
مانعہ دخول نار سے اور کسیکو واسطے رفع درجات اور کثرت ثواب کی لیکن یہہ دونوں
بطریق فلت جیسی کہ عقاید سے مذکور ہوکا حدیث طبرانی سکے ابن عمر سے مذکور
ہو چکی ہے جمع الجوامع میں اب محققین سے نے جو عقاید اہل سنت مین لکہا ہی سو یہہ ہے،
الکفارات والعفو عن الکبایر جایز عندنا افعال اللہ تعالی
فی الدنیا والاخرۃ علی وجہان موافقۃ لسنۃ اللہ تعالی وکائنۃ
علی سبیل خرق العواید دعفو الکبایر عمن مات بلا توبۃ جائز
من باب خرق العوائد کذلک العفو عن حقوق الناس جایز بطریق
خرق العوائد وہذا وجہ التوفیق بین النصوص المتعارضۃ بادی
الرای اور یہہ قول موسوس کا معتزلہ خاص کرتے ہیں مطیعین اور تائبین سکے واسطے
الخ معتزلہ دو قسم شفاعت کی ایک تو مانع دخول نار سے دوسرے مخرج نار سے
قایل نہیں ہیں مطیعین اور تائبین سکے ساتہ جو خاص کرتی ہیں تو وہ شفاعت بہی واسطے
رفع درجات اور زیادہ ثواب سکے جیسکی شرح عقاید سے مذکور ہو چکا تو یہہ قول
موسوس کا صریح خطا ہے اور عالم ربانی سے نے قسم اول کو خاص کیا ہے خاتفین سکے
واسطے سو بہی بطریق عموم اور شمول چنانچہ مفصل مذکور ہوا یہ موسوس آپ جہل سے
نا بیناسے پانچوان وسوسہ قول اسکا پانچوان مقولہ سو

اوسکا یہہ حال دیکھہ کر بادشاہ کے دلمین اوسپر ترس آتا ہی مگر آئین بادشاہت
کا خیال کرکی بی سبب درگذر نہین کرسکتا کہ کہین لوگون کی دلمین اس آئین
کی قدر نہ گھٹ جاوے اسی انفرہ جماعت نی کہا کہ یہہ صریح خلاف ہی مذہب اہل
سنت کی اور مخالف کتاب اور سنت کی اور عموم قدرت کا انکار اور اللہ تعالے
کو عاجز اور محتاج ٹھیرانا ہی اہل سنت کی مذہب مین ثواب دینا اللہ تعالی کا فضل ہے
اور عذاب کرنا عدل کچھہ واجب اوسپر نہین ہے نہ طاعت پر ثواب نہ معصیت پر عذاب
اپنی فضل و کرم سے عاصی کو عذاب نہ دے ہو سکتا ہے اور عفو کبایر سے بی توبہ
جایز ہے معتزلہ جو قایل ہین وجوب کی ان باتون مین مخالف ہین اہل سنت کی ایک دلیل
یہہ بہی لاتی ہین کہ اگر درگذر ے اور سزا نہ دے تو وعید مین خلاف اور خبرون مین
جہوٹ لازم آوے وہی طریقہ اختیار کیا کہ کبیرہ کی عفو سے بعد توبہ کی بہی
انکار کیا اور اس جرات سے کہ درگذر نہین کرسکتا اسمین معتزلہ سے بہی ترقی
کی شرح مقاصد وغیرہ مین سب موجود ہی انتہی اسوسوسہ مین موسوس نے
چند باتون کا محض ادعا کیا ہے اونکو واضح نکردیا سو انکو ہم پہلی واضح کردین گے
پہر منشا اس وسوسیکا جو کلام عالم ربانی ہے کہ اوسکی غلط فہمی سے یہہ وسوسہ
پیدا ہوا ہی اوسکو بیان کرین گی پہر مطلب عالم ربانی کی کلام کا کہ اس وسوسیکے
جڑ کٹ جاوے موسوس نے یہہ جو کہا کہ یہہ صریح خلاف ہی مذہب اہل سنت کی اسلیے
کہ درگذر کرنیکو اللہ تعالی بیچ ہی سبب ڈہونڈتا اور موسوس چھٹی وسوسی مین کہتا
کہ اہل سنت کی مذہب مین اللہ تعالی کے افعال کے واسطی سبب درکار نہین اور
یہہ جو کہا کہ مخالف ہی کتاب اور سنت کی تو اسلیے کہ مذہب اہل سنت کا موافق ہے
کتاب اور سنت کی جو بات اس مذہب کی مخالف ہوگی وہ خلاف کتاب اور سنت

سکے ہو گیے اور یہہ جو عالم ربانی نے کہا کہ درگذر نہین کر سکتا یعنی درگذر کرنا مقدور
نہین تو اسمین عموم قدرت کا انکار ہے تو عاجز اور محتاج سمجھنا بھی لازم آگیا اور
کتاب او سنت مین اللہ تعالی کا صاحب قدرت کاملہ ہونا ثابت ہی اور جب درگذر
کرنا یعنی مغفرت گنہگار کے مقدور نہوئی تو تعذیب عاصی کے واجب ہوئے تو ثواب
بھی مطیع کو واجب ہوگا لعدم القول بالفرق اور اہل سنت کی یہان کچھہ ادھیر واجب
نہین ثواب دینا فضل ہے اور عذاب کرنا عدل اپنی فضل وکرم سے یعنی بی سبب
عاصی کو عذاب ندیوے ہو سکتا ہے تو یہہ درگذر کرنا بی سبب ہوا اور عالم ربانی نے
کہا بی سبب نہین ہو سکتا اور جو یہہ قائل نے کہا کہ وہ شرمندہ ہی اور رات دن
ڈرتا ہی اور آپنی کو اپنی سر انکہہ پر رکہہ کر اپنی تئین تقصیروار اور لائق سزا کے
سمجھتا ہی الخ یہی معنے تائب کے ہین اوسکی حق مین کہا درگذر نہین کر سکتا
تو یہہ مغفرت کبیرہ کی توبہ کے بعد سے نہوئے اور معتزلہ اس عفو کی قائل ہین
تو اسمین معتزلہ سے بہی ترقی ہوئے اور اس جرات سی کہ درگذر نہین کر سکتا
یہان تک توضیح خرافات موسوس کے ہوئیے اب جوابات خرافات موسوس کے
سنو یہہ جو موسوس نے کہا کہ اللہ تعالی کے افعال کے واسطی سبب درکار نہین
اس سے اگر یہہ مراد ہی کہ سبب درکار نہین نہ باعتبار جری عادت الہی کے نہ واسطی
مراعات حکمت اور مصلحت کے نہ موثر نہ بمعنی موقوف علیہ کے بہر موقوف علیہ نہ بمعنے
لولاہ لامتنع کے نہ بمعنی وجد فوجد بمعنی مصحح دخول فا کی تو یہہ مراد باطل ہے اسلئے
کہ اللہ تعالی نے اپنی افعال کے اسباب آپ مقرر کئی ہین باعتبار جری اپنی عادت
مبارک کے واسطے رعایت حکمت اور مصلحت کے اور باعتبار موقوف علیہ کے نہ بمعنے
لولاہ لامتنع کی بلکہ بمعنی مصحح دخول فا کی یعنی وجد فوجد بلکہ اوجد فاوجد چنانچہ تود

آپ ذات مقدس اپنی کلام میں فرماتی ہیں وانزل من السماءِ ماءً فاخرج به من
الثمرات رزقا لکم بیضاوی میں عطف علی جعل وخروج الثمار بقدرة الله تعالیٰ ومشیئته
ولکن جعل الماء الممتزج بالتراب سببا فی اخراجها ومادة لها کا
لنطفة للحیوان بان اجری عادته بافاضة صورها وکیفیاتها
علی المادة الممتزجة منهما او ابداع فی الماء قوة فاعلة وفی الارض
قوة قابلة یتولد من اجتماعهما انواع الثمار وهو قادر علی
ان یوجد الاشیاء کلها بلا اسباب ومواد کما ابدع نفوس
الاسباب والمواد ولکن له فی انشائها تدرجا من حال الی
حال صنایع وحکم یجدد فیها لاولی الابصار عبرا وسکونا
الی عظیم قدرته لیس فی ایجادها دفعة انتہی اور بھی بیضاوی
میں بیچ انک انت العلیم الذی لا یخفی علیه خافیة الحکیم المحکم
لمبدعاته الذی لا یفعل الا ما فیه حکمة بالغة انتہی عقاید عضدیہ میں
ہی داعی الحکمة فیما خلق وامر طریقہ سمجھدیہ میں ہی للعباد ذات اختیارات
جزئیة وارادات قلیلة للتعلق بکل من الضدین الطاعة والمعصیة
وقد جعلها الله تعالی شرطا عادیا لخلقه افعال العباد انتہی مختصرا
ایک مثال تو ہو چکی اور امثلہ سورہ میں اور سورہ انفال میں فاخذهم الله بذنوبهم
سورہ آل عمران میں ہی سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا
بالله الآیة سورہ ق میں ہی والله ارکسهم بما کسبوا سورہ انعام اور
انفال میں ہی فاهلکناهم بذنوبهم سورہ انفال میں ہی فاخرجنا به
نبات کل شیء سورہ اعراف میں ہے فانزلنا

بہ الماء فاخرجنا بہ من

کل الثمرات تمام قران مین صدہا مثالین پائی جاتے ہین ان سب مثالون مین با ے
سببیہ سے شرح مایہ عاملی پڑہنے والی بہی اسکو جانتی ہین اور موقوف علیہ نہ
بمعنی لولاہ لامتنع کی بلکہ بمعنی وجد فوجد کہ مصحح ہی دخول فاکا پایا گیا یعنی اللہ تعالی
نی موافق جری عادت کی اور مراعات حکمت اور مصلحت کے لئی اپنے افعال عادی
کی لئے اسباب مقرر کئی ہین اور خالق سب سببات اور اسباب کا خود وہ آپ ہی
اور اگر مراد یہہ ہی کہ سبب موثر سوا اللہ تعالی کے اور موقوف علیہ بمعنی لولاہ لامتنع
کی افعال آلہی کے واسطی درکار نہین تو یہہ حق ہی پر اس سے نفی مطلق سبب کے
لازم نہین آتی نفی الخاص لایستلزم نفی العام اور عالم ربانی نی فعل آلہی کے واسطی
سبب موثر سوا اللہ تعالی کے اور موقوف علیہ بمعنی لولاہ لامتنع کی ثابت نہین
کیا تا کہ اعتراض اوسپر متوجہہ ہو اگر موسوس کہی کہ قول قایل کا کر نہین سکتا دلالت
کرتا ہی سلب قدرت پر اس فعل پر بدون اس سبب کے تو سبب موقوف علیہ بمعنی لولاہ
لامتنع کی یا موثر سوا ذات اللہ تعالی کے افعال آلہی کے واسطی اس قایل نی
ثابت کیا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ اعتراض جو کرتا ہی اوسکو شعور نہین وہ بی شعور
ہی اس لفظ کے استعمال سے یہہ لفظ دو معنون مین آتا ہی ایک معنی اوسکا نفی
قدرت فاعل کے اوس فعل پر جیسی کہتی ہین آدمی نہ اڑتا ہی نہ اڑ سکتا ہی اور کبوتر
مثلا اڑ سکتا ہے اور اڑتا ہے دوسرے معنی نفی اوس فعل کے کہ جسکی کرنی میں
مصلحت فوت ہو جیسے کہتے ہین زبردست جو کمزور کو ایک گالی بہی دی لی تو وہ
کمزور لوٹ کر اسکو بی حمایتی کے گالی نہین دی سکتا کہ کہین اوسکو مار نہ لگی اور یہہ
معنی اوسکی نہین کہ کمزور کے زبان اسوقت گونگی ہو جاتی ہے کہ قدرت اوسکو

سکالی پر نہین رہتی انشاء الله خان کہتی ہین ؎ ہمنشین تو جو یہہ کہتا ہی کہ قدر عز
ہی بہت + اب بہی آوازہ وہ کب مجکو سنا سکتی ہین + ای نہ آواز سنادین بہجی در تک
اکثر اپنی بانوون کی گردن کو تو بچا سکتی ہین + دوسرے غزل مین کہتی ہین ؎
غیر سرگرم سخن ہمتسی ہے کیا کبہی بہلا + ہم نہ رہ سکتی ہین اسوقت نہ ٹل سکتی ہین +
تیسرے غزل مین بہی یہہ ہی اور خواجہ میر درد صاحب اور میر تقی کے کلام مین
یہہ بہت ہی پر دو آوین اونکی ہمارے پاس نہین کہ اونسی لکہا جاتا بعد اس تحقیق
کی پہر یہہ جو کوئے عالم ربانی پر اعتراض کریے تو وہ مصداق ہوگا اس
طغرا کی مصرع کا ؎ بر خرنمی توان زخریت عتاب کرد عالم ربانی کے کلام مین یہی
دوسرا معنی مراد ہے اور اس دوسرے معنی کے تعین پر قرینہ یہہ قایم کیا ہے
وہ یہہ قول ہے اوسکا کہ کہین لوگون کی دلمین اس آئین کی قدر نہ گہٹ جاوے
تو اس قرینہ لفظی سے معلوم ہوا کہ اوسکی معنی یہہ ہین کہ درگذر کرنا مقدور تو ہے پر واسطے
رعایت اس مصلحت کی کہ فوت نہو جاوے درگذر نہین کر سکتا تو جیسی پہلی مثال
مین گونگا ہو جانا زبان کا نہین سمجہا جاتا ایسا ہی یہان بہی بے مقدور ہونا سمجہنا
بی شعوری ہی تحقیق اس محاورہ کی یہہ ہے کہ سکتا ہے یا نہین سکتا ہے اصل
معنی اوسکی قدرت رکہتا ہی یا نہین رکہتا لیکن ثبوت اور عدم ثبوت قدرت کا کبہی
باعتبار نفس ذات قدرت کی معتبر ہوتا ہی اور کبہی باعتبار مقارنت مصلحت کے تو اس تقدیر
پر کر سکتا ہی اسکی معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے رکہتا ہی اور نہین کر سکتا اوسکی معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے نہین رکہتا
جہان مصلحت اوس فعل کے کرنے مین فوت ہو تو وہان یہہ کہنا صحیح ہے کہ نہین کر سکتا اوسکی
معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے نہین ہی یعنی نفی اس مقید کی باعتبار نفی قید مصلحت
کی ہے اگرچہ مطلق کہ وہ اصل قدرت ہی ثابت ہو اور بیچ ضمن مقید دوسرے کی کہ وہ قدرت

سا ہے عدم مصلحت کے ہی پای جاوے اور یہہ محاورہ صرف ہندی ہی کا نہین بلکہ
عرب کا بہی محاورہ ہی جیسی کریمہ اذ قال الحواریون یا عیسی ابن مریم
هل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدة من السماء بیضاوی مین ہل
یستطیع کے تین توجیہین مین ایک یہہ ہے کہ وقیل هذه الاستطاعة علی ما یقتضیه
الحکمة والارادة لا علی ما یقتضیه القدرة انتہی آیہ مین غور کرنے سے
یہی توجیہہ خوب معلوم ہوتی ہے پر مختصر یہہ کہ سبب بہ نظر قدرت کی درکار نہین اور نظر
حکمت کی درکار ہے اور یہہ مراد عالم ربانی کے ہی یہہ جو موسوس نے کہا اپنی فضل
وکرم سے عاصی کو عذاب نہ دے ہو سکتا ہی اور عفو کبایر بے توبہ جایز ہے ہم کہتی ہین
کہ اسکا انکار عالم ربانی نے کب کیا ہے جو یہہ خرافات ذکر کر رہا ہے بنظر حکیم ہونی باد شاہ
کی عالم ربانی نے تو یون کہا ہی کہ بی سبب درگذر نہین کر سکتا بلحاظ مراعات اپنی حکمت کے
کہ کوئی فعل اس حکیم کا حکمت سے خالی نہین تو عاصی کو جو اپنی فضل وکرم سے عذاب
نہ دے اور کبایر بے توبہ کو عفو کردے تو وہان بہی کچہہ حکمت ہوگی پر وہ حکمت غامضہ
ہی کہ کسیکی علم مین نہین آئی اگر اور سبب نہین تو وہی حکمت سبب ہے پر اتنا جاننا چاہیے
کہ عفو کبایر بی توبہ سے بی عذاب کئے ہوئی کم ہوگا اور عذاب کی پیچہی شفاعت کے
سبب عفو بہت ہوگا تو یہہ معتزلہ کے برخلاف ہوا کہ وہ مرتکب کبیرہ بی توبہ کو مخلد فی
النار کہتی ہین اور وہ معتزلہ جو کہتی ہین عذاب منقطع ہوجاویگا اونسی یہہ فرق ہے
کہ ہم ہر شخص کے بعضین احتمال مغفرت کا بلا دخول نار کی کہتی ہین کہ جسکو چاہی مغفرت
کردی بخلاف اونکی اور بعد دخول نار کے ہم سبب خروج کا شفاعت کہتی ہین بخلاف
اونکی کہ وہ اس شفاعت کی قایل نہین اور یہہ قول موسوس کا او غضب یہہ کیا کہ
کبیرہ کے عفو سے بعد توبہ کے سے انکار کیا یہہ قول مخترع موسوس نے اور غلط

نہیں جانشا دکہلا کہ اسمین انکار ہو عفو کا بلکہ صریح عفو کا اثبات اور اقرار ہے پر عفو کی
کیفیت بیان کی ساتہہ وہ یہہ کہ ذنب خائف کی عفو کی ساتہہ مراعات حکمت اور
مصلحت کی بہی چاہیے جو لایق ہی شان حکیم کے کہ کوئی فعل اوسکا خالی حکمت سے
نہین ہوتا جیسیکہ مقرر ہے اور بیضاوی مین مذکور ہو چکا اور مراعات حکمت کے
یون بہی کہ ایک مصلحت اور حکمت کو سبب بنا کر عفو کیجئے اور وہ حکمت کہ جسکو سبب
بنایا وہ شفاعت ہی اور اگر یون نکیجئے تو آئین بادشاہ کی قدر لوگون کے دلون سے
گہٹ جاوے اور محض مطیع فرمان بردار اور یہہ مجرم خائف برابر ہو جاوین اصلی
نجات تو دونو فریق کو دی پر اول کو بلا شفاعت کہ حاجت اونکو اس شفاعت کے
نہتی اور دوسرے فریق کو شفاعت کی ساتہہ اسمین آئین بہی باقی رہے اور
شفیعون کی عزت اور درجات زیادہ بڑہی اور دونو فریق برابر بہی ہوئے
فرق رہا تو یہہ بڑے حکمت اور مصلحت ہوئے اور یہہ وسوسہ موسوس کا کہ اس
جرات سے درگذر نہین کر سکتا انتہی یہہ تو مذکور ہو چکا ہے کہ اسکی معنی یہہ ہین
کہ بے سبب عفو کرنے مین قدرت تو ہے پر مصلحت اوسکی ساتہہ نہین تو نفی لفظ
قدرت کی اس لفظ سے سمجہنا حضور صاحب جو ساتہہ قرینے کے ہو کہ یہان نفی ہونا
مصلحت کے ساتہہ قدرت کی مراد ہے نہ نفی قدرت کی تو یہہ سمجہہ محض حمق
اور بے شعوری ہی جیسیکہ بیان ہو چکا اور یہہ قول موسوس کا کہ اسمین معتزلہ
سے بہی ترقی کی الخ یہہ حمق در حمق ہی اور بے شعوری پر بے شعوری ہی ابہی
مکرر معلوم ہوا کہ اوسکی معنی تو یہہ ہین کہ بے سبب درگذر کرنے مین مصلحت نہین
ہی اور حکیم کا کوئی فعل خالی مصلحت سے نہین ہوتا اور یہہ معنی نہین ہین کہ بے سبب
عفو کرے تو اسپر قدرت نہین اسلئے کہ قرینہ مانعہ اس ارادہ سے عالم ربانی نے خود

اسی کلام مین اپنی ذکر کر دیا ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا اور باقی کلام متعلق اس مقام کو
چھٹی وسوسہ کے دفع مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی **چھٹا وسوسہ قول**
موسوس کا چھٹا مقولہ بے سبب درکار نہین کرسکتا جماعت نے کہا
یہہ بہی مخالف ہے اہل سنت جماعت کی مذہب سے اللہ تعالی کے افعال کے واسطے
سبب درکار نہین معتزلہ جو قایل ہوئے وجوب تعلیل کے واسطے افعال آلہی کے
اہل سنت نے اونپر رد کیا شرح مواقف وغیرہ مین مفصل لکھا ہے قول اس موسوس
کا چھٹا مقولہ بے سبب درکار نہین کرسکتا الی قولہ سبب درکار نہین اسکا دفع تو اس سے
پہلی پانچوین وسوسہ کے دفع مین معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ تعالی نے آپ اپنے کلام
قدیم مین اپنی افعال کے سبب فرمائی ہین اور تمام عالم مین اوس خالق حکیم نے سب
مسببات کو اونکی اسباب سے مربوط اور منوط کر کے اون سبکو پیدا کیا ہے تو اوس مین
اوس حکیم علیم قادر کامل القدرت کی عظمت اور حکمت معلوم کر کے عباد کہتی ہین ربنا ما
خلقت هذا باطلا - تو پہر اس بیہودہ کی کہنی سے اللہ تعالی کے افعال کو سبب
درکار نہین یہہ لازم آیا کہ جو چیز اوس خالق تعالی کو اپنی افعال کے لئی کسی وجہ
سے بکار نہ تہی گو بنا بر مصلحت درکار ہوتی وہ اوسی اپنی کار مین لایا وہو کما تری
دوسرے اس جہالت کو دیکہو کہ دعوی تو نفی سبب کا اور نفی تعلیل کے جو اہل سنت نے
کی ہی نفی اوسکی ٹہیرائی تو اس سے ثابت ہوا کہ سبب اور علت اسکی نزدیک ایک ہے
جیسی اصطلاح فلسفی کے ہی پہر یہہ موسوس اتنا نہین جانتا کہ اصطلاح شرعی مین سبب
اور علت دونون آپسمین مباین ہین جیسی انسان اور فرس علت کی مفہوم مین تاثیر
یا باعث ہونا معتبر ہے سبب کی مفہوم مین نفی تاثیر کے یا باعث ہونی کے ایک مباین کے
نفی سے دوسرے مباین کی نفی لازم نہین آتی بلکہ کبہی جمع ہوتے ہین جیسے زید انسان

ہی اور لازم کلام یہان فلسفیات مین نہین کہ اوسکی اصطلاح پر کلام کی بنا ہو بلکہ
شرعیات مین ہے تو اوسیکی اصطلاح چاہیئے پہر معتزلہ جو تعلیل کے قایل ہین اور
اہل سنت نے اوسپر رد کیا یعنی تعلیل باطل کیے تو وہ تعلیل ہے ساتہہ علت غائی
کی وہ علت غائیہ کہ موثر ہوتی ہے فاعلیت مین فاعل کے یا تعلیل ہے ساتہہ
غرض کے وہ غرض کہ فاعل اوس غرض سے اپنی تکمیل کرتا ہے اور اللہ تعالے
اون دونون سے منزہ ہے تو وہ متعلل ہے کسی علت غائی سے نہ وہ مستکمل
کسی غرض سے جیسی کتب عقاید مین مذکور ہے نہ مطلق تعلیل کہ وہ جائز ہے اسلئے
کہ ماتریدیہ کی یہان افعال آلہی معلل ہین ساتہہ مصالح عباد کے لیکن اصلح
اونکی نزدیک اللہ تعالی پر واجب نہین بخلاف معتزلہ کے کہ وہ واجب کہتی
ہین تو دونو مذہبون مین فرق ہو گیا بلکہ بعضی ماتریدیہ نے فرمایا ہی کہ جو کوئے
تعلیل سے انکار کرتا ہے تو وہ نبوت کا منکر ہے تو دعوی اور دلیل
موسوس کے دونو غلط ہوئے اب وہ باتین جو ہمنی اس موسوس کے تغلیط کے
لئی ذکر کے ہین اونکی سند سنو صدر الشریعت رح نی جو ماتریدی ہین فرمایا ہے و
اما القسم الثانی من الحکم وهو الذی یکون حکما بتعلق شی
لشی اخر فالشی المتعلق ان کان داخلا فی الاخر فهو رکن والا
فان کان موثرا فیه علی ما ذکرنا فی القیاس فعلة والا فان
کان موصلا الیه فی الجملة فسبب والا فان توقف علیه وجوده
فشرط والا فعلامة اقل من ان یدل علی وجوده فعلامة انتهی
دیکہو علت مین تاثیر اور سبب مین عدم تاثیر معتبر کیے تو آپس مین متباین ہو گئی اور
دوسرے جگہہ فرمایا ہے العلة قبل المعرف ویشکل بالعلامة اختلفوا

فی تعریف العلة فقال البعض هی المعرف ای ما یکون والا علی
وجود الحکم و قالوا العلل الشرعیة کلها معرفات لانها لیست
فی الحقیقة بموثرة بل الموثر هو الله تعالی قلنا یدخل العلامة
فی تعریف العلة و لا یبقی الفرق بینهما لکن الفرق ثابت لان
الاحکام بالنسبة الینا مضافة الی العلل کالملك الی الشراء و
القصاص الی القتل و لیست الاحکام مضافة الی العلامات
کالرجم الی الاحصان فلابد من الفرق بین العلة و العلامة
وقیل الموثر وهی فی الحقیقة لیست بموثرة اعلم ان البعض عرفوا
العلة بالموثرة والمراد بالموثر ما به وجود الشی کالشمس للضوء
والنار للاحراق والبعض ابطلوا تعریف العلة بالموثر بانها فی الحقیقة
لیست بموثرة بل العلل الشرعیة کلها معرفات لان الحکم قدیم فلا
یوثر فیه الحادث و الجواب عن هذا انا قد ذکرنا ان الحکم المصطلح
مشائخ حکم الله تعالی فان ایجاب الله تعالی قدیم والوجوب حادث
فالمراد من الموثر فی الحکم لیس انه موثر فی الایجاب القدیم
بل فی الوجوب الحادث بمعنی ان الله تعالی رتب بالایجاب
القدیم الوجوب علی امر حادث کالدلوك مثلا والمراد بکونه
موثرا ان الله تعالی حکم بوجوب ذلك الاثر بذلك الامر کا
القصاص بالقتل و الاحراق بالنار ولا فرق فی هذا بین العلل
العقلیة و الشرعیة فکل من جعل العلل العقلیة موثرة بذاتها
یجعل الشرعیة کذلك وهم المعتزلة فکما کان النار علة للاحراق

عندهم بالذات بل خلق الله تعالى الاحراق كان القتل العمد بغير حق علة لوجوب القصاص ايضا عقلا وكل من جعل العلل العقلية موثرة بمعنى انه جرى العادة الالهية بخلق الاثر عقيب ذلك الشئ كخلق الاحراق عقيب مماسة النار لا انها موثرة بذواتها يجعل العلل الشرعية كذلك بانه حكم انه كلما وجد ذلك الشئ يوجد عقيبه الوجوب حسب وجود الاحراق عقيب مماسة النار فان المتولدات بخلق الله تعالى عند اهل السنة والجماعة على ما عرف فى علم الكلام الا ان يقال بالنسبة الينا فان الاحكام يضاف الى الاسباب فى حقنا فانا مبتلون بنسبة الاحكام الى الاسباب الظاهرة فيجب القصاص بالقتل وان كان فى الحقيقة المقتول ميت باجله ففى ظاهر الشرع الاحكام مضافة الى الاسباب فهذا معنى كونها موثرة وقيل الباعث لا على سبيل الايجاب بعض الناس عرف العلة بالباعث يعنى يكون باعثا للشارع على شرع الحكم كما فى قولك جئتك لاكرامك فالاكرام باعث على المجئ والقتل العمد باعث للشارع على شرع القصاص صيانة للنفوس وقوله لا على سبيل الايجاب احترازا عن مذهب المعتزلة فان العلة يوجب على الله تعالى شرع الحكم عندهم على ما عرف ان الاصلح للعباد واجب على الله تعالى عندهم

اي المشتمل على حكمة مقصودة للشارع فى شرعية الحكم
وهذا التفسير الباعث لا على سبيل الايجاب فالمراد من
الحكمة المصلحة والمراد من كونه مشتملا على الحكمة ان
ترتب الحكم على هذا العلة محصل للحكمة فان العلة لوجوب
القصاص القتل العمد العدوان ولا يتصور اشتماله على
الحكمة الا بهذا المعنى من جلب نفع اى الى العباد او دفع ضرر
اى عن العباد فهذا مبنى على ان افعال الله تعالى معللة
بمصالح العباد عندنا مع ان الاصلح لا يكون واجبا عليه
تعالى خلافا للمعتزلة وما ابعد عن الحق من قال انها غير
معللة بها فان بعثة الانبياء عليهم السلام لاهتداء الخلق
واظهار المعجزات لتصديقهم فمن انكر التعليل فقد انكر
النبوة **وقوله تعالى** وما خلقت الجن والانس الا
ليعبدون وما امروا الا ليعبدوا الله وامثال ذلك كثيرة
فى القرآن ودالة على ما قلنا وايضا لو لم يفعل لغرض اصلا
يلزم العبث ودليلهم انه ان فعل لغرض فان لم يكن حصول
ذلك الغرض اولى به من عدمه امتنع منه فعله وان كان
اولى به كان مستكملا به فيكون ناقصا وقد قيل عليه انه
انما يكون مستكملا به لو كان الغرض راجعا اليه وههنا راجع
الى العباد واجابوا عن ذلك بان تحصيل مصلحة العبد و
عدمه ان استويا بالنسبة اليه لا يكون غرضا له وداعيا

لله الی الفعل لانه حینئذ یلزم الترجیح من غیر مرجح وان
لم یستویا بالنسبة الیه یکون فعله اولی فیلزم الاستکمال
اقول هذا الجواب غیر مرضی لانا لانسلم ان یستویا با
لنسبة الیه لایکون غرضا وداعیا ولانسلم ان الترجیح
من غیر مرجح لم لایجوز ان یکون الاولویة بالنسبة الی
العباد مرجحا؟ علی ان الترجیح من غیر المرجح لزوم من
مذهبکم انتهی علامہ تفتازانی رحمہ اللہ علیہ نے باوجود اشعریہ ہونیکے
اس قول کو صدر الشریعت نے قبول کیا اور اسپر استدلال فرمایا یون کہا
ومن انکر التعلیل فقد انکر النبوة لان تعلیل بعثة النبی
علیه السلام باهتداء الخلق لازم لها وکذا تعلیل اظهار
المعجزة علی ید النبی علیه السلام بتصدیق الخلق وانکار اللازم
انکار للملزوم لانتفاء الملزوم بانتفاء اللازم انتهی تو
معلوم ہوا کہ علامہ کے نزدیک بھی یہی تعلیل حق ہے اس مسئلے مین تین مذہب ہین
ایک یہہ کہ افعال الٰہی معلل ہین ساتھہ علت غائیہ اور غرض کے اسلئے کہ فعل خالی
غرض اور غایت سے عبث ہے اور اللہ تعالی کا فعل عبث ہونیسے منزہ ہے
یہہ مذہب معتزلہ کا ہے دوسرا یہہ کہ معلل نہین اسلئے کہ علت غائیہ علت
ہوتی ہے فاعلیت فاعل کی اور غرض مکمل ہوتے ہے فاعل کے اور اللہ تعالے
منزہ ہے اس سے کہ اپنی فاعل ہونے مین منفعل ہو کسی علت غائیہ سے یا مستکمل
ہو کسی غرض سے ان الله غنی عن العالمین اور فعل خالی غرض سے تو عبث
ہوتا ہے کہ مشتمل حکمت اور مصلحت پر نہ ہو سو فعل الٰہی اگرچہ خالی علت غائیہ

اور غرض سے ہے پر خالی حکم اور مصالح عباد اور مخلوق سے نہین تو عبث
نہوا یہہ مذہب ہے اشاعرہ کا تیسرا یہہ کہ فعل الہی معلل نہین ساتہہ اوس
علت غائی کی کہ علت ہو فاعلیت فاعل کے اور نہ ساتہہ اوس غرض کے کہ موجب
تکمیل فاعل کے ہو پر معلل ہین ساتہہ حکم اور مصالح عباد اور مخلوق کے سو یہہ حکمت
اور مصلحت غرض اور علت غائی ہوئے بمعنی باعث کی اوپر فعل کے نہ وہ معنی باعث
کا جسکو اشاعرہ رد کرتے ہین کہ فاعلیت فاعل کے علت یا موجب تکمیل فاعل کے
بلکہ اس معنی کر جو صدر الشریعت نی عبارت منقولہ مین فرمایا ہے یہہ مذہب تیسرا
ماتریدیہ کا ہے اور اسی مذہب کو صدر الشریعت نی مدلل کیا یہہ تینون مذہب اس
عبارت مین جو ہمنی نقل کی مذکور ہین مذہب ماتریدیہ کا جو سواد اعظم اس امت مرحوم
کی ہین وسط ہی مذاہب ثلاثہ کا نہ اسمین اثبات تعلیل کا بطور معتزلہ کے نہ انکار تعلیل کا
بالکل بطور اشاعرہ کے بلکہ تعلیل ہے پر حکم اور مصالح عباد اور مخلوق کے ساتہہ اب
جرح اور تعدیل مقدمات دلیل ماتریدیہ کی طول چاہتا ہی اور غرض ہے اس سے
متعلق نہین اس لئی کہ مقصود تو صرف مذاہب کا بیان ہی وہ تفصیل فی الجملہ کے
ساتہہ بیان کر دیا اب ثابت ہوا کہ افعال الہی کے اسباب تو نصوص قطعیہ قران
مجید سے ثابت ہین منکر ان اسباب کا منکر ہی نصوص قطعیہ قران کا ایسی منکر کا
جو حکم شرع مین ہی علما جانتے ہین پر یہہ گمراہ انکار کرنی مین نص قطعی قران کی سے
کچہہ اندیشہ نہین کرتا جیسی نص قطعی قل لا یعلم من فی السموت والارض
الغیب الا اللہ اسنی اسکا اپنی رسالہ مین جسکا نام جواہر منظومہ ہے انکار کیا ہی
اور ملا علی قاری نی شرح فقہ اکبر مین منکر اس نص کے کو کافر کہا ہے بیت اوس
رسالہ کے یہہ ہے بیت الغرض ہر امتی پر ہی جلی + غیب دانی غیب کو ہے آپکے

عبارت ملا علی قاری کے شرح کی یہہ ہے ثم اعلم ان الانبیاء علیہم
السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمہم اللہ تعالے
احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیہ
السلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من فی
السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسامرۃ اور ایسا ہی ہے
یہہ قول حق تعالی کا ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما
مسنی السوء بیان اسکی خطا کا یہہ ہی کہ جس مغیبات کی کوئی خبر دی کسیکی اعلام
اور اخبار سے تو اوسکو غیب دانی اور غیب گوئی نہیں کہتی جیسے کوئی اندلس کا حال
مثلا سیحون میں سنکر بتادی تو اوسکو نہ کہینگے کہ یہہ غیب دانی اور غیب گو ہے
ہی انبیا علیہ السلام کو اعلام الہی سے غیب معلوم ہوتا تھا تو اوسکو غیب دانی
اور غیب گوئی نہیں کہتی کہ یہہ منافی ہی نفی علم غیب کو جو مضمون دونوں آیت کریمہ
کا ہی اسباب فعل الہی کے تو ثابت ہین قران مجید مین باقی رہا کلام تعلیل مین سو وہ
بہی موافق مذہب سواد اعظم کے ثابت ہوا اب صاف اور صریح ثابت ہو گیا کہ یہہ
جو اس موسوس نی جہوٹی وسوسہ مین کہا ہی کہ نہ افعال الہی کے اسباب نہ تعلیل
پہر اس سی عالم ربانی پر طعن کیا سو صرف وسوسہ خناس ہے اللہ تعالی اپنے
عباد مومنین کو اس سے بچاوے جیسا کہ فرمایا ہی ان عبادی لیس لک علیہم
سلطان حاصل کلام عالم ربانی کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کو ہر چیز پر قدرت ہی
اور ہر فعل مین حکمت ہی کیونکہ وہ تو قدیر و حکیم ہی تو اعتقاد نفی قدرت کا جیسے
ضلالت ہی انکار نفی حکمت کا بہی ویسی ہی گمراہی ہے اسیواسطے اللہ تعالے
مغفرت کی واسطے یہہ کچہہ سبب پیدا کر دیگا جیسے شفاعت اور معتقد دونوں کا جیسے

قدرت اور حکمت کا وہی مہتدیہ ہے اور راشد ہی اور یہی مذہب ہی خواص اہل سنت
اور جماعت کا یعنی صوفیہ کرام کا اس مذہب کی بیان میں حضرت ابو سعید ابو الخیر
رحمۃ اللہ علیہ سے ایک رباعی ہے اور بعضی اولیاء اللہ نے اوسکی شرح کیے
ہی تو وہ رباعی اور وہ شرح یہاں نقل کرنا مناسب ہے کہ دوسرے خواص کے جز کشش
جاذب ہے رباعی زلفش بکشی شبی دراز آید از و + چون بگذاری چنگل باز آید از و +
گر یک گره از پیچ و خمش بکشائی + عالم عالم مشک طراز آید از و + گویند این رباعی را حضرت
شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سره در سر قضا و قدر گفته است بخاطر فاطر در حل آن
چند وجه مخطور می گردد وجه اول آنکه حضرت حق سبحانه بحکمت بالغه خویش قدرت
کامله خود را در پرده حکمت مستور ساخته است و اسباب را که مقتضای حکمت است
روپوش قدرت گردانیده و نصوص قاطع دعوت بر قدرت خود نموده و نیز دلالت
بر ابقای سنت و حکمت فرموده و کمال را بجمع میان سبب و مسبب نموده و بدین سبب
ستایش حضرت یعقوب علی نبینا و علیه الصلوة والسلام که جمع نمود میان هر دو در
کتاب مجید خود کرد جائیکه گفت انه لذو علم لما علمناه ولکن اکثر الناس
لا یعلمون پس هر که نظر او بر عالم حکمت مقصور شده در بند اسباب ماند و بقدرت
مسبب حقیقی جل سلطانه پی نبرد ضال شد و عالمی را بگمراهی برد و هر که سبب را از میان
معطلا بر داشت و از حکمت حکیم مطلق عز برهانه چشم پوشید کارخانه بزرگ خداوندی
را عز وجل معطل ساخت و کار را بر اهل عالم بند نمود و هر که سبب را در میان آورد و موثر
حقیقی در جمیع اشیاء فعل حق را جل وعلا دید بمرکز حق مهتدی گشت و از هر دو مهلکه وارست
و عالم را بهدایت کشید زلف که در مجاز ساتر روی محبوب است در رباعی حضرت شیخ
گویا کنایه از حکمت است که روپوش قدرت است اگر آنرا بر دری قدرت بکشی و قدرت

را بان مستور ساز سے یا از انجو دکشی وبان درآویز سے ولی بقدرت بند سے شبے در از آید از و یعنی تاریکی و گمراہی کہ راہی بنور ہدایت ندارد از ان پدید آید چون بکشاے یعنی حکمت را از دست بدہی و اسباب را مطلقا فرو کذار سے چنگل باز آید از و یعنی تنگی و انقباض باوجود وسعت و بسط پدید آید گر یک گرہ از پیچ و خمش بکشا سے یعنی اگر سبب را ایجاد ار سے و گرہ پیچ و خم انرا کہ عالمی بان بند گشتہ و از پیچ ان رہائی نیافتہ و بحقیقت معاملہ نشناختہ بکشای و از بندش وا رہے و بحقیقت بشناسی باسر اینکہ در ایجاد اسباب مودع است کرہ را از روی آن بکشاے و بران اسرار اطلاع یابے از ضیق طریق خلاص شوے و بشناہ راہ حصول حقیقت ذی الجلال در آی و عالمی را راہنما گردی چنانچہ گفتہ است عالم عالم مشک طراز آید از و یعنی زلف کہ سبب ضلالت جمع کثیر است درین وقت وسیلہ ہدایت و رہنموے خلق مشک طراز کنایہ از ان است میگر ددما درین وقت حاصل مراین کس را از ان زلف مشک طراز است چہ مشک طراز چہ شکو است کہ در آفاق انتشار می یابد و عالمی بایت از ضلالت بہدایت می آید انتہی الوجہ الاول جو سب وجوہ کی ذکر کرنی مین تطویل بلا ضرورت ہی اس لئی کہ ہمارے مطلب کے ثبوت مین وجہ اول کافی ہے تو اسی ایک وجہ پر اکتفا کی گئی **ساتوان وسوسہ قول اس موسوس کا** ساتوان مقولہ ایک شخص کے تعریف مین لکھا از بسکہ عالی حضرت ایشان بود فطرت الخ یہہ وسوسہ مکرر کیا جاتا ہے سب پہلی دفعہ اضعف اور اوہن من حیث الثبوت ہی یہان یہہ اقتباس بالکل ہے وان اوہن البیوت لبیت العنکبوت پہلی دفع سے اس وسوسہ کے کئی باتین سمجھنی چاہئیں کہ وہ مقدمات دفع کی ہین ایک بات یہہ ہے کہ ایک شخص نے حضرت مجدد ماتہ سیزدہم

یعنی تیرھوین صدی کی مراد اس خناس سے ہین حضرت ممدوح ابقی اللہ تعالے
ظہور آثار ہدایۃ الی یوم البعث والنشور سید السادات بکمال تقوی متقی اہل زمان
خاندان عالی اونکی جناب کا تقوی ہے اور اتباع سنت مین مشہور آفاق لاکہ آدمی
دست حق پرست جناب اونکی سے اور دست خلفاؤن کے سے مہتدی ہوئے اور تایب
کفر اور شرک جلی اور خفی اور بدعات اور دوسرے کبایر اور صغایر سے ہوئے
اس خناس نے ظاہر مین تکفیر عالم ربانی سے کر کے اسلئے کہ کہا بعضون نے ایسی
کلام کرنیوالی کو کافر ہے کہا اور ایما اس بی ادبی کی اوس حضرت عمدہ اولاد
حضرت رسول اور بتول کے طرف کہی صلی اللہ علیہ وعلیہا وعلی سایر آلہ وسلم
تو یہہ وہی بات ہے کہ ہمنی مقدمہ مین کہی ہی کہ یہہ جامع ہے رفض اور خروج کو
اوسکی معنی یہہ کہ از روی تقیہ کے یہہ سنی حنفی اور باطن مین رافضی غالی اور
بی ادبی مین سادات کی متبع خارجیون کا گویا خارجی ہر چند یہہ تینون فرقی آپس مین
اضداد ہین پر حیثیات مذکورہ سے جمع ہونا ہو سکتا ہے ایک اسم پر سبیل حقیقت
و مجاز اور یہہ جو نام حضرت ممدوح کا لیا اور پردی مین بی ادبی سے کی اسکی دو سبب
ایک یہہ کہ مرید اور معتقد اونکی ہر شہر اور قریہ مین ہین تو مبادا اسکو سزا نہ پہونچی
دوسرے یہہ کہ خوف اپنی مذہب والون کا کیونکہ بعضی شیعہ جو بیوقوف ہین وہ
سید سنی کو سید نہین جانتی اور بی ادبی کرتے ہین پر وہ جو اپنی مذہب کی متقی ہین
وہ کہتی ہین کہ اعتقاد اور نسب اور وہ سید سنی کو یہہ ایذا نہین دیتی دوسرے یہ
یہہ بات ہے کہ ایک تشبیہ ہے اور ایک تسویہ ان دونون مین فرق ہے تشبیہ مین
مشبہ کو مشبہ بہ پر وجہ تشبیہ مین فوقیت اور قوت ہی حقیقۃ یا ادعاء بخلاف تسویہ کہ
ایک مساوی کو دوسرے پر نہ فوقیت نہ قوت اور یہہ نزدیک علماء بیان کی ظاہر ہے

بیان

یہان اوسکی تفصیل مین اطناب ہی خلاف مقتضای مقام کے تیسرے یہہ بات کہ تشبیہ سے
خصوصًا بطور اطلاق کے ساتہہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے جو ترفیع
اور اثبات رفعت مرتبہ مین منظور ہو اور پہر وہ مشبہ اہل دنیا سی ہو جیسی اکثر شعرا کرتے
ہین تو یہہ البتہ کفر ہی اور کمال بے ادبی اور جو منظور تشبیہ سے خصوصًا جو وجہہ مخصوص
مین ہو پہر بطور تحقیق کی یعنی بیان واقع اور ثبوت نفس الامری رفعت مرتبہ کے ہو پہر
وہ بہی بطور تبعیت اور تاسی کے پہر وہ تبعیت بہی طبعی ہو جیسی اولاد مین اپنی آباو
امہات کے یا تبعیت اختیاری جیسی کاملین اولاد اور امت مین جو قدم بقدم حضرت
سید المرسلین کے ہون صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور متبع کتاب اور سنت کے پہر
دونو تبعیتین جو جمع ہون تو اوسکی کمالات اور فضایل کا تو کیا کہنا چاہیی جیسی حضرت
مجدد ممدوح مین اور کچہہ کم کرکے عالم ربانی ہین حق تعالی فرماتا ہے قل ان
کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اس سے ثابت ہوا کہ متبع رسول اللہ
کا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم محبوب الہی بن جاتا ہی پہر کونسی نعمت ہے جو اپنے
محبوب کو موافق حکمت کی عنایت نہو گی اس اتباع مین مجدد مایۃ ثالثہ عشرہ بلکہ صد ہا سال سے
خاندان عالی حضرت ممدوح کا شہرہ آفاق ہی مگر اوسکا جاہل اور کاذب نزدیک خلایق
کی اور یہہ جو ہمنی کئی دعوے کئی کتاب اور سنت مین اور کلام اولیا اللہ مین موجود
اور مذکور مین ایک آیت تو مذکور ہوئے اور ذکر اوسکا ہم آگی کرین گے انشاء اللہ تعالی
اور شفا مین ہے قاضی عیاض کے وجہ خامس اور سابع مین بہی اسکا خلاف نہین
ہی بہہ خناس اگر ایسہ نہوتا تو شفا پر حوالہ کرتا ادسی شفا کو دیکہہ کر نا سمجہی سے مریض
مرض موت آخرت کا ہوا جیسی اوسکا بہی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے یہہ ایسہ جانتا ہے
کہ کسی نے شفا نہین دیکہی مین بے علمون کو فریب دیدونگا اور بعضون کو دیتا ہے

دیا بعد ذکر قرآن او حدیث اور کلام اولیاء اللہ کے عبارت شفا کے بہی مذکور ہوئے اور حمق اسکا ظاہر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے اللہ تعالے فرماتا ہی واما بنعمت ربک فحدث تو اس سے تحدیث ساتہہ نعمت رب کے اپنی حبیب پر واجب کیے اور فرمایا لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة اس تحدیث کو امت پر بہی واجب کیا تفسیر مظہری مین بعد اور حدیثون کی یہہ حدیث ہی **وعن** النعمان بن بشير قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على المنبر من لم يشكر القليل لم يشكر الكثير ومن لم يشكر الناس لم يشكر الله والتحديث بنعمة الله شكر وتركه كفر والجماعة رحمة الله والفرقة عذاب رواه البيهقي هذه الاحاديث تقتضي شكر المشايخ والاساتذة وحسن الثناء عليهم رضوان الله تعالے عليهم اجمعين اور بعد کئی سطرون کے ہی مسئلہ تحدیث النعمة شكرا من هذا القبيل الى قوله من طين اس مذکور سے ثابت ہوا کہ عالم ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول شکر ہے اور ادا واجب اور منکر اسکا جاہل گویا منکر کریمہ مذکورہ کا اور جو اس خناس نے اسکو بی ادبی کہا ہے وہ خطا ہے جیسی مجمل تو مقدمات مین معلوم ہوا مفصل بہی کہا جاویگا اب تشبیہ بر وجہ تحقیق کا بیان سنو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ شان مین حضرت سبط اکبر کے فرماتے ہین بابی اشبه بالنبي ليس شبيها بعلي وعلي يضحك اور بخاری مین بہی اسی مضمون سے حدیث مروی ہے اور سبط اصغر مین یہہ قول انس سے مروی ہے علمانے درمیان دونون کے توفیق کری ہی یہہ مقام اوسکی بیان کا نہین مطلب پہلی قول حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ ہی ہے کہ حضرت صدیق نے وقد ما لواسطہ کے تشبیہ ساتہہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے دی ہے یعنی اشبہ فرمایا

اسکی تشبیہ کر کمال مشابہت ہی جیسی عالم ربانی کہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے اقتدوا من بعدی بابی بکر و عمر اور حق تعالیٰ فرمایا وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا اور نیز ہے مشکوٰۃ مین باب بلوغ الصغیر حضانتہ کی پہلی فصل مین حدیث متفق علیہ مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب کو اشبہت خلقی وخلقی تو جو عالم ربانی نے تشبیہ بر وجہ واقع فرزند رسول اللہ بالواسطہ کے یعنی حضرت سید احمد علیہ الرحمۃ والغفران کے جو فرزند جسمی اور روحی دونوں ہین حضرت رسول اللہ کے حضرت رسول اللہ سے ہی صلی اللہ علیہ وسلم تو شکر ہے اللہ تعالیٰ کا اور یہہ موافق اجازت اللہ رب العالمین اور حضرت رسول رب العالمین کے ہی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم منکر اسکا منکر دونون اجازتون کا ہی اور منکر اللہ تعالیٰ کے منکر کا اسکا حکم جو شرع مین ہی علما جانتے ہین تفسیر مظہری مین پنجی کریمہ وصدقت بکلمات ربہا وکتبہ وکانت من القانتین کی مذکور ہی عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا اٰسیۃ امراۃ فرعون ومریم بنت عمران وان فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام رواہ احمد والشیخان فی الصحیحین والترمذی وابن ماجہ ورواہ الثعلبی وابو نعیم فی الحلیۃ بلفظ کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا اربع اٰسیۃ بنت مزاحم امراۃ فرعون ومریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وفضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی الطعام قلت لعل المراد بالکمال الا...

الی کمالات النبوة وما فوقها ورواية الصحيحين كانها اخبار عن
الامم الماضية حيث كثر الانبياء فيهم ولم تبلغ درجة كمالات
النبوة من النساء الا آسية ومريم انتهى اور اسی کے موافق ایک سو
چوہترویں مکتوب حضرت شیخ محمد معصوم ابن امام ربانی اویسی رحمانی کاشف اسرار
سبع مثانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہما کی میں ہی مخدوما بزرگان
با عمل بسنت اختیار کردہ اند و از بدعت اجتناب فرمودہ امور یکہ دریں محدث
گشتہ است ہر چند بظاہر در باطن نافع نماید بران عمل نمی نمایند و اتباع سنت
را اگرچہ در حقیقت سود نماید از دست نمی دہند لہذا کارخانہ ایشان بلند آمد پیش طالبان
وصول شان مرتفع گردید و بدایۃ ایشان نہایۃ آمیز گشت و از حقیقت کار آگاہی یافتند
و از ظلال گذشتہ باصل پیوستند و از کمالات مخصوصہ انبیا علیہم التحیات والتسلیمات
بہرہ کامل گرفتند و حکم نمودند کہ نبوت افضل از ولایت است اگرچہ ولایت آن
نبی بود و حکمی کہ برخلاف آن بود بر سکر وقتی محمول داشتند اگرچہ شمہ از حقیقت
معاملہ این اکابر در میان آرد نزدیک است کہ نزدیکان دوری جویند و واصلان
راہ ہجر پویند مستمع از ہوش رود و متکلم را تاب نماند ؎ فرماید حافظ این ہمہ آخر
بہرزہ چیست ؎ ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ست ؎ متشابہات قرآنی رمزیست از ان
و مقطعات فرقانی ایمائیست بان این دولت باصالت نصیب انبیاء کرام است علیہم
الصلوة والتسلیمات و کمل ورثہ را از اتباع این بزرگواران نیز نصیبی ست بوراثت
ولو علی سبیل القلة والندرة فعلیک باتباع خاتم الرسل علیہ و
علیہم الصلوة والتسلیمات والسلام علیکم و علی من لدیکم دیکھو
تفسیر اور حدیث اور مکتوب میں تصریح ہی کہ جو دولت کہ انبیا علیہم السلام کو بالاصالت

نصیب

نصیب ہے اوسمین سے اونکی ورثہ کاملین کو بہ تبعیت اور وراثت کی حاصل ہوتے
ہیں تو کیسی وارث اکمل کو جو اصل فطرت مین کمال مشابہت ہو ذات مقدس
سے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بہ تبعیت اور وراثت قولیہ جیسی موافق قرآن
اور حدیث کے ہے جیسی مذکور ہوا موافق کلام اولیا کے بہی ہے باقی رہا کلام
امیہ بین خاص کرکے وہ آگی آویگا اب دیکہو مکتوب یکصد و نود و دومین اس
کمال مشابہت کی اصل فطرت مین گویا تصریح عبارت اس مکتوب کی یہی بسم اللہ
السلام علی رسول حضرت ایشان مارضی اللہ تعالی عنہ سے فرمودند کہ بقیہ از خلقت
سرور دین و دنیا علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام ماندہ بود وانرا اولش گویان
بیک فردے از دولتمندان امت او عطا فرمودہ اند و تخمیر طینیۃ او ازان نمودند
وازین راہ ان فرد را از اصالۃ بہرہ ور ساختہ اند ازان بقیہ بعد تخمیر طینۃ آن
فرد نیز بقیہ قلیلی ماندہ بود ان بقیہ نصیب یکی از منتسبان آن فرد آمدہ است
و تخمیر طینیۃ او ازان فرمودہ اند و ماندہ از آن حظی از اصالۃ نیز یافتہ ان ربک
واسع المغفرۃ اور بعد کئی سطرون کے یہہ عبارت ہی تو از حصول کمالات نبوت
مر بعضی افراد امت را بطریق تبعیت و وراثت لازم نمی آید کہ آن نبی باشد یا مساوات
با نبی پیدا کند چہ حصول کمالات نبوت دیگر است و حصول منصب نبوت دیگر چنانچہ
تحقیق این معنی بتفصیل در مکتوبات قدسیہ آیات حضرت ایشان مسطور است و
السلام علی من اتبع الہدے دیکہو اس مین تصریح ہی کہ بقیہ خلقت سرور دین و
دنیا علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام سے بطور اولش کے کسی فرد امت کو عنایت
ہوا اور اوس فرد کے تخمیر طینۃ کے اوس سے ہوئے تو اوس فرد کو کمال مشابہت
بدو فطرت مین جناب رسالتماب سے صلی اللہ علیہ وسلم بطور اولش اور

توریث اور تبعیت کی حاصل ہو سکے اور جو کوئی اسکو بر سبیل تاسی اور تحقیق کے
بیان کرے گا اوسنے بے ادبی اور بے توقیری العیاذ باللہ تعالے حضرت
ختم رسالت کے ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم اور ایسی صورت مین جو اثبات بے
ادبی اور بے توقیری مذکورہ کے نسبت اس خناس نے شفا کی طرف کی ہے سو یہہ
جھوٹا کذاب ہے شفا مین یہہ ہرگز نہین کہا ہے جیسی مذکور ہوگا اور ہے اسی
مکتوب مین تصریح ہے کہ کمالات نبوت بعض افراد امت کو بطریق تبعیت اور
وراثت کی حاصل ہوتے ہین اور اس سے نہ نبی ہونا اور نہ مساوی نبی کی ہونا
اوس فرد کو لازم آتا ہی پہر اسکو جو کوئی بیان بر سبیل تحقیق اور تاسی کرے
تو یہہ بیان پہر کیون بے ادبی اور بے توقیری مذکور ہوگی اگر کوئی کہی کہ ایسی فرد
کی حق مین جیسا مذکور ہوا جو تمنی مذکور کیا مسلم ہے پر عالم ربانی نے جسکی حق مین
جو کہا وہ ایسی نہ تہی تو جواب اسکا ہم حضرت قران مجید کے ہدایت اور راہنمائی
سی دیتی ہین کہ کفار کلام مجید مین بہتیرے ریب اور شک رکہتے تہے باوجود
اسکی حق تعالے فرماتا ہے ذلک الکتاب لاریب فیہ سبب اوسکا یہہ کہ دلایل
نفی ریب کی ایسی موجود ہین کہ جو اوسمین غور کیجاوے تو کوئی ریب باقی نہ رہے
تو بنظر ان دلایل کے کوئی ریب نہین تو اسی طرح دلایل کمالات اوس فرد کامل
کے کہ جس کے حق مین عالم ربانی نی وہ کلام کیا ہے صدہا موجود نہی دیکھنے
والون نی دیکھے اور سننے والون نی تواتر سنے تو کلام عالم ربانی کا صادق ہے
اور بطور تحقیق اور تاسی کی ہی منکر اوسکا برکات اولیا اللہ سے محروم اور بے نصیب
اب پہلی وجہ خامس اور وجہ سابع کے عبارت سمجھا دو نسخہ معتبر صحیح قاضی عیاض
کی شفا کی جمع کرکے بقدر ضرورت نقل کرتے ہین بعد اس کے عبارت سارے اس رسالہ

دیولہ

وسوسہ کیے ذکر کریں کے اور حمق اور بد دینی پر کی تنبیہ کریں کی ان اللہ تعالی

عبارت شفا کی یہ ہے **فصل** الوجه الخامس ان لا يقصد
نقصا ولا يذكر عيبا ولا سبا ولكنه ينزع ذكر بعض اوصافه
او يستشهد ببعض احوالہ صلی اللہ علیہ وسلم الجائزة عليه فی
الدنيا على طريق ضرب المثل والحجة لنفسه او لغيره او على التشبه
به او عند هضيمة نالته او غضاضة لحقته ليس على طريق التاسی
وطريق التحقيق بل على مقصد الترفيع لنفسه او لغيره
او على سبيل التمثيل وعدم التوقير لنبيه صلی اللہ علیہ
وسلم او قصد الهزل والتنذير بقوله كقول القائل
ان قيل فی السوء فقد قيل فی النبی وان كذبت فقد كذب
الانبياء او ان اذنبت فقد اذنبوا وان سلم من السنة الناس
ولم يسلم منهم الانبياء الله تعالی ورسله او قد صبرت
كما صبر اولوا العزم او كصبر ايوب او قد صبر نبی الله من عداه
وحلم على اكثر مما صبرت وكقول المتنبی انا فی امة تداركها الله
غريب كصالح فی ثمود ونحوه من اشعار المتعجرفين فی القول المتساهلين
فی الكلام كقول ابی العلاء ابن سليمان المعری كنت موسی وافته
بنت شعيب غير ان ليس فيكما فقير على ان اخر البيت شديد
وداخل فی باب الازراء والتحقير بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم
وتفضيل حال غيره عليه وكذلك قوله لولا انقطاع الوحی بعد محمد
قلنا محمد من ابيه بدل هو مثله فی الفضل الا انه لم ياته برسالة

جبريل وصدر البيت الثاني من هذا الفصل شديد التشبيه
على النبي في فضله بالنبي والعجز يحتمل لوجهين احدهما ان
هذه الفضيلة نفقت للممدوح والاخر استغناءه عنها وهذه
اشد ونحوه منه قول الاخر واذا رفعت راياتك صفقت بين جناحي
جبريل امين وقول الاخر من اهل العصر فر من الخلد واستجار
بنا فصبر الله قلب رضوان وكقول حسان المصيصي من شعراء
الاندلس في محمد بن عباد المعروف بالمعتمد وفي وزيره ابي بكر
بن زيدون كان ابا بكر ابي بكر الرضى وحسان حسان وانت
محمد الى امثال هذا وانما اكثرنا بشاهدها مع استثقالنا
حكايتها لتعريف امثلتها وتساهل كثير من الناس في ولوج
هذا الباب الضنك واستخفافهم فادح هذا العباء وقلة
علمهم بعظيم ما فيه من الوزر وكلامهم منه بما ليس لهم
علم وتحسبونه هينا وهو عند الله عظيم لا سيما الشعراء
اشدهم فيه تصريحا وللسانه تسريحا ابن هانئ الاندلسي
وابن سليمان المعري بل قد خرج من كلامهما هذا الى
حد الاستخفاف والنقص وصريح الكفر وقد اجبنا عنه
وغرضنا الان الكلام في هذا الفصل الذي سقناه امثلة فان
هذه كلها وان لم تتضمن سبا ولا اضافة الى الملائكة والانبياء
نقصا ولست اعني عجزي بيتي المعري ولا قصد قايلها ازراء او
غضا فما وقر النبوة ولا عظم الرسالة ولا عزز حرمة المصطفى

ولا عزة خطوة الكرامة حتى شبه من شبه في كرامة نالها
او معرة قصد الانتفاء منها او ضرب مثلا لتطييب مجلس او اغلاء
في وصف لتحسين كلامه بمن عظم الله خطره وشرف
قدره والزم توقيره وبره ونهى عن جهر القول له ورفع
الصوت عنده فحق هذا ان درئ عنه القتل الادب والسجن
وقوة تعزيره بحسب شنعة مقاله ومقتضى قبح ما نطق
به ومألوف عادته لمثله او ندوره وقرينة كلامه او ندمه
على ما سبق منه ولم يزل المتقدمون ينكرون مثل هذا ممن جاء به وقد
انكر الرشيد على ابي نواس فان يك باقي سحر فرعون فيكم فان
عصا موسى بكف خصيب وقال له يا ابن اللخناء انت المستهزئ
بعصى موسى وامر باخراجه عن عسكره من ليلته وذكر القاضي
القتبي ان مما اخذ عليه ايضا وكفر به او قارب قوله
في محمد الامين وتشبيهه اياه بالنبي صلى الله عليه وسلم
تنازع الاحمدان الشبه فاشتبها خلقا وخلقا كما قد
الشراكان اور مثل اسکی ہی بلکہ اشد اس سی یہہ شعر فارسی کا ہے تعریف میں محمد شاہ
بادشاہ کے کہ قایل اوسکا اور راضی ہونیوالا اس شعر سی مستحق گردن ماری جانے
کی تہی ع جہان ازین دو محمد گرفت رونق وجاہ * یکی محمد مرسل دوم محمد شاہ *
ظاہر میں تسویہ اور معنی میں تفضیل ممدوح اپنے کے اوپر حضرت سید کائنات افضل مخلوقات
کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی قدر کمالہ وجمالہ العیاذ باللہ تعالی اسلیئے کہ ممدوح اپنے
کو شاہ کرکے ذکر کیا اور سرور دو جہان کو صلی اللہ علیہ وسلم مرسل کرکے جو مقابلی

شاہ کیے اور بعد ایک ورق کے اسی وجہ خامس مین یہہ عبارت ہی وقال ابو الحسن
ایضا فی شاب معروف بالخیر قال لرجل شیا فقال له الرجل اسکت فانك
امی فقال الشاب الیس کان النبی امیا فشنع علیه مقاله وکفره
الناس واشفق الشاب مما قال واظهر الندم علیه فقال
ابو الحسن اما اطلاق الکفر علیه فخطاء لکنه مخطی باستشهاده بصفة
النبی صلی الله علیه وسلم وکون النبی امیا ایة له وکون هذا امیا نقیصة
فیه وجهالة ومن جهالته احتجاجه بصفة النبی صلی الله علیه وسلم
لکنه اذا استغفر وتاب واعترف ولجاء الی الله فیترك لان قوله
لاینتهی به الی حد القتل وطریقة الادب فطوع فاعله بالندم
علیه یوجب الکف عنه انتهی یہین تک عبارت وجہ خامس کے کہ منشاء امر
وسوسہ کا ہی نقل کی گئی اب تہوڑا سا بیان کہ متعلق اس عبارت منقولہ کے ہے
ذکر کر کے عبارت وجہ سابع کے بقدر مطلب کے ذکر کیجائیگی انشاء اللہ تعالی سننا
چاہئیے موافق اقرار اور تسلیم اس موسوس کے کہا جاتا ہے کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ
علیہ اس تشبیہ کو جو بر وجہ ترذیج ہو مذموم کہا ہی اور بر وجہ تاسی اور تحقیق کے جو ہو
اوسکی نفی کی ہے یعنی وہ مذموم نہین اس لئے کہ اس وجہ خامس مین کہا ہے
لیس علی طریق التاسی وطریق التحقیق بل علی مقصد الترفیع لنفسه او لغیرہ جیسے
معلوم ہوا تو ضرور ہوا واسطے دمع اس وسوسہ کے تعین کرنا محل اور موضع ترفیع
کا اور موضع اور محل تاسی اور تحقیق کا اور تمیز کرنی درمیان ان دونوں موضوع
کی تو کہا جاتا ہے کہ جو کوئی معنی کان بکون اور شہد بود کی جانتا ہے اور اس قدر
عقل رکہتا ہے کہ نوالہ روٹی کا موہنہ مین دیتا ہی نہ ناک مین وہ یہی سمجہیگا

اسکو کہ موضع ترفیع کا دہ ہی کہ مشبہ مادح او مشبہ ممدوح دونون اہل دنیا سے
ہوون اور باعث تشبیہ کا طمع دنیا کا جو مذموم ہے جیسی شعر امداح اہل دنیا کی کہ واسطی
حطام دنیا کی امرا جائر اور فساق کے مدح مین کیسا کیسا مبالغہ کرتے ہین اور شعرا
مین جو سب مثالین ذکر کے ہین ایسے ہین اور حق تعالی فرماتا ہی والشعراء یتبعہم الغاوون
الایہ اس کریمہ مین مذموم اور محمود دونون کا بیان ہی اور موضع تاسی اور تحقیق
کا وہ ہی کہ دونون اہل دین سی ہون اور غرض تشبیہ سے ثواب اخرت کا کہ وجوہ
ہی تو یہہ تشبیہ بر وجہ تحقیق کیون نہین ہوگی جیسی مرید متدین کامل سفے الدین اپنے
مشایخ کاملین کے حق مین ذکر کرتے ہین اور یہہ سب محل توریث اور تبعیت کا ہی جیسی
دونو مکتوبون مکتوب سی دریافت ہوا موضع تحقیق مین تشبیہ اور اسپر تفریع
دونون واقعی ہوتی ہین بخلاف موضع ترفیع کے وہان دونو ادعاے اور تخیلی
جیسی کوئے کہی زید مثل شیر کے ہی اس لئی لوگ اوسکی مقابلہ مین عاجز ہوجاتے
ہین تو یہہ عاجز ہو جانا اگر امر واقعی ہے تو یہہ تشبیہ بر وجہ تحقیق ہی اور اگر صرف
ادعاے اور تخیلی ہے تو یہہ تشبیہ بر وجہ ترفیع ہو گی اسلئی کہ تحقق معلول اور
علت کا ہی ایک طور پر جاہی اور عالم ربانی کی کلام مین تفریع امر واقعی ہے پہر
تشبیہ بر وجہ تحقیق کیون نہو گی نہین تو وجود معلول کا نفس الامر ہے اور وجود
علت کا ادعاے اور تخیلی ہذا خلف اگر کوئے کہی کہ جسکو تمنی تفریع قرار دیا وہ
تفریع ہی نہین تاکہ مشابہت واقعی ثابت ہو یہہ امیت ہی بطور عوام کے تو جیسی یہ امیت عوام
کی دلیل مشابہت واقعی کے نہین یہہ امیت بھی دلیل مشابہت واقعی کی نہین ہوسکتی فارق درمیان امیت عوام کے اور
اسکی کیا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ باوجود امیت کے جو علوم اور حقایق معارف
ایسی بیان کرین کہ علماء متبحرین کو موجب استعجاب ہو اور اوسکی سماعت سی اہل حقا

کا ایمان تازہ ہوا اور موجب ہدایت خلق اللہ کا ہو تو یہہ امیت ظلی ہے امیت نبوۃ کا اور تبعیت اور وراثت سے ہی حاصل ہوئی ہے اور کمال ہے نہ نقیصہ حضرت مجدد مائۃ ثالثہ عشرہ کی ایسی ہی ہے تھے چنانچہ ہزاران ہزار نے اسکو مشاہدہ کیا اور جو امیت کہ علوم وہبی اور بیان حقایق اور معارف سے معرا ہو وہ امیت جبلی اور فطری صرف ہی جیسی امیت عوام کے کہ یہہ نقص ہے نہ کمال امیت ظلی والی اولیاء اللہ کثرت سے اس امت مرحومہ میں پیدا ہوئے ہیں چنانچہ کتب کہ احوال اولیاء اللہ میں تصنیف ہوئے ہیں اون سے دریافت ہوتا ہی اب ہم عنقریب زمانے میں ذکر کرتے ہیں حال دو شخص کا ایک تو ایسے تھے تیرھوین صدی میں خلیل خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہجہان پور سے رام پور میں بہت آیا کرتے تھے ایک عالم متبحر نثر نویسی میں شعر گوئی میں بے بدل میرزا قتیل سی فارسی فلسفہ منطق میں یعنی علم معقول میں بے مثل علم منقول میں تفسیر حدیث میں اور فقہ اصول تصوف میں بے نظیر وہ فرماتے ہیں کہ خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمسے فرماتے کہ مولوی فصوص الحکم پڑھو ہمنے کسی فص مو سوسے یا عیسوی میں مثلا چند سطر پڑھیں فرماتے کہ ہم لوسے ہمتو اسکو نہین سمجھتے یہہ عربی ہے اسکا ترجمہ ہندی میں کرو جب دو چار سطر ہمنے ترجمہ کردیا تو فرماتے اب ٹھیرو پھر اوسکی بعد اس تقریر کو دراز کرتے اور بہت بیان کرتے اوسکی بعد جو ہم عبارت فص سکے پڑھتے تو وہی فرمایا ہوا ہوتا اور بارھوین صدی کی آخر حضرت شاہ عبد الرزاق بانسوی اپنے مرشد حضرت ملا نظام الدین صاحب واقف اسرار الٰہی سے کہ ایسی امی تھے جو سین مہملہ اور منقوطہ میں اوسکی تلفظ میں فرق نہوتا وہ بارہا فرماتے خبر دیتا ہی خبر دیتا اوسکی بعد الہام اپنا بیان فرماتے کبھی اوسمین فرق نہوتا یہان تک کہ ملک العلما مولینا عبد العلی صاحب اپنے تصانیف میں فرماتے ہین کہ متکلمین

سکے نزدیک الہام اسباب علم سے نہیں مگر ایسی کاملین کا الہام اسباب علم سے ہے اگرچہ علی العموم سیکا نہیں اور خانصاحب مقدم الذکر وقت تلاوت قران کی کسی حافظ کو پاس بیٹھا لیتی کہ کہیں ہم غلط نہ پڑہیں اور حفظ پڑہنا لکہنا نہیں جانتی ہتے تو دیکھو یہہ امیت خلی تو ریثی ہتی ہے اور کیا کمال ہے کہ بعضے افراد کاملین امت کو حاصل ہوتا ہے تو اُسکو بہے شفا مین مذموم نہیں کہا بلکہ جایز اور تعنیہ مظہر سے ثابت ہوا کہ یہہ شکر مشایخ کا مدلول کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث کا ہے اور واجب ہے تو نہایت محمود ہوا تو دیکھو عالم ربانی کیسے تارک دنیا باذل مال ونفس فے سبیل اللہ طالب ثواب آخرت کی اور شمۂ اونکی محامد اور مناقب کا مقدمہ مین مذکور ہوا تو کلام عالم ربانی کا ناسی اور تبعیت سید المرسلین کے ہے صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم بواسطہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے جیسے سبط اکبر مین مذکور ہوا رضی اللہ عنہ اور بلا واسطہ جیسے جعفر طیار ہی کے حق مین فرمایا اور دور ہے موضع ترفیع سے جو مذموم ہے جیسے دریافت ہوا باقی کلام متعلق اس مقام کا وہان مذکور ہوگا جہان کلام موسوسہ کا ذکر ہوگا اور حمق اوسکا بیان کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی عبارت وجہ سابع کی یہہ ہے

فصل الوجہ السابع الذی ذکر ما یجوز علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم او یختلف فی جوازہ علیہ وما یطرء من الامور البشریۃ ویمکن اضافتہا الیہ او یذکر ما امتحن بہ وصبر فی ذات اللہ علی شدتہ من مقاسات اعدائہ واذاہم لہ ومعرفۃ ابتداء حالہ وسیرتہ وما لقیہ من بوس دہرہ ومر علیہ من معاناۃ عیشتہ کل ذلک علی طریق الروایۃ ومذاکرۃ العلم

ومعرفة ما ثبت منه العصمة للانبياء وما يجوز عليهم
فهذا امر خارج عن هذه الفنون الستة اذ ليس فيه عنصر
ولا نقص اور بعد صفحہ کے یہ عبارت ہے یہ منشاء وسوسہ کا ہے وكذلك اذا
وصف بانه امي كما وصفه الله به فهي مدحة له وفضيلة ثابتة
فيه وقاعدة معجزة او معجزة العظمى من القران العظيم انما هي متعلقة
بطريق المعارف والعلوم مع ما منح صلى الله عليه وسلم وفضل
به من ذلك كما قدمناه في القسم الاول ووجود مثل ذلك
من رجل لم يقرء ولم يكتب ولم يدارس ولا لقن مقتضى العجب
ومنتهى العبر ومعجزة البشر وليس فيه ذلك نقيصة اذ المطلوب
من الكتابة والقراءة المعرفة وانما هي الة لها وواسطة موصلة
اليها غير مرادة في نفسها فاذا حصلت الثمرة استغنى عن
الواسطة والسبب والامية في غيره نقيصة لانها سبب الجهالة
وعنوان الغباوة فسبحان من باين امره من امر غيره وجعل شرفه
فيما فيه محطة سواه وحياته فيما هلاك من عداه هذا شق
قلبه اخراج حشوته كان تمام حياته وغاية قوة لنفسه وثبات
روعه وهو فيمن سواه منتهى هلاكه وختم موته وفنائه
وهلم جرا الى سائر ما روي من اخباره وسيره وتقلله من
الدنيا ومن الملبس والمطعم والمركب وتواضعه ومهنته نفسه
في اموره وخدمته بيته زهدا ورغبة عن الدنيا وتسوية بين
خطيرها وحقيرها لسرعة فناء امورها وتقلب احوالها

کل هذا من فضایله وماثره وشرفه لما ذکرناه ثمن ٥
اوردشیا منها مورده وقصد بها مقصده کان حسنا ومن
اورد ذلک علی غیر وجهه وعلم منه بذلک سوء مقصده
لحق بالفصول من الوجوه الستة التی قدمناها انتهی دیکھو یہان
امیت کو قاعدہ معجزہ کا کہا نہ خود معجزہ اور وجہ خامس سیکے دوسرے عبارت
منقولہ مین کون النبی امیا کو آیہ یعنی علامت اور نشانی آنحضرت کی کہی صلی
اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم یہہ بات یاد رکہنی ہے اس سے گل کہلی کا دیکہو صحاح
احادیث اور تفسیر اور مکتوب تحقیق اسلوب سے ثابت ہوا کہ کمالات نبوت سے
امم ماضیہ اور اس امت مرحومہ مین خواص امت کو بطور ظلیت اور تبعیت اور
وراثت کی سرافراز فرماتی ہین اور اس سے لازم نہین آتا کہ وہ خواص برابر
انبیا علیہم السلام کی ہوجاوین چہ جائیکہ خود انبیا بن جاوین تو دیکہو یہہ امیت
حضرت سید المرسلین سکے صلی اللہ علیہ وسلم مدحت اور فضیلت ہی اسے
واسطے حضرت رب العالمین سے آپ سکے توصیف امیت سی فرمایے نبی امی قران
اور انجیل اور توریت مین فرمایا اور قاضی عیاض نے بہی ذکر کیا تو امیت من جملہ
کمالات نبوۃ افضل سے ہا ہے اور تفسیر اور حدیث اور اولیا کے کلام سے ثابت
ہوا کہ خواص امت کو کمالات نبوت سی سرافراز فرماتے ہین اور دو شخص
عنقریب زمانی مین ہمنی بطور تمثیل سکے ذکر کر دئیے تو جس کسیکو امیت بطور ظلیت اور
تبعیت اور وراثت کی ہوگی وہ اوسکی حق مین بہی سبب کمال کا ہوگا نقیصہ اور
عیب اور سبب علوم وہبی لدنی کا جیسی دو شخص کاملین مذکور ہوئیے اور حضرت
مجدد مایہ ثالثہ عشرہ کو جن لوگون نی دیکہا اور صحبت پایے وہ یقین کر کے جانتے

ہین کہ باوجود بی علمی رسمی کے کیسی کیسی معارف اور علوم بیان فرمائی ہین کہ علماے
متبحرین حیرت مین ہو جاتے ہین یہہ کتاب صراط مستقیم کہ عبارت فارسی مولوی
عبد الحی اور مولوی اسمٰعیل صاحب کی لکہی ہی اور مضامین اوسکی خود حضرت
کی فرمائی ہوئی ہین اور جب اوسکی مضامین کے زبان مبارک سی تقریر فرمائے
تو ثابت ہوتا کہ مضامین اس کتاب کے ایک قطرہ ہے اون علوم کے بحر کا کہ آپ کے
صدر مبارک مین وہ علوم تہے تو آپ کے بی علمی رسمی اگر ظلی تبعی ارثی نہین
تو پہر کیا ہی تو دیکہو یہہ سبب معرفت کا ہوا جیسے حضرت اصل مین صلی اللہ علیہ
وسلم باسبب جہل اور غباوت کا پہر اس امیت ظلی ارثی کو خصوصا بعد ہمارے
تحقیق اور بیان کے جو کوئی عیب اور نقیصہ کہی تو اوسکو خوف کفر اور سلب
ایمان کا ہوگا العیاذ باللہ تو اب ثابت ہوا کہ شفا مین جو امیت غیر کو نقیصہ اور
سبب جہل اور غباوت کا کہا ہے اوس سے وہ غیر مراد ہے جسمین امیت جبلی فطری
ہو نہ ظلی تبعی ارثی نہین تو کلام شفا کا مخالف ہو جائیگا تفسیر حدیث اولیا کے کلام
کا تو پہر کس طرح قبول کیا جائیگا اب وقت آیا کہ عبارت اس وسوسہ کے ذکر کیجیے
اور حمق اور بدینی اس موسوس کے بیان کیجائے **قول موسوس کا ساتواں**
منقولہ ایک شخص کے تعریف مین لکہا ازینکہ عالی حضرت ایشان بکمال مشابہت
جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ بنا بر
علیہ لوح فطرت ایشان از نقوش علوم رسمیہ دراہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر
مصفٰی ماندہ انتہی کچہہ باتین متعلق اس کلام عالم ربانی کے آگی ہو چکین اونکو یاد رکہنا چاہیے
اب کہا جاتا ہے کہ علوم رسمیہ عبارت ہین علوم عربیہ سے جیسے صرف نحو بیان بدیع معانی
عروض قافیہ قرأت وغیرہا اور علوم عقلیہ سے جیسے فلسفہ نظری عملی باقسامہا اور نقلیہ

سے جیسے علم کلام علم اخلاق علم فقہ یعنی خاص اور اصول فقہ اور تفسیر
حدیث تو ایک انکا سیکھنا اور لکھنا پڑھنا ہے اور یہی راہ دانشمندان کلام
و تحریر و تقریر کا ہے اور دوسرے لکھنا سیکھنا پڑھنا مطلق قرأت اور
کتابت کا ہے اول خاص ہے اور دوسرا عام اور مصطفیٰ رہنا لوح فطرت
کا نقوش مذکورہ اور راہ مزبور سے عبارت ہی نہ سیکھنے اور نہ لکھنے پڑھنے سے
تو یہہ نقیض ہوے اول کے اور نہ سیکھنا اور نہ لکھنا پڑھنا مطلق قرارت
اور کتابت کا یہہ نقیض ہے ثانی کے اور یہی عبارت ہی امیت سے جیسے
ظاہر ہی حاجت بیان کے نہیں اور قواعد یقینیہ مقررہ فلسفہ سے ہے کہ نقیض
خاص کے عام اور نقیض عام کے خاص ہوتے ہی اور یہہ بھی اصول یقینیہ
سے ہی کہ تحقیق خاص موجب ہے تحقق عام کا تو جو امی ہوگا اوسکی لوح
فطرت نقوش اور راہ مذکور سے مصفیٰ ضرور ہوگی اسکو بھی یاد رکھنا چاہیے
کہ ابہی کار آمد نے ہی **قول موسوسکا** جماعت نے کہا کہ اس کلام میں بڑے
بی ادبی اور بے توقیری ہی حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے **جواب**
اسکا یہہ ہے کہ بی ادبی اور بے توقیری مذکور عیاذاً باللہ تعالیٰ اس
کلام سے جو جماعت حمقا سمجھتے ہیں یہہ عکس ہے یہ اثر مستی شراب قہر آلہی کا
ہی اسمیں ادب اور توقیر ہے حضرت سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ
وسلم کہ اونکی طفیل اور تبعیت اور وراثت سے اونکی بعض خواص امت
اور اولاد کو بھی اللہ تعالے نے بعض کمالات نبوت سے سرفراز کیا
جیسے امم ماضیہ میں بھی یہہ ہوا ہے چنانچہ مفصل سابق ہو چکا **قول**
موسوسکا شفا قاضی عیاض وغیرہ کتب معتبرہ میں لکھا ہے کہ کیسکو

اوسکی برائی کی واسطے تشبیہ دینا رسول علیہ السلام سے اوس بات مین کہ
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا مین جایز ہاتہے بہت برا ہے اور مرتبہ نبوت
اور رسالت کی بے ادبی اور بے تعظیمی ہے **جواب اسکا یہہ ہے**
کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اچہا کہا ہے پر جو دکا اندہا اور بہرا ہو وہ اوسکا
مطلب کیونکر سمجہے تشبیہ بر سبیل ترفیع مذموم اور بر سبیل تاسی اور تحقیق غیر
مذموم لکہی ہے ترفیع سے غرض اثبات رفعت کا اپنے تشبیہ سے ہوتا ہے
اور صورت تاسی اور تحقیق مین بیان اوس رفعت کا ہوتا ہے جو بطور تبعیت
اور وراثت کی واقع مین ہوتی ہی مقام اول کا جیسے مداح بی دین اہل دنیا
اہل دنیا کو بطمع دنیا تشبیہ دیتے ہین اسی واسطے سب مثالین شفا مین ایسے ہے
مذکور مین بہلا دیکہو کوئے مثال ایسی بہی ذکر کی ہے کہ جسمین صلحا علما اتقیا
تارک دنیا نے تشبیہ اپنے مشایخ اتقیا اولیا کے بطور شکریہ کے دی ہو کہ یہہ موضع
تاسی اور تحقیق کا ہی اور نہایت محمود بلکہ واجب چنانچہ مفصل سابق مذکور ہو چکا
قول موسوسکا ایسی ہونا حضرت کا معجزہ تہا اور بڑے فضیلت **جواب**
اسکا یہہ ہے کہ انحضرت کا جو وصف ہے فی الحقیقت وہ بڑی فضیلت ہے
اور نہایت مقبول بارگاہ آلہی اوسمین کیا کلام ہے کلام جو اس موسوس کے کلام
مین ہے سو یہہ ہے کہ اولاً کنکرات کو درختون اور اونچی مکان پر بیٹہ کر بولتا ہی
اوسکی بولی اور آواز سے اوسکو پہچانتے ہین سوا اس الو نے جو نظر سے غایب
ہی یہان بہت آواز الو کی ان آوازون سے یہہ پہچانا کیا سو سنو ایک یہہ کہ امی
ہونیکو معجزہ کہا دوسرا یہہ کہ یہہ حوالہ کیا شفا پر اور ہم پہلی شفا کے عبارت نقل
کر چکے ہین کہ اوسمین ہرگز امیت کو معجزہ نہین کہا ایک جگہ تو آیہ یعنی علامت کہا

دوسری جگہہ قاعدہ معجزہ کا کہا ہے تو معجزہ مین استعارہ بالکنایہ ہی تشبیہ
دی بیت سے بیت کے واسطی اساس اور دیوار لازم ہے تو اضافت قاعدہ
کے طرف معجزہ کے استعارہ تخیلیہ ہی قاعدہ کی معنی اساس جسکو ہندی مین
نیو کہتے ہین اور معنی دیوار کے بہی کہا ہی اس آیہ مین واذ یرفع ابراھیم
القواعد من البیت واسمعیل اور اساس اور دیوار جزء خارجی بیت کا
ہے اوپر معجزہ کیونکر حمل ہوگا اور کیونکر کہا جایگا کہ یہہ قاعدہ معجزہ ہے جیسی
نیو اور دیوار کو بیت نہین کہہ سکتی حمل تو اجزاء ذہنیہ مین ہوتا ہے نہ اجزای
خارجیہ مین بیضاوی مین ہے بیچ تفسیر اس آیہ کے الذین یتبعون الرسول
النبی الامی الذی لا یکتب ولا یقرء ووصفہ بہ تنبیہا علی ان کمال علمہ
مع حالتہ احدی معجزاتہ الخ ایسی ہی تفسیر مظہری مین اور اور تفسیرون
مین اسی کے موافق شفا مین قاعدہ معجزنکا ابیت کو کہا ہے نہ خود معجزہ اصل
بات تو یہہ ہے کہ یہہ معجزہ کے قاعدہ سے بی شعور ہے ہمسی اسکا قاعدہ سنو خرق
عادت جو اوپر ہاتہہ غیر مومن صالح کے ہو خواہ مومن فاسق خواہ کافر وہ استدراج
ہی اور جو وہ مومن صالح ہو تو یا نبی ہو یا ولی یا غیر اگلی پہر جو نبی ہو تو وہ خرق
عادت یا قبل نبوت ہو یا بعد نبوت کے اگر قبل نبوت کے ہو تو ارہاص ہے یعنی
اساس نبوت اور جو بعد نبوت کے ہو تو وہ معجزہ ہے اسکو بینہ اور حجت بہی
کہتے ہین اور جو غیر ولی ہو تو اوس خرق عادت کو معونت کہتے ہین اور جو ولی
ہو تو وہ کرامت ہی نسبت ولی کے اور معجزہ ہے اوسکے نبی کا اس گمراہ کا
قاعدہ ہی کہ جس کتاب سے اسکی گمراہی ثابت ہوتی ہے تو اگرچہ وہ کتاب
حق اور صواب ہو اوسکو برا کہتا ہے جیسی کتاب مجالس الابرار تو جس کتاب

سیے یہ سند پکڑتا ہے جیسی آٹھوین وسوسہ ہین شرح عقاید جلالی سے سند
پکڑے ہی توہم او سے شرح عقاید جلالی نے سے اسکی اگوکے آواز بہت سے کی
ثابت کرنے مین متن مین شرح عقاید جلالی نے کی ہے بالمعجزات شرح عقاید مین ہے

جمع معجزة هي امر يظهر بخلاف العادة على يدي مدعي النبوة
عند تحدي المنكرين على وجه يدل على صدقه ولا يمكنهم
معارضته ولها سبعة شروط **الاول** ان يكون فعل الله
تعالى وما يقوم مقامه من التروك **الثاني** ان يكون
خارقا للعادة **الثالث** ان يتعذر معارضته **الرابع** ان
يكون مقرونا بالتحدي ولا يشترط التصريح بالدعوى بل
يكفي قرائن الاحوال **الخامس** ان يكون موافقا للدعوى
فلو قال معجزتي ان احيا ميتا وفعل خارقا آخر لم يدل على صدقه
السادس ان لا يكون ما اظهره مكذبا له فلو قال معجزتي
ان ينطق هذا الضب فقال انه كاذب لم يعلم صدقه بل
ازداد اعتقاد كذبه بخلاف ان يحيي الميت فيكذبه فان
الصحيح انه لا يخرج عن المعجزة لان الاحياء معجزة وهو
غير مكذب انما المكذب هو ذلك الشخص لكلامه وبعد
الاحياء مختار في تصديقه وتكذيبه **السابع** ان
لا يكون المعجزة متقدمة على الدعوى بل مقارنة لها او
متاخرة عنها بزمان يسير معتاد مثله والخوارق المتقدمة
على دعوى النبوة كرامات انتهى اور بعضوں نے اس قسم کے

کرامات کو ارہاصات کہا ہے اب دیکہو امیت نہ فعل اپنا ہے نہ ترک اپنے
بلکہ ایک حال غیر اختیاری ہی بشر کا جو اکی سکم سے اوسکو بے اختیار ثابت ہی
اسی لئی اسکی مثل کو امی کہتے ہین یعنی منسوب طرف ام کے یعنے اوس حال
پر ہی جو ماکے شکم مین ہو سکتا تہا اور اسکی ابتدا کو عقلا عقل ہیولانی کہتی
ہین اور یہہ ہر شخص کو ثابت ہوتا ہے ابتدا مین تو یہہ تیسرے ہو لی الوکی
کے ہوئے اور جب یہہ عادت ہوئے تو یہہ خارق عادت نہوا یہہ چوتہی
ہوئے اور اُسکا معارضہ متعذر نہین اسلئی کہ بہت لوگ کہہ سکتی ہین کہ ہم امی
ہین تو یہہ پانچوین ہوی اور امیت مقدسہ ساتہہ تحدی کی مقرون نہ تہے
جیسیکہ ظاہر ہے تو اسکو معجزہ کہنا یہہ چہٹا اوازاکو کا ہوا اور یہہ ثابت
نہین کہ سید المرسلین نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہو کہ یہہ امیت میرا معجزہ ہے
بعد فرمانی ہیکے کہ مین نبی ہون تو یہہ ساتوان ہوا اور ساتوین شرط معجزہ کی
یہہ ہے کہ معجزہ مقدم نہو دعوے نبوت سی اور امیت انحضرت کی صلی اللہ تعالے
علیہ والہ وسلم چالیس برس مقدم تہے دعوے نبوت سے تو یہہ اٹہوان
اوازالو کا ہوا جو کوئی کہ آٹہ اوازالو کے سینے اور تو بہی الو کو نہ پہچانے
اور اسکو الو نہ کہی تو اوس شخص کو کیا کہین کے اور بالفرض والتقدیر
اگر امیت معجزہ تہا آنحضرت کا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اگرچہ ہی نہین تو
اگر کسی اولیا امت مین بہی یہہ معجزہ پایا جاوے تو کچہہ استحالہ نہین غایت ما
فی الباب یہہ نسبت اوس ولی کے اسکو کرامت کہین گے اور بہ نسبت نبی علیہ
الصلوۃ والسلام کے معجزہ لاکہون معجزہ حضرت کی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم
اولیا امت مین پای گئی ہین اسلئی کہ کرامتین اولیاء امت کی لاکہون ہوئیے

ہین اورہو دین ہی کے وہ سب معجزہ ہین شرح عقاید جلالی مین ہی والاستاذ
ابو اسحاق منادالمعتزلۃ بنکو نہ کرامات الاولیاء اذ لیشتبہ
بالمعجزۃ ورد بان الھا متاز عنہا بعدم المقارنۃ التحدی وبانھا
تکون معجزۃ للنبی علیہ السلام وکرامۃ لولی الذی ظھرۃ علی
یدہ **قول موسوس کا** سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اورون کے
حق مین عیب ہی کہ سبب ہی جہالت کا اور عنوان ہی غباوت کا بعضون نی
ایسی کلام کرنیوالون کو کافر بہی کہا اور حکم کیا قتل کا **جواب اسکا یہہ
ہی** کہ ابہی تحقیق ہو چکا ہی کہ ان اورون سے وہ مراد ہین کہ جنمین امیت ظل امیت
نبوت کا ہو نہین تو جو امیت ظل ہی اور بہ تبعیت اور تابعی اور وراثت سے
حاصل ہوئی ہو وہ کمال ہی اور سبب ہی علوم لدنی کا اور عنوان ہی فراست
ایمانی کا جیسی حدیث صحیح مین آیا ہی اتقوا فراستہ المومن فانہ ینظر
بنور اللہ حاصل اس سب کلام کا یہہ ہی کہ عالم ربانی نی کسیکی مدح مین
اوسکو امی کہا امی ہونا معجزہ اور بڑے فضیلت حضرت سید المرسلین کے ہی صلی
اللہ علیہ والہ وسلم اور اورون کی حق مین سبب جہالت اور عنوان غباوت کا تو ذم
ہو ہی اور ایسی قایل کو بعضون نی کافر بہی کہا ہی اور مستحق قتل کا ہم کہتی ہین
کہ اس قدر تو معلوم ہو چکا کہ وہ امیت جو مذموم ہی وہ امیت خلقی ہی غیر ظلی
ارثی نبوت کے اور ایسے غیر ظلی کہنے والون کو جو ایسے جگہہ تشبیہ مین مراد لین کسیہ
نی کافر بہی کہا ہی اگرچہ تکفیر علی الاطلاق صحیح نہین بالاتفاق اور مستحق قتل کا
بہی ایسی ہی قایل کو کہا ہی پر عالم ربانی کے کلام مین اگر امیت مراد ہو تو وہ امیت
ہی کہ ظل ہی امیت نبوت کا اور وراثت سے حاصل ہوئی ہی جیسے اور کمالات

نبوت کی تو یہہ کیون مذموم ہوسکے اور اسکا قایل کیون مستحق قتل کا ہوگا جیسے
بتفسیر حدیث اولیاے کلام سے ثابت ہوچکا اب کہنا یہہ منظور ہے کہ یہہ الو کی
بولی ہے عالم ربانی نے کہان اپنے مرشد کو امی کہا ہی جو یہہ احمق جو اسکے جی مین
آتا ہی بکتا ہے امی کہنا نہ مدلول مطابقی کلام عالم ربانی کا ہی نہ مدلول التزامی اس
لئی کہ ہم تو ثابت کرائی ہین کہ مصفی ہونا لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے عام ہے اور
امی ہونا خاص اور مقررات علما سے ہی کہ دلالت عام کے اوپر خاص کے کوئی
دلالت نہین نہ مطابقہ نہ تضمن نہ التزام تو امی ہونا کہان کہا اور فی الحقیقة
حضرت مجدد مایة ثالثة عشر رحمة الله علیه امی نہ تہی خطوط پڑہ لیتی تہی اور کچہہ
لکہہ بہی لیتی تہی اور کافیہ تک پڑا ہے تہا اور حصن حصین بہی پڑہی تہی مگر علوم
رسمیہ سے لوح فطرت آپکی مصفی تہی تو اس پانچ چار سطر مین دفع اس وسوسہ تزویر
کا ہوگیا اس واسطی یہہ سب خرافات موسوس کے اسی امی کہنے پر موقوف تہین
سو بہی بحسب ظاہر نہ فی الحقیقة جیسی معلوم ہوا اگر ہمنی جو اسقدر جواب مین تطویل کیے
سو بطریق تسلیم اور مماشاة مع الخصم کے اسمین یہہ فایدہ منظور تہا کہ اقسام
حمق اور بے دینی اسکی کے ہم بیان کرین اور لوگون پر ظاہر ہو جاوے نہین تو یہہ
چار پانچ سطر اس وسوسہ کے دفع مین کافی ہین اگر کوئی کہی کہ جو اس تشبیہ ادہر
کلام سے قایل نے اپنے مراد نہین لی تو پہر تقریر اوسکی اوپر کمال مشابہت کے
بدو فطرت مین کیونکر صحیح ہوگی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ ہم ثابت کر چکی ہین کہ امی
ہونا خاص ہے اور لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے مصفی ہونا عام اور تحقق خاص
کا موجب تحقق عام کا ہے تو یہہ مصفی ہونا لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے بہی صفات
کریمہ حضرت اکرم الخلق کے سے ہوا صلی الله تعالی علیه واله وسلم غایة الامر یہہ کہ

وجہ تشبیہ کے مشبہ مین ضعیف ہوتی ہے نسبت مشبہ بہ کے اور مشبہ بہ مین قوی
ہوتا ہے لئی فرد کامل صفحات لوح فطرت کا جو صفحات سینہ مین تھی حضرت مشبہ بہ مین
موجود ہوا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور ضعیف جناب مشبہ مین قدس سرہ
قول مہوسکا اور ون کی حالل کو آنحضرت کی حالل سے کیا نسبت ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ حال دو قسم مین ایک خاصہ ایک غیر خاصہ تو
مین کبھو مگر پایا جاوے نہین تو خاصہ خاصہ نہوگا اور غیر خاصہ ایکی اتباع مین
بطور تبعیت اور بہ ظلیت اور وراثت کی پایا جاتا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **قول**
مہوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شق قلب سبب ہوا کمال کا اور شرح صدر
کو سبب ہے ہلاک کا **جواب** اسکا یہہ ہے کہ اس مہوسکو درمیان
خواص اور غیر خواص کے تمیز نہین ہیہ شق قلب منجملہ خواص تہا یہہ اگر دوسرے
مین پایا جاوے اور وہ زندہ رہی تو یہہ خاصہ نہ رہے بخلاف امیت کی اور معنی
ہونی لوح فطرت کے نقوش علوم رسمیہ سے کہ یہہ خواص سے نہین ہی تو غیر خواص کو
خواص سے کیا نسبت **قول** مہوسکا یہہ سبب تفضیل شفا کی وجہ
خامس اور وجہہ سابع کے مذکور ہے **جواب** اسکا یہہ ہی کہ آنسب تفصیل
کو جو شفا کے وجہہ خامس اور سابع پر حوالہ کرتا ہے یہہ سب خلاف واقع کے ہی
عبارت وجہہ خامس اور سابع کے جسقدر درکار رہتے ہمنی نقل کر دی ہے
اور مخالفت اسکی تفصیل کے شفا سے موقع موقع پر ہمنی بیان کر دیے
ہی لوٹ کے اوسکو دیکھہ لینا چاہیے تو کذب یا جہل اسکا ظاہر ہو جاوے
قول مہوسکا اور یہہ ہے لکھا ہے کہ ابو نواس شاعر نے محمد امین کے
تعریف مین یہہ شعر کہا **شعر** تنازع الاحداث الشبہ فاشتبہا

خلقاً وخُلقاً کما قدر الله اکان اس سبب سے کہ اوسنی تشبیہ دی محمد امین کو
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ماخوذ ہوا اور تکفیر کیا گیا یا قریب اسکی جواب اسکا
یہہ ہی کہ ذکر اس شعر کا مقام اعتراض مین عالم ربانی پر نہایت سفاہت کی
اسلئی کہ یہہ شعر مقام ترفیع مین شفا کی اندر مذکور ہے اور کلام عالم ربانی کا موضوع
تاسی اور تحقیق مین بطور شکر اپنے مرشد کے اور تشبیہہ بطور تحقیق کے حضرت
صدیق اکبر کے کلام مین بلکہ خود حضرت مقدس سید المرسلین کے کلام مین صلی
اللہ علیہ والہ وسلم ثابت ہی جیسی مذکور ہو چکا پھر اس شاعر ناپاک نے تشبیہ سے
بڑھ کر نوبت تسویۃ کو بلکہ فوقیت کو ایک اہل دنیا کی حضرت خیر الخلق پر صلی اللہ
علیہ والہ وسلم پہنچا دیے کہ یہہ کفر صریح ہے نہ قریب کفر کے اس لئی کہ تنازع زید وعمرو
کی معنی لغت کی رو سے یہہ ہین کہ دونوں نے آپس مین خصومت کی زید چاہتا ہے
کہ مین جیت لوں اور فوق ہو جاؤں مطلب مین عمر چاہتا ہے کہ مین اور فاشتبہا
کی معنی التبا کی لغت کی راہ سے ہین اور خلقا وخلقا کی ساتھ یہہ معنی ہونگی
کہ زید عمر وخلق اور خلق مین ملتبس ہو گئی ہین ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ رہے
کہ پہچانی جاوین تو التباس کے راہ سے تسویۃ اور تنازع کے رو سی فوقیت
ہر ایک کے دوسرے پر ہر ایک کی ارادہ مین ٹھہرے اور یہہ دونوں باتین
کفر صریح ہین اس شعر مین بھلا مومنین باللہ وبالیوم الاخرۃ تم دیکھو یہہ خناگر
کیسا ابلہ ہے یہہ بات عالم ربانی کی کلام مین کہاں ہے یعنی تسویۃ یا فوقیت
اور ایک اور بات لائق سننے کی ہے کہ اس شاعر خبیث نے ایک تشبیہ نہایت موجب
کفر کے اس شعر مین رکھی ہے اوسکی قبح پر نہ شاعر کو شعور ہوا نہین تو نہ کہتا نہ اوسکا
ممدوح کو نہین تو ابو نواس کو خوب سزا دیتا اگر دین دار ہے اوسکی غالب ہونے

تو واسطی رعایت جانب حضرت مقدس رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور نہین تو اپنے بی ادبی کی لئی جیسی نقل ہے کہ ایک شاعر نے ایک
ممدوح کے سامنے قصیدہ مدح کا پڑہنا شروع کیا ایک مصرع جو یہہ پڑہا ع
ای تاج دولت بر سرت از ابتدا تا انتہا ممدوح نے بے ادبی پر مشعر ہوا پر واسطے
التزام حجت کی سزا دینے کے لئے چاہا کہ اسکی زبان سے اقرار کروا لیا چاہیے
کہا اوس شاعر کو تو اسکی تقطیع کر اوسی وقت اوس شاعر کو بے ادبی پر شعور ہو گیا
بالبداہتہ کہا کہ غلام عروض نہین پڑہا ہے تب اوس ممدوح نے کہا کہ اگر تو تقطیع
جانتا ہوتا تو تیرے تقطیع جیسی کی ہوتی تو دیکھتا تقطیع اسکی یہہ ہے ای
تاج دو مستفعلن لت بر سرت مستفعلن از ابتدا مستفعلن تا انتہا مستفعلن تو دیکھو
لت بر سرت کی معنی کیا ہوتی ہین اور قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ کی بہی دہیان
مین نہین آیے نہین تو صرف تشبیہ محمد امین کے جو نبی اللہ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دیے اسکی ذکر پر اکتفا نکرتا بلکہ اسکو یہہ تعرض کرتا جیسی اور اشعارون مین
دکھہ یہ او قاریب مین تردید نکرتا اور اس خناس عبی کا تو کیا ذکر ہے کہ یہہ اوس بے
ادبی کو سمجہا وہ یہہ ہے کہ شراک کو قاموس مین لکہا ہے گلتب سیر النعل اور سیر
کو لکہا ہے بالفتح الذي یقدمت الجلد تو شراکات کی معنی دو تسمہ جوتی کے تو دیکھو
تشبیہ اور تسویہ کو جو اس شعر مین ہے اوسکو مثل اوس تشبیہ اور تساوی کی جو جوتی
کی دو تسمون مین ہوتی ہے کہا بہلا کسی بادشاہ کو جو کوئی شاعر کہے کہ تم اور
فلانا بادشاہ ایسی مشتبہ اور برابر ہو جیسی دو تسمی جوتی کی بہلا وہ بادشاہ اوس
شاعر کو کیا کبہی کا سرفراز کریگا یا سزا اسکی دیگا یہہ ہو سو اس قابل ہے کہ
اسکو کہا جاوے کہ یہہ وسواس خناس احمق ہے مثل شاعر ابو نواس کے بی پا

بی

کہا ہو وے کہ یہہ دونو ایسی الیسمین مشابہہ ہین جیسی دو تسمین ہوتے

ہیکے **قول موسوس کا** اور سہ یے کا یہہ شعر ہے **ہو مثلہ فی الفضل**

الا انہ لم یاتہ برسالۃ جایدلہ اس سبب سے کہ اوسنی تشبیہہ دیا غیر نبی کو فضل

مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین اہانت ہی اور تحقیر ہے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کے **جواب اسکا یہہ ہے** کہ یہہ شعر اور دوسرے اشعار جو بیچ

عبارت منقولہ مین شفا کی ذکر کردئی ہین اور اسنے چھوڑ دیے شفا مین ترفیع

کی مقام پر ذکر کئی ہین اور اپنی موقع مین مذکور ہوئے کسی آور کلام کے تمثیل

مین اوسکی تکفیر کے لئی نہین ذکر کیے جیسی اس خناس نے عالم ربانی کے بہ نسبت

شفا سے یہہ اشعار نقل کیے تو بس اسمین خطا کی عالم ربانی کا کلام بر طریق تاسی

اور تحقیق ہے جسکو شفا مین مذموم نہین کہا اسیو اسطی اوسمین کہا ہے

لیس علی طریق التاسی وطریق التحقیق بل علی مقصد الترفیع

اور بر سبیل فرض محال معاذ اللہ تعالی اگر کلام عالم ربانی کا بطور ترفیع کے بہی ہوتا

تو اس ترفیع مین اور معرے کی ترفیع مین بہی آسمان زمین کا فرق ہوتا اس

لئی کہ اس ترفیع کے مثل تحقیق پائی گئی ہے جیسی کسیکی تخمیر بقیہ طینہ مقدسہ

سی بطور نا ہے اور وراثت کی ہوی ہو تو وہ فرد کامل اس امت مرحومہ سے

ہو گا جیسی مکتوب ہدایت اسلوب سے مکتوب ہوچکا اور وہ فرد کمال مشابہہ ہوگا

بدو فطرت مین بخلاف ترفیع معرے کی جو معرے نے بی دی ہے کہ اسکی مثل

ممتنع بالغیر ہے نہین ہو سکتی اس لئے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم خیر الخلیقۃ اور افضل البریۃ ہین تو جو کوئی مثل اونکی فضل مین ہوگا اور

ہے حضرت افضل نہونگی العیاذ باللہ تعالی تو یہہ خلاف اجماع قطعی امت کے

ہو کا اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ **اٹھوان وسوسہ یہہ قول**
سوسوکا اٹھوان مقولہ قایل نے ایک شخص کے حال مین لکھا اشتغال
این وقایع صدہا در پیش آمدہ تا آنکہ کمالات طریق نبوت بذروۂ علیای خود رسیدند
اور اوسکی اوپر ایک واقعہ یہہ لکھا ہے روزے حضرت حق جل وعلا دست راست
ایشان بدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزی از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود
پیش ایشان کردہ فرمودہ کہ ترا این چنین دادہ ام وچیزہای
دیگر خواہم داد تا آنکہ شخصی بجناب حضرت ایشان استدعای بیعت نمود حضرت
ایشان بجناب حضرت حق متوجہ شدہ استفسار واستیذان نمودند کہ دران معاملہ
چہ منظور است از ان طرف حکم شد کہ ہر کہ بر دست تو بیعت خواہد کرد گو لکھا باشند
ہر یک را کفایت خواہم کرد انتہی ملخصا اور کہا کہ اگر مراقبہ خلت کردہ بر و بعضے معاملات
خلت مثل مکالمہ ومسامرہ ہویدا می گردد اور ثمرات حب عشقی سے ٹھیرا یا کہ مشاہدۂ
جمال لایزال حضرت ذو الجلال دست میدہد وخلعت مکالمہ ومسامرہ بدست می آید
جماعت نے کہا کہ اہل سنت کی مذہب مین دعوے مکالمہ کا کفر ہے شرح عقاید
جلالی مین لکھا ہے والظاہر ان التکفیر فی المسئلۃ المذکورۃ
بناء علی دعوی المکالمۃ شفاہا فانہ منصب النبوۃ بل اعلی
مراتبہا وفیہ مخالفۃ ما ہو من ضروریات الدین
وہو انہ علیہ السلام خاتم النبیین علیہ وعلیہم افضل
صلوۃ المصلین **دفع اس وسوسہ کا یون ہے** کہ یہہ
قول اوسکا جماعت نے کہا کہ اہل سنت کی مذہب مین دعوے مکالمہ کا کفر ہے
انتہی دلیل ہے کہ یہہ جماعت حمقا کے ہی بلکہ شیاطین عقلا کے اسلئے کہ کسے

اہل سنت نے مکالمہ کو بلا قید سفارۃ کے کفر نہیں کہا بلکہ مطلق مکالمہ سوائے
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بہی ثابت ہی بلکہ مخصوص ہے تفسیر بیضاوی
مین ہے وما کان لبشر وما صح لہ ان یکلمہ اللہ الا وحیا کلاما
خفیا یدرک لسرعتہ لانہ تمثیل لیس فی ذاتہ مرکبا من الحروف
مقطعۃ یتوقف علی تموجات متعاقبۃ وھو ما یعم المشافہۃ
کما روی فی حدیث المعراج وما وعد بہ فی حدیث الرؤیۃ
والمتہتف بہ کما اتفق لموسی علیہ السلام فی طوی والطور
لکن عطف قولہ او من وراء حجاب علیہ یخصہ بالاول فالآیۃ
دلیل علی جواز الرؤیۃ لا علی امتناعہا وقیل المراد بہ
الالہام والالقاء فی الروع او الوحی المنزل بہ الملک الی
الرسل فیکون المراد بقولہ او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء
او یرسل الیہ نبیا فیبلغ وحیہ کما امرہ وعلی الاول المراد
بالرسول الملک الموحی الی الرسول اور ایسی اور تفاسیر مین بہی
ہی تو اسی سے معلوم ہوا کہ کلام الٰہی ہتف بہ بہی ہوتا ہے جسکو ہاتف کا کلام
عرف مین کہتے ہین اور الہام بہی کلام الٰہی ہوتا ہے اور یہہ دونو مخصوص انبیا
علیہم السلام کے نہین سفینۃ الحاکم مین باب ہواتف مین یہہ ہی خرج الحسین
بن علی علیہما السلام لیلۃ الی المسجد فلما انتہی الی الباب
فرمی بطرفہ الی السماء وقال اللہم غلقت الملوک ابوابہا
وقام علیہا حراسہا وبابک مفتوح لمن دعاک ثم صلی
رکعتین وانشا یقول یا ذا المعالی الیک معتمدی طوبی

لمن كنت انت مولاه طوبى لمن كان خايفا وجلا يشكو
الى ذى الجلال بلواه وما به علة ولا سقم اكثر
من وجده لمولاه اذا اخلا فى المنام مبتهلا اكرمه
الله ثم ادناه اذا شكايته وحاجته اجابه لمن لبا نسمع صوتنا
من السماء لبيك عبدى فانت فى كنفى وكل ماكنت قد علمناه صوتك
ليشتاقه ملائكتى فحسبك الصوت قد سمعناه لو هبت
الريح من جوانبه خر سريعا لما تغشاه دعاك
عبدى يجول فى حجبى وذنبك اليوم قد غفرناه سلنى
بلا حشمة ولا رهب ولا تخفنى فاننى الله انتهى

سريعا

دیکھو ایسی جناب معقول کے جواب مین کلام الہی کے سوا نہین ہو سکتا شیطان کو دخل ایسی مقام پر کہنا مسلمان کے شان سے محال عادی ہے اور جو صیغے متکلم کے ہین تو کلام فرشتہ کا بہی نہین ہو سکتا مگر بطور حکایت کی کلام رب العزۃ سی واللہ تعالی اعلم اگر کوئی کہی کہ یہہ کلام ظاہر مین شعر ہے تو اسکی قایل کو چاہیے کہ شاعر کہین اور اطلاق شاعر کا حضرت حق رب العالمین پر اور شعر کا کلام الہی پر شرع مین جایز نہین **تو جواب اسکا یہہ ہے** کہ علما عروض اور قافیہ کے تصریح کرتے ہین کہ شعر ہونیکو قصد شعر کا بہی ضرور ہے مجرد وزن اور صورت قافیہ کے سے شعر نہین ہوجاتا جیسے قوله تعالى

ثم اقررتم وانتم تشهدون ثم انتم هؤلاء تقتلون

دیکھو یہان وزن اور صورت قافیہ کے ہے اور شعر نہین تقطیع اسکی یون ہے

ثم اقرر فاعلاتن تم وانتم فاعلاتن تشهدون فاعلات

ثم استوفنا فعلاتن هولاء فاعلاتن تفعلون فاعلاتن

یہہ بحر رمل کا وزن ہے لیکن جو حضرت قائل عزوجل کا مقصد شعر کا نہین
جیسی شرع ہے معلوم ہوا تو اسکو شعر نہین کہتی مثنوی معنوی کی دفتر خامس
کی شرح مین جو تصنیف ملک العلما مولانا عبد العلی صاحب کے ہی رحمۃ اللہ
علیہ یہہ ہے + ہر این دنیا است مرسل رابطہ + سقود مولوی ہست دہ حاصل
آنکہ چون در دنیا از حق حجاب افتادہ است ہر کس قابلیت استماع کلام الٰہی در
اوامر ونواہی الٰہیہ واستعداد آن ندا شت لاجرم رسل علیہم الصلوۃ والسلام
واسطہ رسیدن کلام الٰہی شدند کہ ایشان کامل الاستعداد لسماع کلام حق بودند
واخذ احکام الٰہیہ بودند وعارف کامل چون بکمال مشاہدہ رسد اگرچہ کلام الٰہی
از حق می شنود بلا واسطہ چنانکہ در وصلی از باب خزاین از فتوحات مذکور
است کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کلام حق سبحانہ از انجا می شنید کہ
رسول صلعم کہ منزل علیہ می شنید لیکن رسیدن باین مرتبہ از وساطت آن سرور
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بود درین نفی وساطت نیست بلکہ وساطت رسول
بروجہ اکمل است کہ مشاہدہ وسماع منزل در وقت نزول بر رسول از انجا کہ
رسول شنید بواسطہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پیدا شدہ انتہی یہہ عبارت
یاد رکہنی چاہیے کہ عارف کامل چون بکمال مشاہدہ رسد کلام الٰہی از حق می شنود
بلاواسطہ واقف اسرار الٰہی مولینا نظام الدین سہالوی قدس سرہ شرح
مسلم مین جہان الہام کا ذکر ہے کہ جو اوس الہام کے ساتہہ خیر ہی الہام
ہو کہ یہہ الہام حق تعالی کے نزدیک سے ہی فرماتے ہین هل هو خطأ على
الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام والحق انہ خطر وهو

من الاولياء وغاية الامانات الاولياء مخصوصون
بطريق لا يوجد فی غيرهم وكيف ينكره مسلم فان قطب
الاقطاب الغوث الاعظم الشيخ عبد القادر محی الدين
رضی الله عنه وعن معتقديه واتباع اتباعهم قد تكلم مع
الحق تعالى وهو مشروح فی الرسالة الغوثية نفعنا الله تعالى
بها وخلص عباده فلا يستبعد الا من لا خلاق له عند الله
تعالى وهذا العبد قد شاهد فی شيخه شيخ المشايخ الكرام
قطب الوقت راس الصوفية الابرار الصافية من اولياء
الله تعالى السيد عبد الرزاق البانسوی سلمه الله تعالى ووفق
عباده لاقتفاء اثره واتباع محاسنه وان يرزقوا من خطوظه
انحاء الكشف والالهام كسماع لسان الغيب والتكلم مع الحق
تعالى والاستفادة من الارواح الطيبين كارواح الانبياء
عليهم الصلوة والسلام خصوصا من روح سيد المرسلين
عليه الصلوة والسلام وعلى اله وعن روح احبائه خصوصا
من امير المومنين علی بن ابی طالب عليه السلام وعلى اله
الكرام وزوجته سيدة النساء عليها الصلوة والسلام خطبہ میں
سے یہ رسالہ غوثیہ کی جو حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کے طرف منسوب ہے،
اور ملا نظام الدین قدس سرہ نے بھی اسی رسالہ کے طرف اشارہ کیا ہی بعد
حمد اور صلوۃ یہہ ہے فقال الغوث المتوحش من غير الله المستانس
بالله قال الله تعالى يا غوث الاعظم فقلت لبيك يا رب

یہاں سے شروع احادیث قدسیہ میں ہوتا ہے قال کل طور بین الناسوت والملکوت فھی شریعۃ وکل طور بین الملکوت والجبروت فھی الطریقۃ وکل طور بین الجبروت واللاھوت فھی حقیقۃ قال یا غوث الاعظم ما ظھرت فی شیء کظھوری فی الانسان ثم سالت یارب ھل لک مکان قال لبیک یا غوث الاعظم انا مکون المکان والاکوان ولیس لی مکان سوی قلب الانسان الخ اس کلام قدسی میں زیادہ پچاس بار سے خطاب اور کلام حضرت رب العزت جل شانہ کا جناب غوث الاعظم سے بلفظ یا غوث الاعظم واقع ہوا اور اور کلمات اور خطابات عنوانات دیگر سے اس کلام میں بھی واقع ہیں اور اس کلام قدسی نظام کے شرح بہت ہیں مگر جو نزدیک فقیر کے موجود ہے مولف اسکا نقل اور سند اس کلام قدسی میں کہتا ہے ان مرشد یہ فی تلک الطریقۃ منورا الالہ بادی ھو ینقل تارۃ من الغوث الاعظم وتارۃ منہ بواسطۃ الدولۃ انتھی اور یہی شارح مذکور نے بعد لفظ یا غوث الاعظم کے کہا الغوث الاعظم فی الاصطلاح من کلمہ اللہ تعالےٰ بالالھام انتھی پس کلام اور خطاب حدیث قدسی مذکور کا محتمل ہے کہ بطور الہام قلبی ہو اور محتمل ہے کہ بطور استماع ہو اس واسطے کہ عارف کامل جب کمال مشاہدہ کو پہنچتا ہے کلام حق بلا واسطہ سنتا ہے چنانچہ فتوحات مکی مذکور ہوا اور دیکھو عبد معقول سے سوالات اور حضرت رب العزت سے جوابات ہیں اسکا نام مکالمہ ہے عارف نامی مولینا عبد الرحمن جامی قدس سرہ خطبہ شرح فصوص الحکم میں لکھتے ہیں فاعلم ان

الحکم الغنا یفیضه علی قلوب کمل عباده وخلص عبیده علی انواع منها ما یفیض علیهم بواسطة الملئکة المقربین بالفاظ عبارات محفوظة عن التغییر والتبدیل مرادة تلاوتها وهو القرآن المنزل علی نبینا صلی الله علیه واله وسلم بواسطة الروح الامین ومنها ما تفیض علیهم بواسطة او بغیر واسطة ملمعات صرفة او معبرة بعبارات مختصة غیر متلوة ومن هذا القبیل الاحادیث القدسیة فهی اما ما فاضت علیه صلی الله علیه واله وسلم معانی صرفة لکنه کساها الکسیة عباراته الخاصة والعبارات مخصوصة غیر مراد ضبطها وتلاوتها وهذا النوع لیس بمخصوص بالانبیاء بل یعم الاولیاء وصالحی المومنین ومنها ما یفیض من بعض الکمل علی بعض کما یفیض من روح نبینا صلی الله علیه وسلم علی خواص متابعیه ما یفیض بقدر متابعتهم وقوة مناسبتهم انتهی اس عبارت کو سمجھنا چاہیے کہ نوع ثانی کلام الٰہی کو شامل اولیا اللہ اور صالح مومنین کے کیا اور تصریح فرمائی کہ مخصوص انبیا علیہم السلام کے نہیں ہیں باقی رہے نوع اول کہ وہ مخصوص انبیا علیہم السلام کے ہیں اور مراد قول عارف مذکور سے وہو القران المنزل الخ قران اور امثال اسکی ہیں جیسی توراۃ اور انجیل اور زبور اور مانند اسکی جیسی صحف ابراہیم وموسی علیہما السلام اور غیر اوسکی جیسی اور صحف انبیاء مرسلین علیہم السلام کے معلوم ہو جیو کہ وحی کبھی مستعمل ہوتی ہے بمعنی الہام کے خواہ جاگتی ہو یا سوتی اور یہ مستعمل ہوتی ہے بیچ اوس معنے کی کہ مخصوص انبیا علیہم السلام کے ہی چنانچہ سابقاً

معنوی ہوا الھد اعلامہ قیصری شرح فصوص الحکم میں کہتی ہیں الفرق
بین الالھام والوحی ان الالھام قد یحصل من الحق تعالیٰ من
غیر واسطۃ الملک بالوجہ الخاص الذی لہ مع کل موجود والوحی
یحصل بواسطۃ ولذلک لا یسمی الاحادیث القدسیۃ بالوحی
والقرآن وان کانت کلام اللہ تعالیٰ وایضا قد مران الوحی
قد یحصل بشہود الملک وسماع کلامہ فھو الکشف الشہودی
المتضمن للکشف المعنوی والالھام من المعنوی فقط وایضا
الوحی من خواص النبوۃ المتعلقۃ بالظاہر والالھام من
خواص الولایۃ وایضا ھو مشروط بالتبلیغ دون الالھام
انتہی جاننا چاہیے کہ یہہ وحی اور الہام جسکا فرق بیان کیا ہے علامہ نے یہہ اصطلاح
صوفیۃ کی ہے جیسی ظاہر ہے سے معلوم ہوگا اور یہہ وحی خاص ہے اسی لیے احادیث
قدسیہ کو وحی سے نکال دیا والا یہہ احادیث وحی غیر متلو ہے بالاجماع اور وحی
مطلق شامل ہے الہام کو جیسی قرآن اور تفسیروں سے معلوم ہوتا ہی عارف
کامل شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ تعالیٰ روحہ کتاب عوارف المعارف میں
کہ کتاب معتبر مشہور معروف ہے بیچ شرح اس حدیث معنعن مرفوع کے ما انزل
من القرآن ایۃ الا ولھا ظہر وبطن ولکل حرف حد ولکل حد
مطلع ولقد نقل عن جعفر الصادق انہ قال لقد تجلی اللہ
تعالیٰ لعبادہ فی کلامہ ولکن لا یبصرون فیکون لکل ایۃ مطلع
من ھذا الوجہ نالحد حد الکلام والمطلع الترقی عن حد
الکلام الی الشہود المتکلم وقد نقل عن جعفر الصادق ایضا

اذ لم يخر مغشيا عليه وهو في الصلوة فسئل عن ذلك فقال
ما زلت اردد الاية حتى سمعتها من المتكلم بها فالصوفي
لما لاحت له ناحية التوحيد والقى سمعه عند سماع الوعد
والوعيد وقلبه بالتخليص عما سوى الله تعالى صار بين
يدي الله تعالى حاضرا عند السماع شهيدا يرى لسانه او لسان
غيره في التلاوة كشجرة موسى حيث اسمعه منها خطابه
اياه باني انا الله فاذا كان سماعه من الله واستماعه الى الله
صار سمعه بصره وبصره سمعه وعلمه عمله وعمله علمه وعاد
اخره اوله واوله اخره ومعنى ذلك ان الله تعالى خاطب الذر
بقوله الست بربكم فسمعت النداء على غاية الصفا ثم لم
يزل الذرات يتقلب في الاصلاب وتنتقل الى الارحام قال
الله تعالى الذي يريك حين تقوم وتقلبك في الساجدين
يعني تقلب ذريتك في اصلاب اهل السجود من ابائك الانبياء
فما زالت تقلب الذرات حتى برزت الى اجسادها فاحتجبت
بالحكمة عن القدرة وبعالم الشهادة عن عالم الغيب و
تراكمت ظلمها بالتقلب في الاطوار فاذا اراد الله تعالى بالعبد
حسن الاستماع بان يصيره صوفيا صافيا لا يزال يرقيه في
رتب التزكية والتحلية حتى يتخلص الى فضاء القدرة ويزداد عن
بصيرته النافذة سجف الحكمة فيصير سماعه بالست بربكم
كشفا وعيانا وتوحيده وعرفانه تبيانا وبرهانا ويندرج لها

مظہر الانوار فی لوامع الانوار قال بعضہم انا اذکر خطاب
الست بربکم اشارۃ منہ الی ہذا الحال فاذا تحقق الصوفی
بہذا الوصف صار وقتہ سرمدا و شہودہ مؤبدا وسماعہ
متوالیا متجددا یسمع کلام اللہ سبحانہ وتعالی وکلام
رسولہ علیہ الصلوۃ والسلام حق السماع اور کتاب الکواکب
الدریۃ فی درج السادات الصوفیۃ جو تالیف حضرت شیخ عالم
علامہ شیخ عبد الرؤف تاج العارفین ابن زین العابدین قاضی القضاۃ شیخ
الاسلام الشرف الیحیی المناوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی اوسمین حضرت بایزید
بسطامی قدس سرہ کی حال مین یہ عبارت ہی وقال ای ابی یزید اوقفنی
ای ربی بین یدیہ وقال یا ابا یزید بای شئ جئتنی قلت بالزہد
بالدنیا قال انما مقدار الدنیا عندی جناح بعوضۃ فیم زہدت
فقلت الہی استغفرک من ذالک جئتک بالتوکل الیک قال عند
ذلک قبلناک وقال اوقفت مع العابدین فلم ارلی معہم قدما
فوقفت مع المجاہدین فلم ارلی معہم قدما فوقفت مع المصلین
والصائمین فلم ارلی معہم قدما فقلت یا رب کیف الطریق
فقال اترک نفسک وتعال الی اخرہ اب سنو کہ ایۃ ما کان لبشر ان یکلمہ
اللہ الایۃ سی ثابت ہوا کہ اللہ تعالے سوا انبیا علیہم السلام کے اور بشر سی بہی
کلام کرتا ہی گومن ورا حجاب ہو اسی لئی لبشر فرمایا لنبی یا لرسول نفرمایا اور
تفسیر بیضاوی سیہ ثابت ہوا کہ کلام الہی متبعض اور الہام بہی ہوتا ہے
اور سفینہ حاکم سے ثابت ہوا کہ کلام الہی متبعض بہ حضرت امام حسین سی ہوا رضی

اللہ تعالی عنہ و من اولادہ الکرام بلکہ جو جواب مناجات مین تہا وہ کلام تو مکالمہ ہوا شرح مثنوی معنوی سے ثابت ہوا کہ عارف کامل کلام الہی بلاواسطہ سنتا ہے اور شرح مسلم سے تصنیف واقف اسرار آلہی ملا نظام الدین قدس اللہ روحہ کی ثابت ہوا کہ حق تعالی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ و عن مریدیہ و حضرت سید عبدالرزاق قدس سرہ سے کلام فرماتا تہا رسالہ غوثیہ سے مکالمہ حضرت رب العزۃ کا عزوجل اور عبد مقبول اوسکی کا یعنی حضرت غوث الاعظم کا ثابت ہوا شرح رسالہ غوثیہ سے ثابت ہوا کہ اصطلاح صوفیہ مین اوسیکو غوث کہتی ہین کہ جس سے حق تعالی کلام کرے عارف جامی علیہ الرحمہ کے فرمانے سے ثابت ہوا کہ معانی صرفہ یا معبر بعبارات غیر مراد الضبط للتلاوہ اللہ تعالی کے فرمای ہوے انبیا علیہم السلام کے ساتہہ مخصوص نہین اولیاء کرام کے ساتہہ بہی ایسا کلام ہوتا ہی علامہ قیصری کی کلام سے شرح فصوص الحکم مین معلوم ہوا کہ کلام الہی دو قسم سے ایک وحی کہ بواسطہ ملک ہوتی ہے اور یہے وحی کبہی ساتہہ شہود ملک اور استماع کلام اوسکی کے ہوتی ہے وہ کشف شہودی ہی متضمن کشف معنوی کو اور وحی مخصوص ہے ساتہہ نبوۃ کی اور مشروط ہی ساتہہ تبلیغ کی دوسرے الہام کہ وہ کبہی حاصل ہوتا ہی بلاواسطہ ملک کے حضرت حق تعالی سے ساتہہ اوس وجہہ کے جو خاص ہے حضرت حق تعالی کو ساتہہ ہر مخلوق اپنی کے اور الہام فقط شہود اور کشف معنوی ہوتا ہے بغیر کشف شہودی کی اور مشروط بالتبلیغ بہی نہین جیسی وحی اور نبوۃ کے ساتہہ ہے مخصوص نہین ہے یہہ جو علامہ قیصری نے فرمایا ہے جو تطبیق دی جاوے تو یہہ ایۃ ماکان لبشر سے مخالف نہین ہے اور تفرقہ اور مباینہ درمیان وحی اور الہام کے جو مذکور ہوے تو

یہہ اصطلاح صوفیہ کرام ہے تفسیر مظہری سی معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور
قطع نظر اس اصطلاح سے الہام ایک مرتبہ وحی کا ہے جیسی مواہب لدنیہ سے
مذکور ہوگا اور قرآن مجید سے بہی ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور عوارف
معارف سی ثابت ہوا کہ بہت صوفیہ کرام کلام الہی سنتی ہین اور حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ عنہ وعن اولادہ الکرام و اجبائہ العظام سے صلوۃ مین مکالمہ
بہی واقع ہوا اورکو ایک دریتہ سے مکالمہ حضرت رب العزۃ عزوجل کا بایزید بسطامی
قدس سرہ العزیز سے ثابت ہوا الی سایر ما ذکرنا تو بنظر اس تحقیق کے کسی مسلمان نے
چہ جائیکہ اہل علم ہو پہر اہل سنت کی مذہب سی دعوی مطلق مکالمہ کو کفر نہین
کہا پہر جو حضوصیا من وراء حجاب ہو اسی واسطی محقق دوانی علیہ الرحمہ نے مکالمہ
کو مقید ساتہہ شفاہا کے کرکے مبنی تکفیر کا ٹہیرایا اب سنو شفاہا مصدر ہے شافہہ
کا جیسی قتالا قاتلہ کا تو معنی شافہہ زید و عمرو کی یہہ ہین کہ نزدیک کیا زید نے لب
اپنا عمرو کی لب سے قاموس مین ہے شافہہ ادنی شفتہ من شفتہ حضرت رب العزت
عزوجل شفتہ اور لب سے پاک اور منزہ ہین تو معنی کلام شفاہا کی یہہ ہین کہ حق تعالیٰ
ایسی قرب سے شفاہا ہے پہر وہ بہی نہ ایسا جیسی قرب مشافہہ بشر کا بشر سے ہوتا ہے
بلکہ وہ جو لایق اوسکی پاک شان کی ہے جو کلام کرے وہ شفاہی کلام ہوگا یہہ خاص
ہی منصب نبوت سید الانبیاء کے علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام ٭ اسکا جو کوئی
اور دعوے کرے اوسکو فقہا نے تحقیق کفر لکہا ہے نہ یہہ کہ دعوے مطلق مکالمہ کا کفر
ہاں جیسی اس خناس نے کہا اور پہر محقق اسکا دیکہو کہ مطلق مکالمہ کے دعوے
کو کفر کہا اور شرح عقاید جلالی سے جو عبارت نقل کے سند کی لئے اوس مین شفاہا
کی قید کے ساتہہ نقل کیے اس حماقت کو تو دیکہو اب بہلا اس شیطان رافضی

پوچھو کہ تو حضرت غوث اعظم کا اور سارے اولیاء اللہ کا تو معتقد نہین انکی
جناب سے جو بے ادبی کی تجکو اسکا کچھہ باک نہین پر حضرت امام حضرت جعفر صادق
رضی اللہ عنہ جو اونکی شامل ہوی تو اپنی شیعہ امامیہ کو کیا مونہہ دکھادیگا تو بھلا
یہہ تو اونکی سامنے کچھہ بات بنا لیگا مثلا کہیگا کہ حضرت امام کے بات مجکو معلوم نہتی
یا یہہ کہ یہہ روایت سنیون کی ہے ہمارے یہان کے نہین اور تکفیر کے روایت بہی
سنیون کی ہے یا کچھہ اور کہدے پر اب کلام ہے مہر والون سے کہ ان لوگون
نے خناس کے کلام کے تصدیق کرکے تصحیح کیے اور مہرین لگائین اگر اونکی پاس
ایسا جواب ہے کہ عند اللہ موجب مواخذہ کا نہو تو فبہا وگرنہ یہہ تکفیر کہان تک
پہنچی تو بعد دریافت ہونی حال اس تکفیر کے تجدید ایمان کیے چاہیے اور توبۃ توبۃ
السر بالسر و توبۃ العلانیۃ بالعلانیۃ تو واجب ہے کہ اس رسالہ پر تصحیح کرکے مہر لگادین
اور اگلی مہرون کا عذر لکھدین نہین تو بدون اسکی توبہ نہوگی بر رسولان بلاغ باشد
ولس ** اب سنو کہ مکالمہ پر عالم ربانی نے مسامرہ کا ساتہہ واو کی عطف کیا مسامرہ مشتق
ہے سمر سے اسکی معنی لغت مین لیل اور حدیث اللیل اور ظلمت لیل کے ہین لیل
عبارت ہے ظل مخروطی ارض سے جو راس مخروط کا فلک زہرہ تک پہنچتا ہے اوسکی اوپر لیل
نہین جیسی فن العباد مین علم ہیئت کی ثابت ہے اور لیل کو حق تعالی نے فرمایا ہے وجعلنا
اللیل لباسا اور لباس پردہ اور حجاب ہے بدن کا تو لیل بہی ایسی ہے حجاب اور پردہ
ہوتا ہے تو یہہ عطف تفسیری مسامرہ کا اوپر مکالمہ کے دلیل ہے اسکی کہ مراد مکالمہ سے
مکالمہ من وراء حجاب ہے تو بہلا یہہ مکالمہ شفاہی اور کفر کہانسے ہوا اوسکو کسنے کفر
کہا ہے واللہ تعالی اعلم بالصواب **نوان وسوسہ یہہ قول زندانی**
موسوس کا نوان مقولہ صدیق کی حال مین لکھا ہے لابد اور ابھی

مثل محافظت انبیا کہ مسمی بعصمت است فایز می کنند جماعت نی کہا کہ بڑا اعلا فی
مسئلہ اہل سنت اور شیعہ مین بحث امامت سے ہے عصمت ہے کہ شیعہ واسطے
بارہ امام کے ثابت کرتے ہین اہل سنت اوسی رد کرتے ہین یہہ بات ہر
خاص وعام جانتا ہی **دفع اس وسوسہ کا یہہ ہی** کہ محافظت
تین قسم ہے ایک محافظت ذنوب سے ساتھہ امتناع صدور ذنوب کی اسکا
نام عصمت ہے اور خاص انبیا علیہم السلام کے دوسرے محافظت ذنوب سے
ساتھہ امکان صدور ذنوب کے گر صدور ممکن واقع نہو یہہ خاص ہے صدیقین
کے ساتھہ اور اس ثانی محافظت کو کہہ سکتے ہین کہ یہہ مثل اول کے
ہی بیچ عدم صدور ذنوب کے اور مغایر ہے اول سے کہ اول مین صدور
ممتنع ہی اور ثانی مین ممکن تیسرے محافظت ذنوب سے اکثر عمر کہ اکثر کو حکم
کل کا ہوتا ہی ساتھہ وقوع ذنب کے احیانا استقبال مین جیسی اور صلحا مین سوا
صدیقین کے تو یہہ وسوسہ دفع ہوگیا یہہ وسوسہ تب ہوتا کہ عالم ربانی نے یون
کہا ہوتا کہ لاید اور العصمتی مثل انبیا یا مثل عصمت انبیا علیہم السلام فایز می کنند یا یون
کہتے لاید اور بمحافظتی کہ مسمی بعصمت است مثل انبیا علیہم السلام فایز می کنند ہر خاص
وعام یہہ جانتا ہے بہلا اگر ثبوت عصمت کا صدیق مین منظور ہوتا تو ان تینون عبارتون
مین سی ایک عبارت بولنی کو کیا مانع تہا اور قواعد مناظرہ سی کہ دفع اعتراض
بیان کردنی مراد کی سے بہی ہوتا ہی سو ہو گیا جملہ وصفیہ مصدر ساتھہ کاف وصفیہ
کی یعنی یہہ قول کہ مسمی بعصمت است صفت ہی محافظت انبیا کی نہ صفت محافظت کی کہ
غلط ہی صدیق کا منشا اس وسوسہ کا یہہ ہی کہ قریب کو چہوڑ کی جو محافظت انبیا
ہے بعید کے جو محافظت ہی صفت ذاتی یہہ بعید سو سوسہ کے ہی مثل

اوسکی اور فہمیدون کی ہے **وسوان وسوسہ یہہ قول** موسوس کا **دسوان مقولہ** صدیق من وجہ مقلد انبیا می باشد
و من وجہ محقق در شرایع پس نور جبلی او بسوی کلیات حقہ منعقدہ در
حظیرۃ القدس کہ برائی تربیت نوع انسان عموما متعین گردیدہ او را رہنموئی
می نماید پس علوم کلیہ او را بدو واسطہ می رسد بوساطت نور جبلی و بوساطت
انبیا علیہم السلام پس در کلیات شریعت و حکم احکام ملت او را شاگرد انبیا ہم می
تواند گفت وہم اوستاد انبیا و نیز طریق اخذ ان ہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ
از او در عرف شرع بنفث فی الروع بتعبیر می فرمایند انتہی ملتقطا جماعت نی کہا کہ
یہہ عویس ہی نبوت کا اور معنی ختم نبوت کا انکار جب کلیات شریعت اور
حکم احکام ملت ایک معصوم کو بواسطہ نبی کی ایک طریق کی وحی سیے حاصل
ہوئی نبوت مین کیا باقی رہا شیخ ابن حجر نے فتح مکیہ مین نبی کی تعریف یہی کے
ہے وھو حر ذکر من بنی ادم اوحی الیہ لیتبع ولم یومر
بتبلیغہ وان امر فہو رسول ایضا وان لم یکن لہ کتاب ولا نسخ شرع
من قبلہ علی الاشہر انتہی **دفع اس وسوسہ کا یہہ ہے**
کہ اس خناس یوسوس نے صدور الناس نی دیکھا کہ بہت لوگون نے صراط مستقیم
نہین دیکھی اور بہتون کو میسر نہین اتی تو ان سی اللہ رب العالمین کے مقربون
کے تکفیر کرائی اور انکو کفر مین داخل کیجیی چنانچہ یہہ غایۃ بغیۃ اور مراد شیطان
کی ہے جیسی ہمنی ذکر کیا کہ غایۃ بغیتہ سلب الایمان والخلود الدائم فی النیران
دیکھو عالم ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ذکر صدیق ذکی القلب ذکی العقل کے فرمایا ہے
پس فرق ما بین این کرام و انبیاء عظام علیہ الصلوۃ والسلام باقامت مظالات

واستباع حکم ومبعوثیۃ الی الامم است الی آخرا قال یہہ دونو وصف انبیا علیہم الصلوۃ
والسلام مین ہوتی ہین اور صدیق مین جو نبی نہو تو معدوم اور جو نبی ہی ہو
جیسی حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام قال اللہ تعالی فیہ انہ
کان صدیقا نبیا تو انمین یہیہ یہہ دونو وصف موجود ہوتی ہین پر بجہت نبوت
نہ حیث الصدیقیۃ اور پہلا وصف دوسرے کو لازم ہے اس لئی سب علمانی پہلی
وصف کو مفہوم اور تعریف مین نبی کے داخل کیا ہے اور کہا ہے النبی ھو
انسان بعثہ اللہ تعالی الی الخلق لتبلیغ ما اوحی الیہ جیسی شرح
عقاید جلالی وغیرہ مین ہی اور بعضون نے ما اوحی الیہ الاحکام کہا ہی دونون
کا ایک ہی مطلب ہے اور اس خناس نے محض صدیق کی نبی بنالی کو اپنے
طرف سی معصوم ٹہیراکر کہا جب کلیات شریعت کی اور حکم احکام ملت ایک
معصوم کو بی واسطہ نبی کے ایک طریق کی وحی سے حاصل ہوی نبوت مین
کیا باقی رہا ہم کہتی ہین یہہ غبی بعثہ الی الخلق ای الامۃ لتبلیغ ما اوحی الیہ
الاحکام کہا ہے دونون کا ایک ہی مطلب ہے اور اس خناس نے محض
صدیق کے نبی بنالی کو اپنے طرف سی معصوم ٹہیراکر کہا جب کلیات شریعت
کی اور حکم احکام ملت ایک معصوم کو بواسطہ نبی کے ایک طریق کی وحی سے
حاصل ہوے نبوت مین کیا باقی رہا ہم کہتی ہین ای غبی بعثت الی الخلق ای الامۃ
لتبلیغ ما اوحی الیہ ای لتبلیغ الشرع باقی رہا تو وہ صدیق نبی کہان ہوگیا اور شرع
صرف کلیات سے عبارت نہین بلکہ جزئیات سب ہے اجزا شرع کے ہین بلکہ عمدہ مباحث
شرعکی شخصیات ہین جیسی عقاید مین مباحث ذات اور صفات کی اور مباحث
خاص ساتہہ ذات حضرت نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے اور مباحث حضرت

م
پہلا وصف اتباع
یعنی بلا واسطہ
دوسرا وصف
حکم ومبعوثیۃ الی الامم
۱۲ منہ

مہدیہ سے اور مباحث دجال اور مباحث خاص خاص ہر ایک کی چار دن ملائک مقرب
سے اور مباحث قیامت اور صراط کی وامثال ذلک کہ اگر اونکی صدیق کو بواسطہ
نبی کے معلوم ہوتے ہین تو صدیق اول تو مبعوث ہے نہین چہ جائیکہ مبعوث ہو
ساتھہ شرع کے تو نبی ہونا صدیق کا کہان سے لازم آیا اور حکمتین احکام ملت کے
تو شرع کا جز اور رکن نہین تو اسکو اعتراض مین کیا دخل ہوا یہہ یعنی حکم احکام
ملت مین جو لفظ حکم ہے اوسکو مفرد احکام کا سمجھا ہے اور وہ جمع ہے حکمت کی
جیسی ام جو سمجھ ہے اسکا دوسرے جگہہ دلیل ہے سلیقہ عبارت فہمی کا یہہ
نہین جو مفرد ہوتا احکام کا تو اوسکو ذکر نکرتے اور کہتے اور احکام ملت بنظر
لفظ اور معنی جیسی غور سے معلوم ہوتا ہے اور یہہ قید معصوم کے اپنی اپنے
نزدیک وسوسہ کی ہے اور ہم اوسکی دفع مین ثابت کر آئے ہین کہ صدیق کو محافظت
ہوتی ہے مثل محافظت انبیا علیہم السلام نہ عصمت وہان دیکھہ لیا چاہیے بالغرض
اگر صفت عصمت کے صدیق کو ثابت بھی ہوتی جیسی ہنے کو ثابت ہی تو بھی عصمت
نبی کے مفہوم مین کسنے معتبر کی ہی غایۃ مافی الباب یہہ کہ نبی کو عصمت لازم ہے لیکن
یہہ لازم نہین کہ جو لازم معرف بالفتح کو ہو وہ اوسکی مفہوم مین معتبر ہو اور
تعریف مین داخل دیکھو جیسی معجزہ نبی کو لازم ہے اور مفہوم مین اوسکی کسی نے
معتبر نہین کیا پھر یہہ ابجد خوان مدرسہ علم اور تحصیل تمام مکتب جہل سمجھا ہے
کہ قید بعثت کی سب یا بعض کے نزدیک نبی اور رسول کے مفہوم مین ماخوذ نہین
تو اسیواسطے اپنے سند کے لئے نبی کے تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل
کی وھو حر ذکر من بنی ادم اوحی الیہ بشرع ولم یومر بتبلیغہ الی احد
اور یہہ سمجھا کہ اسمین قید بعثت کی نہین ہی اور صدیق پر موافق تحریر عالم ربانی کے

یہہ

یہہ تعریف صادق ہی تو فرق دونون مین یعنی نبی اور صدیق مین نہ ہوا اور
فرق جو صراط مستقیم مین ذکر کیا ہی بسبب صدق اس تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ
علیہ کے اوپر صدیق کے کچھ کام نہ آیا تو ہم اسکی اظہار جہل کے لئی کہتی ہین
کہ اول تو اس تقدیر پر صفت معصوم کے صدیق کے لیئے ذکر کرنی عبث ہوئی
کیونکہ اس تعریف مین قید عصمت کی مذکور نہین دوسرے یہہ بات ہی کہ اس
تعریف مین بہی قید بعثت کی ذکر کیے ہی پر اور لفظ اور اور حرفون سے نہ
بعثت کی حرفون سے مست شراب قہر الٰہی کو ہوش کہان کہ سمجہی قاموس
مین ہی اوحی الیہ بعثہ تو اوحی الیہ بمعنی بعث الیہ بصیغہ مجہول ہوا مطلب یہہ ہے
کہ بعث اور اوحی دونو آپس مین مترادف ہین فرق اس قدر ہے کہ مفعول
بہ کو بعث کی ساتہہ بلا واسطہ حرف جر کے ذکر کرتے ہین اور اوحی کے ساتہہ الی
کا مجرور کرکے ذکر کرتے ہین مجہول مین بعث باستتار ضمیر اور اوحی الیہ + کہین گے
جیسی **ابن حجر** نے کہا دونون کی معنی ایک ہی ہین تو اوحی الیہ بشیئ کے
معنی بعث لشرع کے ہوئے اور یہہ تعریف ہی سب نبی کی صدیق پر صادق ہوئی
جیسی تعریف جمہور کے اور عصمت ثابت کرنا صدیق مین اور ذکر کرنا تعریف
ابن حجر کا واسطی بے ادبی کرنے کی اس خناس کو مفید نہوا **اب سنو**
کہ موافق فہمید اس خناس کے اس تعریف مین ایک خلل اور بہی ہی کہ ہر فرد
صحابہ پر بلکہ ہر فرد امت پر جو ذکر حر ہو تعریف نبی اور رسول کے جو یہہ ہے
صادق ہوتی ہے اس لئی کہ **بیضاوی** مین اوپر سل دسولا فیوحی
باذنہ ما یشاء کی دو معنی لکہی ہین **ایک یہہ** کہ یا بہیجی اللہ رسول یعنی فرشتہ
کو کہ وحی پہنچاوے اللہ کے اذن سے وہ جو چاہے اللہ یعنی جسکی طرف چاہے

دہ فرشتہ وحی پہنچا دیوے تو وہ موحی الیہ جسکی طرف فرشتہ نی وحی پہنچائی ہو اللہ
کی اذن سے سوائی سبنے کی اور کوئے نہو گا **دوسرے** معنی یہہ کہ یا پہنچے
اللہ رسول یعنی انسان پہر وہ انسان رسول وحی کر دیوے اللہ تعالی کے اذن
سے یعنی پہنچا دیوے وہ جو چاہے اللہ تعالی یعنی پہنچا دیوے امت کو تو امت
موحی الیہ ہوئے فی الجملہ تو اس امت مین جو ذکر ہوا اوسپر یہہ صادق ہوا
کہ وہ ذکر جو ہے اوحی الیہ لشرع یعنی پہنچایا گیا ہے اوسکو شرع یعنی انسان
رسول نی پہنچایا ہے اوسکو شرع تو اس قدر تعریف جو نبی کے ہی اوس امت
پر صادق ہوئے اور وہ مامور تبلیغ کا ہے ہی اسلئے کہ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ
حدیث صحیح ہے تو وہ تبلیغ شرع کا مامور ہے ہوا تو یہہ سب تعریف رسول کے
ہو گئے اور لا تعد و لا تحصی امت پر صادق ہوئے اگر اس تعریف مین اوحی الیہ
ملک لشرع معروف کی صیغہ کے ساتھہ کہا ہوتا تو یہہ تعریف سوائے نبی کے اور
پر صادق نہوتی اور جب صیغہ معروف سے عدول کر کے صیغہ مجہول کا اختیار
کیا تو یہہ نقص عدم مانعیت کا ثابت ہوا جیسی ہمنی ذکر کیا تو موافق تجویز اثر
خناس کے انبیا امت پر جو مصداق اس تعریف کا ہے تو اوسمین اور نبی
مین یا اوسمین اور رسول مین کیا فرق رہا عالم ربانی کی تکفیر تو صرف بنظر
صدیق کے کیگئے تھے اب ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے حق مین کیا کہیگا اور ہم نہ یہان
بی ادبی کرین نہ وہان اس سے کہ ہمنی جو معنی اس تعریف کی بیان کئی ہین وہ
نہ صدیق پر ثابت ہین نہ اور امت پر اور جو یہہ خناس صدیق پر یہہ تعریف صادق
کرتا ہے تو یہہ وہ ہمارے معنے نہین سمجہا ہے تو اوسکی فہمید کے موافق یہہ تعریف
سب امت پر جو مذکور ہوئی صادق ہے تو یہہ صاحب تعریف کی حق مین جائی کہ

بہت ہی بے ادبی کرے نہیں تو عالم ربانی کی طرف سے توبہ کرے اور پھر کہتے ہیں کہ
یہہ تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے خوب نہیں اوحی الیہ کے معنی سوا بعثت
کی اور بھی ہیں اشیر الیہ کتب الیہ ارسل الیہ الہم القی اور یہہ سب معنے لغوی
ہیں تو یہہ لفظ مشترک ہوا اور لفظ مشترک ذکر کرنا بے قرینہ کے تعریف میں جایز
نہیں کہ فہم کو مخل ہے ہر کوئی نہیں سمجھتا اس لئے یہہ خناس نہ سمجھا اور اللہ
تعالی کے مقبولوں کی اس تعریف پر اعتماد کرکے تکفیر کرے اور کروا ہے ام
آپ ہلاک ہوا اور اوروں کو بھی ہلاک کیا شاید ابن حجر نے ماخوذ ہونے قید
بعثت کو مفہوم نہیں کے کہ مشہور ہے اس کے شہرہ کو قرینہ تعین معنی بعثت کا
لفظ اوحی الیہ شرع سے ٹھیرایا ہو تو البتہ قرینہ ہو سکتا ہے پر ظاہر نہیں اسلئے
ہر کوئی نہیں سمجھہ سکتا ہے بخلاف تعریف جمہور اور محققین کے کہ ائمہ صناعت
علم میزان کی بھی ہیں کہ انکی تعریف خالی اس نقصان سے ہے ہر کوئی سمجھہ
لیتا ہے **قول موسوس کا** اور اس طرح کے دعوے کرنے والوں کو علما نے
کافر کہا ہے قاضی عیاض نے شفا میں لکھا ہے کذلک من ادعی منہم انہ
یوحی الیہ وان لم یدع النبوہ او انہ یصعد الی السماء ویدخل
الجنہ ویاکل من ثمارہا ویعانق الحور العین فہولاء کلہم
کفار مکذبون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بعد شفا میں یہہ عبارت
ہے لانہ اخبر علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام انہ خاتم النبیین
ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ انہ خاتم النبیین وانہ ارسل
الی الناس کافۃ انتہی اس عبارت کو موسوس نے چھوڑ دیا **جواب**
اسکا یہہ ہے کہ مراد موسوس کے اس قول اسکے سے ہے کہ اس طرح کے

دعوا کرنے والیکو علمانے کافر کہا ہے کیا ہے یا یہہ ہے کہ جو کوئی یہ
دعوے کرے کہ مجکو کلیات شریعت کی اور حکم احکام ملت کی بی واسطے
نبی کی ایک طریق کے وحی سے حاصل ہوتے ہین یا اور کوئی یہہ مضمون
کسیکی حق مین کہی اور جز دے یا یہہ ہے کہ کوئے دعوا کرے کہ مجکو
ایک طرح سکے یا اور کوئی کسیکی حق مین کہے کہ اوسکو ایک قسم کے وحی ہوتے
ہی لیکن اول مراد نہین ہو سکتی اس لیئے کہ اول تو وہ پہلی کہچکا ہے اور ہمنے
اسکو استیصال یہہ ایسے کر دیا ہے دوسرے وجہ اوس اول سکے مراد نہونی
کی یہہ ہے کہ دلیل جو اوسنی شفا کی عبارت ذکر کے ہے وہ دلیل اول سکے
نہین ہو سکتی اسن لئے کہ عبارت منقولہ شفا مین صرف ذکر دعوے وحی کا
ہی تو اس سے ثابت ہوا کہ مراد اوسکی دوسرا احتمال ہے نہ پہلا دفع
وسوسہ کا موقوف ہے اوپر ذکر کرنے اقسام وحی سکے اور بیان کرنے عدم
اختصاص مطلق وحی سکے ساتھہ نبوت کی مواہب لدنیہ مین ہے
اکمل اللہ تعالی لہ من الوحی مراتب عدیدۃ احدہا الرؤیا الصادقۃ
الثانیۃ ما یلقیہ الملک فی روعہ وقلبہ من غیر ان یراہ الثالثۃ کان یتمثل
لہ الملک رجلا فیخاطبہ حتی یعی عنہ ما یقول لہ فقد کان یاتیہ فی صورۃ دحیۃ الکلبی
الرابعۃ کان یاتیہ مثل صلصلۃ الجرس الخامسۃ ان یری الملک فی
صورتہ التی خلق علیہا لہ ستمایۃ جناح فیوحی الیہ ما یشاء ان یوحی السادسۃ
ما اوحاہ اللہ تعالی الیہ وہو فوق السموات من فرض الصلوۃ وغیرہا السابعۃ
کلام اللہ منہ بلا واسطۃ کما کلم موسی وقد زاد بعضہم مرتبۃ ثامنۃ وہی تکلیم اللہ تعالی
کفاحا بغیر حجاب یراد ایضا کلامہ تعالی لہ فی المنام ثم مرتبہ اخر سے وہی العلم الذی

یلقیہ

يلقيه الله تعالى في قلبه و على لسانه على الاجتهاد في الاحكام وذكر الحكيم الوحي كان مائة على ستة وعشرين وار بعين نوعًا انتهى با الاختصار وحذف الزوائد اور اسی طرح سے ہی مدارج میں اب سنو ہم کہتے ہیں کہ جمیع مراتب اور ہر مرتبہ وحی کا خاص نہیں ہے ساتھ انبیا علیہم السلام کے قرآن مجید میں ہی واوحى ربك الى النحل الهمها و قذف في قلوبها بيضاوي و مظہری وغیرهما اور قرآن مجید میں ہی واوحينا الى ام موسى بالہام اور دیا بیضاوی اور مظہری میں ہی وحی یوخابذ بنت لاوی ابن یعقوب علیہم السلام كذا ذكر البغوي اجمعوا على انه ليس بوحي نبوة وان النبي لا يكون الا رجلا قال قتادة قذف في قلبها وهو الالهام في اصطلاح التصوف ومن جنسه المنام الصادق الموجب لليقين و اطمينان القلب و هو ايضا من قبيل الالهام وهذه الاية تدل على ان الالهام ايضا من اسباب العلم وان كان علما ظنيا والمعتبر الهام القلوب الزاكية والنفوس المطمئنة والفرق بين الوسوسة والالهام بحصول الاطمينان انتهى اور مجمع البحار میں ہی اوحى الى الحواريين امرتهم اوحى لهما الهمها فاوحى اليهم اومى وقيل كتب بيده على الارض ليوحون الى اولياءهم يلقون في قلوبهم تو دیکھو ان نصوص قطعی کتاب اللہ سے ثابت ہوا کہ کوئی مرتبہ مراتب وحی سے اور آدمی میں سوائے انبیا علیہم السلام کے بلکہ بعض حیوانات میں بلکہ بعض جمادات میں پایا گیا اور وہ الہام ہے اور منام اور اوسکی تعبیر خضر

قرآن مجید مین وحی ہے تو اب کوئسے لکھے کہ الہام یا منام کو بتب وحی کہین سکے
کہ وہ الہام یا منام نبی علیہ السلام کو ہو اسلئے کہ اللہ تعالی نے وہ جو غیر نبی
مین ہے ہو تو اوسکو بھی وحی فرمایا اب سنو احادیث نبوی جمع الجوامع
مین ہی لم یبق من مبشرات النبوة الا الرویا الصالحة یراها
المسلم او ترى له ق عن ابی الطفیل عن حذیفة لم یبق من
النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرویا الصالحة
ح عن ابی هریرة لم یبق بعدی من المبشرات الا الرویا الصالحة
یراها الرجل او ترى له هب عن عائشة رویا صادقة اور صالحة
کو کہ دونون سے مراد ایک ہے ہی نزدیک محدثین کے اول مرتبہ اور الہام
کو یعنی القاء فی القلب کو دوسرا مرتبہ وحی کا مواہب لدنیہ مین گنتی مین رکھا
ہی تفسیر جلالین مین یون ہی و اذ قلتم وقد خرجتم مع موسی علیهم
السلام لتعتذروا الی الله من عبادة العجل وسمعتم کلامه لغیر
مظہرے مین یون ہی و اذ قلتم حین امر الله موسی ان یاتیه فی ناس
من بنی اسرائیل معتذرین الیه من عبادة العجل فاختار سبعین رجلا
من خیارهم وقال لهم صوموا وتطهروا وطهروا ثیابکم ففعلوا
فخرج بهم الی طور سینا فقالوا له اطلب لنا نسمع کلام ربنا فلما دنی
موسی الجبل وقع علیهم عمود الغمام وتغشی الجبل کله فدخل
فی الغمام وقال لهم حین دخلوا الغمام خروا سجدا وکان موسی
اذا کلمه ربه وقع علی وجهه نور ساطع لا یستطیع احد ان ینظر
الیه فضرب دونهم الحجاب یسمعونه وهو یکلمه یامره وینهاه

واسمعهم الله انی انا الله لا اله الا انا ذو بكة اخرجتكم من
ارض مصر بيد شديدة فاعبدونی ولا تعبدوا غيری فلما
فرغ موسى وانكشف الغمام قالوا يموسى الآية ہمچنین است در دیگر تفاسیر
معتبرہ ہر گاہ موسے علیہم السلام کے اصحاب نے کلام حق تعالی کا سنا اور باوجود
اسکے کہ خیار بنی اسرائیل کے تھے تو بھی انکار کیا اور یہہ امت مرحومہ کہ خیر
الامم ہے خیار اُنکی کہ کبھی اونسی ایسی گستاخی عمل مین نہین آئے اگر کلام
الٰہی سنین تو بعید نہین چہ جائیکہ ممتنع ہو چنانچہ تفسیر بیضاوی مین اور سفینہ
حاکم اور شرح مثنوی اور شرح مسلم تصنیف واقف اسرار الٰہی ملا نظام الدین
قدس سرہ اور رسالہ غوثیہ اور شرح رسالہ غوثیہ اور کتاب الکواکب الدریۃ فی
برج السادات الصوفیہ اور شرح فصوص الحکم تصنیف علامہ قیصری اور عوارف
المعارف سی بہ تفصیل تمام دفع ان وسوسہ مین اور مواہب لدنیہ سابقا مذکور
ہو چکا یہان تک یہہ مقدمات دفع وسوسہ موسوس کے تھے اب بہ تفصیل
اور توضیح دفعہ اس وسوسہ کا سنو عالم ربانی نے کہان فرمایا ہی کہ صدیق کو وحی
ہوتی ہی بلکہ فرمایا ہی کہ طریق اخذ ان ہم شعبہ ایست از شعبہ وحی اس عبارت
کی معنی یہہ ہین کہ جیسی وحی سے علم حاصل ہوتا ہی طریق اخذ صدیق مین بھی
ایسا ہی ہوتا ہی کہ جس سے علم حاصل ہوتا ہی تو گویا وحی ہی کانہ الوحی نہ یہہ
کہ حقیقت مین وحی ہے اور عین وحی ہے تا کہ عبارت شفا کی بر تقدیر صحت و عدم
تاویل ہو تکفیر کیجے اب سنو حضرت افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہی الحیاء شعبة من الایمان الشباب شعبة من الجنون اسکی معنی محدثین
کے نزدیک یہہ ہین کہ حیا مانع ہوتی ہے معصیت سے جیسی ایمان تو گویا حیا ایمان ہے

اور جنون مانع نہیں ہوتا ہے ارتکاب گناہ سے جوانی ہے بسبب غلبہ قوائے شہوانی
اور غضبانی کے موودے ہوتی ہے طرف قلت عقل کے تو اس لئے تشبیہ
مانع نہیں ہوتے گناہ سے تو گویا شباب جنون ہے نہ یہہ کہ حیا عین ایمان
ہے اور شباب عین جنون مجمع البحار میں ہے حدیث الحیاء شعبة من
الایمان ہی طایفہ من کل شی والمستحیی منقطع عن المعصیة بحیاۂ و
ان لم یکن له تقیة فکانه ایمان یمنعها منها والشباب شعبة من
الجنون لانه قد یسرع الی قلة العقل لما فیه من کثرة المیل الی
الشهوات والاقدام علی المضار انتهی یعنی فالشباب کانه جنون
پھر کہتے ہیں ہم کہ جو کوئی کہے کہ شعبہ ہر شی کا عین اوس شے کا ہوتا ہے تو
یہہ مستلزم کفر کا ہوتا ہے بیان لازمہ کا یہہ ہے الشباب شعبة من الجنون
حدیث سے ثابت ہوا تو یہہ اگر عین جنون ہو تو کسی شباب پر تا وقت شباب کوئی
گناہ مکتوب اور ثابت نہو بسبب حدیث رفع القلم عن ثلث کہ اوسپر اجماع تمام
امت کی ہے ہے اور یہہ کفر ہے بالاجماع اور بالنصوص القطعیہ اور یہہ بھی یہہ
لازم آیا کہ عقل اور بلوغ تکلیف شرعی کیلئے کافی نہوا اور یہہ بھی کفر صریح
ہے بالاجماع القطعی والنصوص کذلک اور اوپر تقدیر تنزل اور تسلیم کے کہ معنی
عبارت مذکورہ عالم ربانی کے یہہ ہوں کہ طریق اخذان ہم وحی است کلام ہے دلیل
میں اور پوچھتے ہیں ہم قاضی عیاض رحمة الله علیہ سے کہ ایک شخص نے بغیر اسکے
کہ دعوے کرے نبوت کا یہہ کہا کہ مجکو ایک طریق سے وحی ہوتی ہے اور وہ
شخص کہے کہ مراد میرے وحی سے الہام ہے یا منام یا سماع کلام حضرت
ملک العلام عز وجل من وراء حجاب متہمت یہ نہ کلام شفاہی کہ وہ خاص ہے منصب

ید المرسلین کے صلی اللہ علیہ و الہ وسلم جیسی شرح عقاید مین ہے اور نہ ہو
ملک کہ وہ خاص ہے نبوت کی ساتھہ جیسی یہہ ہے مذکور ہوا اور حال اونکا
بہی قرینہ صدقکا ہو مثلا وہ شخص بایزید بسطامی ہون جیسی کو اکب دریہ مین ذکر ہوا
یا حضرت امام جعفر ہون رضی اللہ تعالی عنہ وعن ابائہ الکرام یا اور عارف کامل
اکہ کلام ازلی وہ سنتی ہین جیسی عوارف مین مذکور ہوا یا وہ صدیق اکبر
ہون رضی اللہ تعالی عنہ جیسی شرح مثنوی مین فصوص سے منقول ہوا یا
حضرت غوث اعظم ہون رضی اللہ تعالی عنہ وعن اتباعہ جیسی رسالہ غوثیہ سے
مذکور ہوا یا مثل شاہ عبد الرزاق کی قدس سرہ جیسی شرح مسلم سے مذکور ہوا یا
اور کاملین اس امت مرحومہ کے مماثل ان بزرگون کی یا قریب اور ما نی انکی
کہ حدیث مین آیا ہے مثل امتی کمثل الغیث لا یدری اولہ خیر ام اخرہ خیر
جیسی حضرت امام مہدی ہونگی مثل اور ان کاملین کی ہدایت اور ارشاد پر لاکہون
آدمی گواہی دین اور پہر یہہ مقبول درگاہ الہی سند مین کہین کہ حق تعالی نے
وحی کریے والدہ حضرت موسی علیہ السلام کو اور نحل کو جیسی قران مجید مین
مذکور ہے اور وحی کی معنی اور ہے ہین جیسی مجمع البحار اور قاموس اور
مواہب لدنیہ سے مذکور ہوے اور وہ وحی جو خاص ہے انبیا علیہم السلام کے
جیسی شرح فصوص اور شرح عقاید سے معلوم ہوا وہ ہمارے مراد نہین اور حال
سب یہہ ان مقبولون کا اسپر قرینہ ہے کہ اونکو اجتناب صغایر سے بہی ہے
چہ جائیکہ کبایر اور کفر العیاذ باللہ کہ ایسون کو محفوظ کہتے ہین اور قطع نظر
بیان مراد اور قرینہ ہے اگر ایک مسئلہ مین بہت وجوہ کفر کے ہون اور ایک وجہ
اسلام کے ہو تو یہہ واجب ہے مفتی کو کہ فتوی اسلام کا دی نہ کفر کا جیسی بحر الرائق

مین ہی عبارت بحر الرائق کے یہہ ہے وفی الخلاصۃ ان کان فی مسالۃ وجوہ
توجب التکفیر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی
یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم اور حدیث مین ہی من قال للمومن یا
کافر یا کہی کافر فقد باء بہ تو تم ایسی بڑے محدث اور وہ بڑے فقیہہ ہو کر تمنے کس طرح
حکم کفر کا کر دیا اور اس ہمارے کلام مین تو تصدیق اللہ اور اللہ کے رسول کے ہے
جیسی قران مین مذکور ہے تمنے تکذیب کس طرح کہدے ہے تمنے دلیل تکذیب کے یون
کہی ہے لانہ اخبر علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام انہ خاتم النبیین
ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالی انہ خاتم النبیین وانہ ارسل
للناس کافۃ تو اس دلیل سے تکذیب ثابت ہوتی جو دعوا نبوت کا ہے ہوتا اور
ہمنے نفی دعوے نبوۃ کے کرے ہی اور کہا ہے وان لم یدع النبوۃ تو اس دلیل
سے تم تکذیب ثابت نکالا اگر کوئی کہی کہ دعوے وحی کا مستلزم ہے دعوے نبوۃ کو
تو ہم کہتے ہین کہ مطلق وحی کو مستلزم نبوۃ کہنا یہہ خود کفر ہی اور تکذیب کلام
الہی اسلئے کہ ملزوم یا مساوی ہے یا خاص ہوتا ہی اور لازم مساوی ہے یا عام تو تمہارے
کلام سے ثابت ہوا کہ وحی عام نہین ہے نبوۃ سی حالانکہ قران سے عموم ثابت ہوتا
ہے کیونکہ ام موسی علیہ السلام مین اور نحل مین وحی پائے گئی بغیر نبوۃ کی اگر
کوئی کہی کہ وحی کا خواص نبوۃ سے ہوتا ہے تمنے علامہ قیصری سی آپ نقل کیا
ہی تو دعوے وحی کا مستلزم دعوے نبوۃ اور تکذیب اور تکفیر کا کیون نہو گا +
جواب اسکا یہہ ہے کہ مواہب لدنیہ مین مراتب وحی کے آٹھہ تو بلکہ چھیالیس ذکر
کئی ہین اور بعض اونکی جیسی الہام یا منام یا کلام متحقق بہ خواص نبوۃ سے نہین
بلکہ اولیاء کرام امت مین بہی ہوتے ہین جیسی مکرر مذکور ہوا اور وہ جو علامہ

مصری نے ذکر کیا ہے وہ وحی خاص ہے اور موافق اصطلاح صوفیہ کرام کے ہی
کہ وحی اولیاء اللہ کو الہام کہتے ہیں اور وحی انبیا علیہم السلام کو وحی کرکے
تعبیر کرتے ہیں تاکہ نافہم لوگ وہم فاسد کو پیدا نکریں تو مجرد دعوے وحی کا جو
بالفرض والتقدیر اگر کسی سے پایا جاوے وہ محمول اوپر مراتب غیر مختصہ نبوت
کی ہوگا کفر کیونکر ہوگا نظیر اسکی یہہ ہے کہ لفظ رسول کا عرف شرع میں بمعنی
انسان بعثہ اللہ تعالی الی الخلق لتبلیغ الاحکام الشرعیہ ہے اور فقہا قاطبۃً لفظ رسول
کو بمعنی فرستادہ ذکر کرتے ہیں اور مقابلہ میں وکیل کے اور احکام مختلف ان
دونوں کی ذکر کرتے ہیں اور کوئی تکفیر العیاذ باللہ فقہا کی نہیں کرتا ہے +
حاصل یہہ ہے کہ سماع کلام الٰہی اور مکالمہ حضرت رب العزۃ کا عزوجل بہ تبعیت
انبیا علیہم السلام کے خواص امت میں بھی پایا گیا ہے اور وحی کا دعوے اپنے
یا اور کے واسطے اول تو کسی نے یہاں نہیں کیا بالفرض اگر کیا بھی ہوتا تو
بنظر اقسام ثلثہ مذکورہ کے تکذیب حضرت شارع کے اور کفر لازم نہیں آتا العیاذ
باللہ تعالی اور جو کوئی بسبب مغلوب ہونے اپنے کی شیطان عدو سے ایسی مقام
پر اپنی زبان ناپاک سے تکفیر کرے اولیاء اللہ کے تو اوسکی حق میں خوف ہے
مضرت عظیم کا دیکھو قاضی عیاض صاحب نے باوجود اس علو مرتبہ کے علم حدیث
اور فقہ میں بسبب اسکی کہ علماء ظاہریہ سے تھے علوم باطنہ سے حظ نہ رکھتے تھے
بلکہ منکر تھے علماء علوم باطن کے اور گستاخی کرتے تھے کیسی مضرت اس انکار اور
گستاخی کے پائی سنو **کواکب دریہ فی تراجم السادات الصوفیہ**

بن یحیی حال محمد بن محمد الطوسی الامام حجۃ الاسلام الغزالی کے لکھا ہے قالوا ولما
افتی القاضی عیاض باحراق کتاب احیاء العلوم بلغہ فدعا علیہ فمات

وقت الدعوة فی حمام نجاة **وقیل** بامر المهدی بقتله
الحمام بعد ان ادعی علیه اهل بلده وزعموا انه یهودی ثم
کان لا یخرج من البیت لکونه کان یصنف الکتاب الشفاء کذا ذکره
فی کتاب لواقح الانوار واخرج الیافعی عن ابن الملیق عن یاقوت
القرشی عن ابی العباس المرسی عن ابی الحسن الشاذلی ان
ابن حازم خرج علی اصحابه ومعه کتاب فقال اتعرفونه قالوا
هذا الاحیاء وکان الشیخ المذکور یطعن فی الغزالی وینهی عن
قراءة الاحیاء فکشف لهم المذکور عن جسمه فاذا هو مضروب
بالسیاط فقال اتانی الغزالی فی النوم ودعانی الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم فلما وقفنا بین یدیه فقال یا رسول الله
هذا یزعم انی اقول علیک ما لم تقل فامر بضربی فضربت وقال
العارف ابن عربی عن نفسه انه کان یقرء کتاب الاحیاء
فی المسجد الحرام تجاه القبلة الشریفة وقال العارف الشاذلی و
رایت المصطفی صلی الله علیه وسلم فی المنام باهی بالغزالی موسی
وعیسی علیهما السلام وقال هل فی امتکما مثله قالا لا واخرج له
الموسی بالصدیقیة العظمی قال ونقل الیافعی عن بعض العلماء
الاکابر والعلماء الجامعین بین علمی الظاهر والباطن انه قال
لو کان نبی بعد النبی لکان الغزالی انتهی تو اوپر روایت ثانی انکی موت
کی دفن انکا مقابر یہود میں ہوا ہو کا نہ مقابر مسلمین میں تو مومنین سکے دعا سے
وقت زیارت قبور ہوتی ہے اوس سے محروم رہے ہونگی العیاذ باللہ تعالی ہمارے

انکی

انکی اشیہت اللہ تعالی نیک کرے **قول موسوس کا** اور تاویل کیے تقدیر پر بھی
قایل ایسا ہی جیسی رافضی وغیرہ **جواب اسکا یہہ ہی** کہ جو تاویل کو متعین نہین
کیا تو معلوم ہوا کہ نفس تاویل موجب رفض وغیرہ کی ہے اور یہہ محض غلطی ہی اسلئی
کہ اِن عبارت ہی مشترک ہی جو مترجح ہون بعضی معنی اوسکی بالرای **تنقیح کی**
یہہ عبارت ہی **ثم المشترک ان ترجح بعض معانیہ بالرای لیسمی ماول**
تو دیکھو امام اعظم صاحب ثلثة قروء کی تاویل کرتے ہین تین حیض کرکے اور امام
شافعی صاحب بہتہ تین طہر کیے اور دونون امام ہین اہل سنت کے **قول موسوس**
کا تمام ہوے گفتگو جماعت کی قایل کے مقولات پر **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ یہی تمام ہوا بیان تحقیق اس جماعت حمقا کا بتفصیل تمام و توضیح ما لا کلام اگر شر اسکا
قہر الٰہی سے بددست نہین ہوا اور الو کا گوشت کہا کر اگر الو نہین بن گیا تو ہمارے
سب کلام کا جواب دیکر اپنا سب کلام صحیح کردی نہین تو پانا یب ہو جیسی بہر پانی
مین ڈوب مرے **قول موسوس کا** اب سایل سوال کرتا ہی علماء دیندار دین
سی کہ موافق مذہب اہل سنت اور جماعت کی دسون باتین قایل کی باطل اور
قایل اور جو اوسکو حق پر سمجہی اہل سنت سی خارج ہین مانند شیعہ اور معتزلہ اور
خارجیہ کے جیساکہ جماعت نی کہا یا نہین اگر ہین تو اونکی پیچہی نماز اور اونسی
مناکحت وغیرہ کا کیا حکم ہے **جواب** دسون باتین قایل کی باطل ہین مخالف
حق کے اور قایل ان مقولات کا اور جو ان مقولات کو حق سمجہی سب خارج ہین
اہل سنت سی اور جماعت نی جو کہا ہی حق اور صواب ہے اور نماز مین اقتدا اور
مناکحت وغیرہ اونسی مثل اقتدا اور مناکحت وغیرہ ساتہہ رافضی اور خارجی اور
معتزلہ وغیرہم کے اہل ہوا اور بدعت سے ہے واللہ تعالے اعلم بالصواب

خاتمہ حال معمولات عالم ربانی کا اور اوسپر جو گفتگو جماعت حقہ کی
ہوئی ہے سب مذکور ان اوراق مین ہے اوس سے حال اوس سوال و جواب کا واضح
ہو جاتا ہے اب یہان ایک لطیفہ غیبی ہے اوسکو سننا چاہیے عالم ربانی نے
اپنی مالک حضرت عزوجل کے رضا جوئے مین تا مقدور اعتصام کتاب اور سنت
مین اور تاسی اور پیروی مین حضرت سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سعی بلیغ کیے اور فروگذاشت نکیا یہان تک کہ اپنا وطن اور آبرو اور مال اور جان
اوس مالک جل وعلا کے راہ مین صرف کیا پر ایک تشبہ یہ تبعیت اور تاسی اور
پیروی کہ اوسکی حصول مین اپنا اختیار نہ تہا اونکی بعد شہادت کی اونکے
اتباع اور معتقدین مین اللہ تعالی نے اپنی فضل سے وہ شرف اور سعادت اعدا
کے ہاتہ سے اونکی نصیب کے جیسی حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
کو بہائیون کے ہاتہ کس کمال کو پہنچایا ہے ؎ عدو شود سبب خیر اگر خدا خواہد ؎ خمیر
مایہ دوکان شیشہ گر سنگ است ؎ یہہ عبارت مدارج کے ہی جو ہم نقل کرتے ہین وہ
لطیفہ غیبی ظاہر ہوتا ہے **عبارت مدارج کے یہہ ہی** "وصل و در سال ہفتم
چون دیدند قریش عزت و قوۃ دین اسلام را باسلام حمزہ و عمر و ہجرت صحابہ بحبشہ
و فشوء اسلام در قبایل نائرہ حسد و عداوت ایشان ملتہب شد و در مقام قتل و اہلاک
آن حضرت ایستادند و لیکن چون آن حضرت در حمایت و کفایت ابوطالب بودند
نتوانستند اظہار تعرض و تطاول کردند پس نزد ابوطالب آمدند و گفتند برادرزادہ
خود را با ما بسپار یا جنگ ما را آمادہ باش یا نکو او را اگر از سب و شتم آلہہ ما باز بایستد
ابوطالب آنحضرت را طلبید و گفت قوم تو آمدہ بودند و این چنین گفتند اکنون بر
نفس خود ببخشای کہ جنگ ایشان در طاقت من و تو نیست سید عالم صلی اللہ

علیه وسلم گفت ای عم تو خیال کرده که من در حمایت تو اینکار می کنم حامی من پروردگا
ر عالمیانست مرا بدین کار امر کرده است باینکار تا این مهم بآخر نرسد دست ازین کار بر
نمیدارم و از پا نمی نشینم اگر مرا تقویت کنی و بمن موافقت نمائی سعادت تست و الا
باکی نیست و تائید آسمانی مرا بس است این بگفت و از مجلس برخاست ابوطالب
را از سخنان آنحضرت رقتی و همتی پیدا آمد گفت تو بکار خود مشغول باش برب
کعبه تا من زنده باشم نتوانند که بر تو دست یابند و شعری درین باب گفت که
مضمونش این است بخدا سوگند هرگز نمی توانند بسوی تو دید بجمع خود تا من در
زیر خاک دفن کرده نشوم آشکارا کن و ظاهر کن تو کار خود را و هیچ اندیشه مکن و
خوش باش خنک باد چشم تو بدان پس ابوطالب بنو هاشم را جمع کرد و بنو مطلب
نیز با ایشان اتفاق کردند همه بحکم عصبیت اگرچه کافر بودند بعادت جاهلیت در شعب
خود آنحضرت را در آوردند الا ابولهب اگرچه از بنی هاشم بود نه درآمد و موافقت نکرد
و سایر قریش در میان خود اتفاق کردند و عهد بستند که با بنی هاشم و بنی مطلب
مناکحت و مبایعت و مخالطت و مصاحبت و مکالمت ننمایند و قطع رحم نمودند و ملزما
که در آن زمین هیچ چیز نفع گیرند و اهل اسواق را بر داشتند که هیچ چیز بدست ایشان
نفروشند و کاهی که در موسم حج بیرون می آمدند و از مردم اطراف چیزی می
خریدند از آن نیز منع میکردند و خود بهای گران می خریدند و درین باب عهدنامه
نوشتند و مهر کردند و در خانه کعبه بیاویختند که صلح نشود در میان ایشان مگر تسلیم
محمد صلی الله علیه وسلم و گویند آنکه نوشت این نامه را دست او شل شد و لنعم ما قال
شعر یار کو دوست شود جمله جهان دشمن باد + بخت کو پشت مده روی زمین لشکر
گیر + یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو

نوده الکافر وقت واین واقعه در هلال محرم بود سال هفتم از نبوت و سه سال
هم برین منوال گذشت وچون ضیق وعسرت از حد گذشت جماعتی از قریش که قرابت
قریبه با بنی هاشم و بنی مطلب داشتند شفقت در حق دامن گیر حال ایشان شد
حق تعالی در دل ایشان انداخت که نقض آن عهد کنند و آن صحیفه
قاطعه ظالمه را پاره کنند و بعد از وقوع نزاع و خصومت میان قریش اتفاق
بران افتاد که صحیفه را حاضر ساختند ابو طالب گفت مرا اخبار کرده که حق تعالی
ارضه را برین صحیفه برگماشتند تا عبارت ظلم و جور و قطیعت را ازان خورده
و نام خدا و رسول را گذاشته اگر وی درین اخبار کاذب برآید با وی هرچه
خواهید بکنید و اگر صادق باشد همین بس که از مضمون این صحیفه درگذرید
پس صحیفه را کشادند همچنان بود که پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرموده بود قریش
شرمنده شدند و سرها در پیش افگندند و با وجود ان ابو جهل و متابعان او لجاج
کردند که نقض عهدنامه نکنند ابو طالب با یاران خود در میان استار کعبه درآمد
و دعا کرد اللهم انصرنا علی من ظلمنا و قطع رحامنا و استحل ما یحرم علینا و تجنب
باز گشتند و انجماعه که در نقض عهدنامه سعی داشتند غالب آمدند و سلاح پوشیدند
و بشعب درآمدند و بنو هاشم و بنو مطلب را بیرون آوردند تا در منازل خویش قرار
گرفتند و مخالفان هیچ نتوانستند گفت و این صورت در سال دهم واقع شد
انتهی یہی شرف اور سعادت اونکی جنکو تشبیه تبعی حضرت سید المرسلین سے
حاصل ہوئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واہ واہ شقاوت اور بدبختی اونکی
جنکو مشابہت اور پیروی ابو لہب اور ابو جہل اور تابعین سے نصیب ہوئے العیاذ
باللہ تعالی یا ارحم الراحمین اپنی کفار مکہ سے کے باوجود کفر سے کے اونکی دلسوزی نعنر

اوراپنے حبیب کا صلی الله علیه وسلم اور بنی ہاشم اور بنی مطلب کا دور کر کے
اونکی دلمین رحم ڈالا کہ اوہنون سینے اپنے تئین اس شقاوت سے بچایا یہہ کلمہ
سبب سے اور بغض کیے اوہنون سینے یہہ گناہ کیا اونکی دلمین سے بہی یہہ بغض دور
کریے اونکو توبہ نصیب کرو اور ہمارے اونکی عاقبت بخیر فرماؤ اور یہہ بات بہی سنا
چاہیے کہ یہہ عاجز گنہ کار اپنے تئین موافق مسئلہ علم اخلاق کے کسے سے
بہتر نہین جانتا ہو مسلمان کہ آپ سے عمر مین چہوٹا ہے اوسکو کہتا ہے کہ
اسکی گناہ تجہسی کم ہونگی اور جو بڑا ہو تو اوسکی عبادت تجہسی زیادہ ہوگی
اور جو برابر ہے تو کہتا ہے کہ تیرا حال گناہون کا مجکو یقینی معلوم ہے اور
اوسکا حال مشکوک تو پہر تجہسی اچہا ہوا اور جو قطعی برے لوگ ہین تو یہہ
عاجز کہتا ہے کہ برا سے اونکی بسبب نافرمانی حق تعالے کی ہوے تو تو بہزاردن
نافرمانیان کرتا ہے اگر مجکو تیرا مالک عز وجل بخش نہ دیے تو تو بہی ایسا ہوجاویگا
تو کیسے اچہا اپنے تئین سمجہا باوجود ان سب باتون کے پہر بعض کفار
اور عصاة سے اور اونکو ضرب اور تادیب داسیطے نہی منکر کے یہہ بہی مستلزم
اونکی کمی اور اپنے بڑا سے کو نہین اسکی نظیر یون ہے جیسے اتالیق اور معلم
شاہزادہ کا بادشاہ کے حکم سے اوسکو مارتا ہے اور کلام سخت کہتا ہے
پر یہہ جانتا ہے کہ یہہ بادشاہ کی حکم سے ہے مین اس سے بہتر نہین ہون تو یہہ
کلام درشت جو اس عاجز گنہ کار نے اس معترض کو ہر جگہہ کہا ہے تو یہہ صرف بسبب
ضرورت ہی الضرورات تبیح المحظورات وہ ضرورت یہہ ہی کہ عوام پر اوہام غالب ہوتے
مین عقل اونکی مغلوب وہم سے ہوتے ہی غایب کو قیاس حاضر پر کبہی کر کے حکم غلط
کرتے ہین تو بعضی اہل علم جو کسی عالم حقانی پر اپنے نافہمی یا حسد سے اعتراض

غلط کرتے ہین تو عالم حقانی کو برا بہے کہتی ہین تو عوام جانتے ہین کہ معترض
عالم سے علم مین زیادہ ہے جیسی کوی کسی حاضر کو بہو سخت کہی اور وہ باوجود
سے کے اوسکو جواب نہ دیے تو جانتے ہین عوام کہ یہہ حاضر اس متکلم سے
اور رتبہ مین کم ہے اور اگر جواب دیدے تو یہہ وہم نہین ہوتا تو اسی سے
ہمنی باوجود جوابات دیدینے کی معترض کو بہ کلام سخت کہا جواب مین اوسکی
کلام سخت کے اگر اوسنی سوالات اس طرح سے کئی ہوتے جیسی طلبا یا اہل علم
واسطے اظہار حق کے سوالات کرتے ہین تو ہم اوسکی سب سوالات حل کر دیتے
اور ہرگز کلام سخت نہ کرتے هذا اخر ما اردنا ایراده فی دفع الوساوس

والشكوك فليتفطن الطالب للرحمة هذه
الفكوك ثم اقول استغفر الله من جميع
كره الله والحمد لله والصلوة والسلام
على رسول الله واله واصحابه
هذا عبد الله تمت
بالخير فقط

خاتمة الطبع

یہہ چند سطرین بطریق تنبیہ اور اطلاع کے خدمت مین مسلمانون
دین دار کے کہ فریب اور دغا مین نہ آجا دین اس دجال براونی نامعقول فضل رسول کے کہہ
جاتی ہین کہ یہہ بی حیا بڑو دہ مین جاکر حکیم کاظم علیخان کے پاس کو وہانکی سردار کا بڑا رکن تہا
اوسکا ہم مشرب یعنی رافضی بن کر بزر خطیر حاصل کیا اور اسی طرح شرف الدولہ جکہ تہا تہہ مہر

جیسی فریب اوسکو چھپوایا اور یہہ بات ثقہ لوگون سے معلوم ہوئے اور تیرہ سو ایک
محمد مظہر خلف الصدق شاہ احمد سعید صاحب کے ہین اور اسمین جسکو شک و شبہہ
جاکر تحقیق کرلیوے اور زیادہ تر اسکی بی دینی اور خبث باطن کا حال سلکمان سمیوان اور
بداؤن کے لوگون سے خوب معلوم ہوتا ہی الغرض بھائیو مسلمانون اس سے حذر کرتے رہو کہ یہہ
رافضی ہے اور سنی کے شکل بناکر اپنی فریب مین لاتا ہی اور بموجب اس حدیث کی الدین
النصیحۃ تم سبکو مینی آگاہ کردیا اگی تم جانو تمہارا کام واسطی خدا کی ہمنی تمکو اطلاع کردی
اللہ تعالی سب مسلمانون کو ایسی شیطان کے مکر اور فریب سے پناہ دی آخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین والہ
واحبابہ اجمعین ۱۳۰۲ ہجری مقدسہ مین چھپ کر طیار ہوا

جدول شناختن صفحات وساوس

مقدمہ	۳	چھٹا وسوسہ	[illegible]
پہلا وسوسہ	۱۲	ساتوان وسوسہ	۹۱
دوسرا وسوسہ	۵۱	اٹھوان وسوسہ	۱۲۰
تیسرا وسوسہ	۶۳	نوان وسوسہ	۱۴۳
چوتھا وسوسہ	۶۵	دسوان وسوسہ	[illegible]
پانچوان وسوسہ	۷۴	خاتمہ	۱۵۲

لکھنو کے بانکو داب کر مطلب اپنا کر کھینچنا زر کا تھا عمل مین لایا یعنی کئی سو روپیہ سے تھا یہہ دولہ وصف اسکی زبانی اون لوگون کی جو اوسوقت بڑودی اور لکھنو مین موجود تھے معلوم ہوئی اور دلالی علیھای صدر اکبرآباد کے مشہور ہے کہ اسی سبز قدم کے کفنا پاس سے پیشکار اور وکلا صدر کے تباہ ہوے یعنی اکثر عملون نے اسی کے معرفت رشوت لی تھی مراد آباد کے حاکم انگریز نے بہت تدبیر کی مقدمہ کا حال نہین معلوم ہوا آخر کو اسی دجال سبزہ کو بلاکر اپنے یہان دم دیکر مقدمہ کو پوچھا اور کہا ہمکو بڑا کام دینگے اس مقدمہ سے ہمکو اطلاع کرو تب طمع دنیا سے اوسنی سب عملون کے رشوت گیری ظاہر کیے اب غور کیا چاہیے کہ یہہ شیطان مردود آپہی واسطہ بن کر سبکو رشوت دلوائی پہر آپہی اوس رشوت کو ظاہر کر کے سب سے بری ہوگیا مطابق اس آیہ کریمہ کے کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریء منک انی اخاف الله رب العلمین پہر جب سب عملون کو تباہ کیا کم کو سے اوسکی طرف اپنے عزت کی ڈر سے رخ کرتا تہا ناچار ۵ قحبہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی ✤ اس عقرب سیر نے شہر شاہجہان آباد مین جاکر شیوہ رفض بعض طعن بزرگان دین کا وہان کی امیرون کے دربار کا تحفہ ٹہیرایا اور بہت سی سادہ لوحون کو اپنی فریب کے جال مین کہینچا چنانچہ بوارق کتاب اپنی مین جناب حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے بدر جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کو اور شاہ صاحب ممدوح کو خارجی لکہا ہے جو چاہیے اوسکی کتاب بوارق مین دیکہی اور حقیقت مین رافضی ہے تقیہ کر کے خاندان سنی نامدار عالی تبار کو خارجی کہتا ہے کہ لوگ عوام الناس بہ رہنمادین اور یہہ دوسرا عبداللہ بن سبا ہی کہ مکر اور فریب سے محبت اہل بیت کی خلفاء راشدین کو اور جو اونکی پیرو ہین برا کہنا شروع کیا اور رافضیون ایک سفقا چند سوال و جواب بناکر افترا پرداز کی کہ سب ہی آگے بنا ہی فریب دیکر مہر مین کرائین اور عبارات ان لوگون کی مین جعل کیا کہ